e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 189 Sunday , April 13 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۸۹) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۳-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۴/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

منی پور: تشدد متاثرہ علاقے میں پھر ہوئی درندگی

امپھال (ایجنسی) منی پور میں حالات بہتر ہونے کے دعوے بھلے ہی کیے جا رہے ہوں، لیکن تشدد اور جرائم کے واقعات بند ہونے کا نام نہیں لے رہے ہیں۔ تازہ ترین واقعہ چراچند پور ضلع کا ہے جہاں ذہنی طور پر معذور ایک نابالغ بچی کے ساتھ مبینہ طور پر عصمت دری کی گئی، اور پھر اسے موت کی نیند سلا دیا گیا۔ افسران نے اس سلسلے میں ہفتہ کے روز جانکاری دی۔ افسران کا کہنا ہے کہ بچی کی لاش جمعہ کو ضلع کے تھانلون سب ڈویژن کے ایک جنگل سے برآمد ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ ”لڑکی جمعہ کو لیجانگ پھائی علاقے کے ایک جنگل میں جلاوَ لکڑی لینے گئی تھی۔ جب وہ واپس نہیں لوٹی تو اس کے والد کو فکر ہوئی اور وہ اپنی بچی کو تلاش کرنے جنگل گئے۔“ افسران کے مطابق جمعہ کی دوپہر بچی کی لاش ملی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور جسم پر چوٹ کے نشان تھے۔ پولیس نے اس معاملے میں ایک مشتبہ شخص کو گرفتار کر جانچ شروع کر دی ہے۔

پاکستان اور تاجکستان سمیت 5 ممالک میں آیا زلزلہ

اسلام آباد (ایجنسی) ہفتہ کے روز صبح سے لے کر دوپہر کے درمیان پاکستان اور تاجکستان سمیت کم از کم 5 ممالک میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ ریکٹر اسکیل پر ان زلزلوں کی شدت 4 سے لے کر 6.5 تک درج کی گئی ہے۔ سب سے تیز جھٹکا ٹونگا میں محسوس کیا گیا جہاں شدت 6.5 تھی۔ ہندوستان کے جموں وکشمیر میں بھی زلزلہ آیا جس نے لوگوں کو خوف ودہشت میں ڈال دیا۔ لوگ گھروں سے باہر نکل گئے اور کسی انہونی کی فکر میں کافی دیر تک باہر ہی کھڑے رہے۔ راجوری اور پونچھ میں بیشتر لوگ گھروں سے نکل کر خالی مقامات پر پہنچ گئے تھے، حالانکہ کسی جانی ومالی نقصان کی اطلاع ابھی موصول نہیں ہوئی ہے۔ لداخ میں کچھ مقامات پر زلزلہ کے جھٹکے تیز تھے۔ یہاں ریکٹر اسکیل پر زلزلہ کی شدت 5.2 بتائی گئی ہے۔ پاکستان میں زلزلہ کی شدت 5.3 درج کی گئی ہے۔ اس زلزلہ سے کئی علاقوں میں افراتفری پھیل گئی۔

مغربی بنگال میں وقف قانون کے خلاف مظاہرے

احتجاج کے دوران ہنگامہ، تین افراد کی موت

120 گرفتار، انٹرنیٹ بند، دفعہ 144 نافذ، ہائی کورٹ کا مرشد آباد میں مرکزی فورسز کی تعیناتی کا حکم، حالات اب معمول پر ہیں، پولیس کا دعویٰ

کولکاتہ۔ (ایجنسی) مغربی بنگال میں وقف ایکٹ کے خلاف جاری احتجاج تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ مرشد آباد ضلع میں جاری مظاہرے کے دوران تین لوگوں کی موت ہوگئی۔ اس واقعے میں متعدد افراد زخمی ہوئے جن میں سے ایک کی موت ہوگئی۔ جمعہ کو سوتی میں سجور کراسنگ پر فائرنگ میں زخمی ہونے والے مشرف حسین (12) نے ہفتہ کو مرشد آباد میڈیکل کالج اسپتال میں دم توڑ دیا۔ دوسری جانب شمشیر گنج بلاک کے میونسپل ایریا دھولیاں کے جعفر آباد میں باپ بیٹے کو تیز دھار ہتھیار سے قتل کر دیا گیا۔ کافی دیر تک لاشیں گھر میں پڑی رہیں۔ بعد ازاں پولیس نے لاشوں کو برآمد کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے جنگی پور کے ضلع اسپتال بھیج دیا۔ دوسری جانب مظاہرین نے دعویٰ کیا کہ مظاہرے کے دوران تین افراد کو گولیاں ماری گئیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا گیا۔ دوسری جانب ہفتہ کو جلنگی بی ڈی او آفس میں بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کی گئی۔ مظاہرین نے عظیم گنج ریلوے اسٹیشن پر سگنل کنٹرول روم کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا۔ دفتر کے جنریٹر کو مبینہ طور پر آگ لگ گئی۔

ادھر دعویٰ کیا گیا ہے کہ مرشد آباد میں آج بھی فائرنگ کی ہے۔ بی ایس ایف نے حالات کو قابو میں کرنے کے لیے اندھا دھند فائرنگ کی۔ اس واقعے میں دو افراد کو گولی لگنے کی اطلاعات ہیں۔ تاہم اس بارے میں سرکاری طور پر کچھ نہیں کہا گیا ہے۔ بی ایس ایف اب علاقے میں گشت کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ واقعہ جعفر آباد، رانی پور، شمشیر گنج میں پیش آیا۔ مبینہ طور پر، باپ بیٹے کو پہلے مارا پیٹا گیا، پھر تیز دھار ہتھیار سے قتل کیا گیا۔ پھر گھر اور گاڑی جلا دی گئی۔ مبینہ طور پر پولیس کو بار بار بلایا گیا لیکن وہ نہیں پہنچی۔ پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 120 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ مرشد آباد میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے اور ان علاقوں میں انٹرنیٹ خدمات بند کر دی گئی ہیں جہاں جمعہ کو ہنگامہ پھوٹ پڑا تھا۔ جمعہ کی نماز کے بعد مرشد آباد کے علاوہ مالدہ، جنوبی 24 پرگنہ اور ہگلی اضلاع میں بھی وقف قانون کے خلاف مظاہرے ہوئے جن میں تشدد پھوٹ پڑا۔ مختلف مقامات پر مشتعل افراد نے پولیس وین سمیت کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا، سیکورٹی فورسز پر پتھراؤ کیا اور سڑکوں کو بند کر دیا۔

وقف ایکٹ کے خلاف پرتشدد مظاہروں کے بعد کلکتہ ہائی کورٹ کی خصوصی بنچ نے تشدد زدہ علاقوں میں مرکزی فورسز کی تعیناتی کا حکم دیا۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے کہا کہ جب ایسے الزامات سامنے آتے ہیں تو عدالت آنکھیں بند نہیں کر سکتی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر امن وامان کو کنٹرول کرنے کے لیے مرکزی فورسز کو کہیں اور تعینات کیا جا سکتا ہے۔ ریاست کے وکیل نے شروع میں اعتراض کیا۔ ریاست نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ ڈی جی آف پولیس راجیو کمار پہلے ہی مرشد آباد کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) سے بھی مدد لی جا رہی ہے۔

دوسری طرف پولیس کا دعویٰ ہے کہ مرشد آباد میں حالات اب معمول پر ہیں۔ تاہم، آگ سے تباہ شمشیر گنج علاقے نے پولس کے دعوے کی سچائی پر سوال اٹھائے ہیں۔ ہفتہ کی صبح سے ہی شمشیر گنج کے مختلف علاقوں سے پرتشدد واقعات کی خبریں آ رہی ہیں۔ چاند پور میں مظاہرین نے کئی گھروں میں توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی۔ فائرنگ میں مارے گئے مشرف حسین کے اہل خانہ نے دعویٰ کیا کہ وہ جمعہ کی دوپہر اورنگ آباد میں اپنی خالہ کے گھر سے واپس آ رہے تھے۔

نئے وقف قوانین بنگال میں نافذ نہیں ہوں گے
احتجاج کے نام پر تشدد میں ملوث نہ ہوں: ممتا بنرجی

کلکتہ۔ (ایجنسی) وقف ایکٹ کے خلاف مغربی بنگال میں کئی مقامات پر ماحول کشیدہ ہو گئے ہیں۔ بعض مقامات پر پرتشدد حالات پیدا ہو گئے۔ اس صورتحال میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ریاست کے شہریوں کو امن کا پیغام دیتے ہوئے آج ہفتہ کی سہ پہر سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ ریاستی حکومت اس قانون کی حمایت نہیں کرتی ہے۔ یہ بنگال میں نافذ نہیں ہوگا۔ پھر تشدد کیوں؟ ممتا بنرجی نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ تشدد بھڑکانے والوں کو نہیں بخشا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ”لیکن ہم نے وہ قانون نہیں بنایا“۔ یہ قانون مرکزی حکومت نے بنایا تھا۔ لہٰذا جو جواب ہم چاہتے ہیں اسے مرکزی حکومت سے طلب کرنا پڑے گا۔“ وزیر اعلیٰ نے سیاسی جماعتوں کی سازش کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے لکھا، ”کچھ سیاسی جماعتیں سیاسی فائدے کے لیے مذہب کا غلط استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہیں“۔ ان کی سازش کا حصہ نہ بنیں۔ میرے خیال میں مذہب کا مطلب انسانیت، مہربانی، تہذیب اور ہم آہنگی ہے۔ سب لوگ، امن اور ہم آہنگی برقرار رکھیں۔ یہ میری اپیل ہے۔“

بیجاپور انکاؤنٹر میں تین نکسلی ہلاک

بیجاپور۔ (یواین آئی) چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع کے بھیرم گڑھ علاقے میں اندراوتی ندی کے قریب ہفتہ کی صبح سیکورٹی فورسز اور نکسلیوں کے درمیان مڈبھیڑ میں تین ماؤنواز مارے گئے۔ بستر رینج کے انسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) سندرراج پی نے کہا کہ علاقے میں ماؤنوازوں کی موجودگی کی خفیہ اطلاع ملنے کے بعد سیکورٹی اہلکاروں کی ایک مشترکہ ٹیم نے آج صبح نکسل مخالف آپریشن شروع کیا۔ تصادم صبح شروع ہوا اور اس کے بعد سے وقفے وقفے سے فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق جائے وقوعہ سے تین ماؤنوازوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ تصادم کے مقام سے ہتھیار اور گولہ بارود بھی ضبط کیا گیا ہے۔ گھنے جنگل میں تلاشی مہم جاری ہے۔

ناگپور: خوفناک دھماکہ اور آگ زنی، پانچ افراد ہلاک

ناگپور۔ (ایجنسی) مہاراشٹر کے ضلع ناگپور کے علاقے اُمریڈ ایم آئی ڈی سی میں جمعہ کی شام ایک ایلومینیم فوئل فیکٹری میں زوردار دھماکے کے بعد بھیانک آگ لگ گئی جس میں پانچ افراد ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق دھماکہ شام تقریباً سات بجے ہوا اور اس کے بعد فیکٹری میں آگ تیزی سے پھیل گئی۔ مقامی پولیس اور فائر بریگیڈ کے مطابق، ابتدائی تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ آگ ایلومینیم پاؤڈر کے باعث بھڑکی، جو آگ کے پھیلاؤ میں شدت کا باعث بنا۔ یہ دھماکہ فیکٹری کی پالش ٹیوبنگ یونٹ میں ہوا تھا۔ فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کو باہر نکالنے کی کوشش کی گئی، تاہم آگ کی شدت کے باعث کئی افراد بری طرح جھلس گئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر ناگپور کے سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال (سی ایم سی ایچ) منتقل کیا گیا، جہاں دو زخمیوں نے علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ تین دیگر افراد جو ابتدائی طور پر لاپتہ تھے، بعد میں ان کی بھی موت کی تصدیق ہو گئی۔

’3 ماہ کے اندر زیر غور بل پر لینا ہوگا فیصلہ‘

پہلی بار سپریم کورٹ نے صدر جمہوریہ کے لیے وقت کی حد مقرر کی

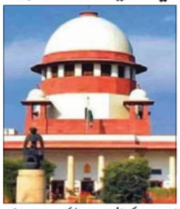

نئی دہلی۔ بل کو گورنر کے ذریعہ اپنے پاس روکے رکھنے سے متعلق معاملے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ جمعہ (11 اپریل) کی شب ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا گیا۔ اس فیصلے میں پہلی بار سپریم کورٹ نے وقت کی حد مقرر کی ہے کہ صدر جمہوریہ کو گورنر کی جانب سے ان کے غور وخوض کے لیے ریزرو بلوں پر ریفرنس (حوالہ) حاصل ہونے کی تاریخ سے 3 ماہ کے اندر فیصلہ لینا چاہیے۔ اس مدت سے زیادہ تاخیر کی صورت میں مناسب وجوہات درج کرنی ہوں گی، اور متعلقہ ریاست کو مطلع کرنا ہوگا۔ ریاستوں کو بھی قابل غور سوالوں کا جواب دے کر تعاون کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی مرکز کے ذریعہ دی گئی تجاویز پر فوری طور پر غور وخوض کرنی چاہئیں۔ واضح ہو کہ عدالت عظمیٰ کی جانب سے تمل ناڈو کے گورنر آر این روی کی جانب سے صدر جمہوریہ کے زیر غور اور ریزرو کیے گئے 10 بلوں کو منظوری دینے، اور ریاستی اسمبلیوں کے ذریعہ منظور کیے گئے بلوں پر کارروائی کرنے سے متعلق تمام گورنروں کے لیے وقت کی حد مقرر کی تھی۔ فیصلہ سنائے جانے کے 4 دنوں بعد 415 صفحات پر مشتمل فیصلہ جمعہ کی شب 10.54 بجے سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے 8 اپریل کو صدر جمہوریہ کے غور وخوض کے لیے دوسرے مرحلے میں 10 بلوں کو ریزرو رکھنے کے فیصلے کو غیر قانونی اور ناقص قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا۔

عدالت نے واضح طور پر کہا تھا کہ جہاں گورنر کسی بل کو صدر کے زیر غور رکھنے کے لیے ریزرو رکھتا ہے اور صدر جمہوریہ اس پر اپنی منظوری نہیں دیتے ہیں، تو ریاستی حکومت کے لیے عدالت کے سامنے اس طرح کی کارروائی کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ آئین کا آرٹیکل 200 گورنر کو اپنے سامنے پیش کردہ بلوں پر اپنی منظوری دینے، منظوری نہ دینے یا صدر کے غور وخوض کے لیے اسے ریزرو رکھنے کا اختیار دیتا ہے۔

سینئر صحافی شکیل رضوی کو صدمہ، خوشدامن کا انتقال

لکھنؤ۔ اودھ نامہ کے سینئر رکن کاظم رضا عرف شکیل رضوی کی خوشدامن یعنی ساس کا آج ان کی رہائش گاہ پر مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 85 برس تھی۔ اطلاع کے مطابق کچھ دنوں پہلے انھیں سانس کا عارضہ ہوا جس کے بعد انھیں ایرا ہاسپٹل اور سن رائز ہاسپٹل میں بغرض علاج داخل کرایا گیا تھا۔ وہ اپنے گھر پر تھیں کہ آج شام لگ بھگ پانچ بجے ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ خبر ملتے ہیں متعلقین اور احباب میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحومہ مولانا مرید حسین کشمیری کی اہلیہ اور اودھ نامہ کے سینئر صحافی شکیل رضوی کی ساس تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے (سبھی شادی شدہ) ہیں۔ اطلاع کے مطابق تدفین کل (اتوار) صبح 9 بجے امام باڑہ غفران مآب میں عمل میں آئے گی۔

بغیر وجہ اور بنیاد کے گرفتار کرنا غیر قانونی

الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی کے ڈی جی پی کو دیں سخت ہدایات

پریاگراج (ایجنسی) ایک اہم فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ کسی شخص کو اس کی گرفتاری کی وجہ اور بنیاد بتائے بغیر گرفتار کرنا غیر قانونی ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ گرفتاری کے وقت آئین کے آرٹیکل 22(1) اور سی آر پی سی کی دفعہ 50 (اب بی این ایس ایس کی دفعہ 47) کے تحت حقوق پر سختی سے عمل کیا جائے۔ عدالت نے ڈی جی پی یوپی کو ایک سرکلر جاری کرنے اور تمام ضلعی پولیس سربراہوں کو قانونی دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ رام پور کے منجیت سنگھ عرف اندر کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے یہ حکم جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس پرشانت کمار کی ڈویژن بنچ نے عرضی گزار کے وکیل اور ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈووکیٹ پریتوش مالویہ کی سماعت کے بعد دیا۔

ہندوستان کے مطابق درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ درخواست گزار کے خلاف ملک رام پور پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے ریمانڈ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جہاں سے اسے عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا۔ وکیل نے کہا کہ پولیس نے درخواست گزار کو گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی اور نہ ہی تحریری طور پر گرفتاری کی بنیاد دی۔ گرفتاری کا میمو پہلے سے پرنٹ شدہ پروفارمے پر دیا گیا تھا جس میں وجہ اور بنیاد نہیں لکھی گئی تھی۔ جبکہ CrPC کی دفعہ 50 کے تحت ایسا کرنا ضروری ہے۔ آئین کا آرٹیکل 21(1) ملزم کو گرفتاری کی وجوہات جاننے کا حق بھی دیتا ہے۔ یہی نہیں، درخواست گزار کو عدالتی حراست میں بھیجتے ہوئے انہیں جواب دینے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ درخواست گزار کو دیے گئے گرفتاری میمو میں نہ تو بنیاد اور وجہ بتائی گئی ہے۔ گرفتاری کے دوران سی آر پی سی کی دفعہ 21(1) اور سیکشن 50 کی خلاف ورزی کی گئی۔ عدالت نے کہا کہ قانونی امداد حاصل کرنا ملزم کا اہم حق ہے۔ عدالت نے درخواست منظور کرتے ہوئے 26 دسمبر 2024 کے حکم نامے اور گرفتاری کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں انہیں قانونی دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

رانا سانگا کے یوم پیدائش پر کرنی سینا کا پُرتشدد مظاہرہ

بندوقیں لہرائیں، ایکسپریس وے کیا بلاک، پولیس کی بھی نہیں مانی

آگرہ۔ اتر پردیش کے آگرہ میں رانا سانگا کے یوم پیدائش پر رکت سوابھیمان سمیلن ریلی میں کرنی سینا کے کارکنان نے جم کر ہنگامہ کیا۔ پروگرام کے دوران افراتفری اور بے ضابطگی کا نظارہ دیکھنے کو ملا۔ ریلی میں شامل ایک نوجوان نے گاڑی کی چھت پر چڑھ کر ڈبل بیرل بندوق لہرائی، جس کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں میں سنسنی پھیل گئی۔ یہ واقعہ نہ صرف لا اینڈ آرڈر کے لیے ایک چیلنج ہے بلکہ عام لوگوں کے تحفظ کے حوالے سے بھی کئی سوال کھڑے کرتا ہے۔ تقریب کے مقام پر موجود ایک دیگر کارکن ٹینٹ پر چڑھ گیا، جس کی وجہ سے ایک لمحہ کے لیے ایسا محسوس ہوا کہ ٹینٹ گر جائے گا۔ اگر ٹینٹ گر جاتا تو ایک بڑا حادثہ ہو سکتا تھا، کیونکہ ٹینٹ کے نیچے بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ پروگرام کے دوران کئی کارکنان غصے کی وجہ سے اپنا آپا کھوتے ہوئے بھی نظر آئے۔ یہی نہیں اسٹیج کے آس پاس بھی دھکا مکی اور بے ضابطگی کا نظارہ دیکھنے کو ملا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق کرنی سینا کے پرتشدد مظاہرے کا دائرہ صرف سمیلن کے مقام تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ اس کا اثر آس پاس کی سڑکوں پر بھی نظر آیا۔ کرنی سینا کے کارکنان نے ہائی وے کو بھی بلاک کر دیا، جس کی وجہ سے علاقے میں لمبا ٹریفک جام لگ گیا۔ اس سے بھی زیادہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایکسپریس وے تک کو بھی بلاک کر دیا۔ اس دوران موقع پر تعینات پولیس کرنی سینا کارکنان کو سمجھا کر مظاہرہ ختم کرانے کی ناکام کوشش کرتی نظر آئی۔

امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات تعمیری رہے

اگلے ہفتے دوبارہ بات چیت ہوگی: ایران، بات چیت دوستانہ ماحول میں ہوئی: عمان

مسقط۔ (ایجنسی) ایران نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ہفتہ کے روز ہونے والی پہلی باضابطہ جوہری بات چیت تعمیری رہی اور دونوں ممالک نے اگلے ہفتے دوبارہ مذاکرات کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق ایران نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ تعمیری مذاکرات ختم ہو گئے ہیں اور دونوں فریقوں نے اس معاملے پر آئندہ ہفتے مزید مذاکرات کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ عمان نے کہا ہے کہ بات چیت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور بات چیت تعمیری رہی۔ ایرانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ عباس عراقچی جبکہ امریکی وفد کی قیادت امریکی سفیر اسٹیو وٹ کوف نے کی۔ عمان کے دارالحکومت مسقط میں ہونے والی اس بات چیت سے قبل مسٹر عراقچی نے کہا تھا کہ ان کا ملک غیر جانب دار معاہدہ چاہتا ہے۔ بی بی سی کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ اس بات چیت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہ ہوں۔ امریکہ کے خصوصی نمائندہ اسٹیو وٹکاف اپنے ملک کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں جب کہ ایران کے وزیر عباس عراقچی اپنے ملک کی قیادت کریں گے۔ اس کے ہمراہ سیاسی امور کے نمائندہ سعید خطیب زادہ اور امور خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔

’پی ڈی اے کو مضبوط کر کے ہم 90 فیصد کو طاقت دیں گے‘

سینا وینا سب نقلی ہیں، یہ تمام بی جے پی کے لوگ ہیں، ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کا بھاجپا پر زوردار حملہ

اٹاوہ۔ (یواین آئی) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ پی ڈی اے نے لوک سبھا میں زبردست طاقت دی ہے، اس لیے وہ 90 فیصد آبادی کو ساتھ لے کر چلنے کے لیے کام کریں گے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے آج اپنے آبائی ضلع اٹاوہ کے مہیوا بلاک میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی نقاب کشائی کرنے کے بعد کہا، ”اگر کوئی ہمارے رام جی لال سمن جی یا ہمارے کارکنوں کی توہین کرے گا، تو ہم سماج وادی لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے نظر آئیں گے، ان کی عزت کے لیے لڑیں گے اور یہ سینا وینا سب نقلی ہیں، یہ تمام بی جے پی کے لوگ ہیں“۔ انہوں نے کہا کہ رام جی لال سمن جی کے ساتھ کوئی توہین آمیز سلوک نہیں کر سکے گا اور اگر حکومت نے انہیں اب بھی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے تو اس کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اکھلیش نے بی جے پی حکومت کو نشانہ لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنی ناکامی چھپانے کے لیے حکومت نے جان بوجھ کر وقف بورڈ بل لا کر پورے ملک میں اس طرح کا ماحول پیدا کیا ہے۔ جب سے بی جے پی کی حکومت آئی ہے دہشت گردانہ حملوں میں اضافہ ہوا ہے اور بڑے پیمانے پر فوج کے جوان شہید ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر کورونا ویکسین پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ جو لوگ ہمیں کہتے تھے ویکسین ویکسین وہ بتائیں کیا زیادہ ہارٹ اٹیک ہو رہے ہیں یا نہیں؟ سنا ہے کہ کینسر بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا دیا ہوا آئین ہمیں عزت کے ساتھ جینے کا راستہ دکھاتا ہے۔ بی جے پی بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے دیے گئے آئین کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ مسٹر اکھلیش نے کہا کہ یہ آئین ہمارے لیے بنیاد ہے۔ ہمارے لیے کرم گرنتھ ہے۔ بابا صاحب نے بھی زندگی بھر امتیازی سلوک دیکھا۔ یہاں تک کہ جہاں جانور پانی پی سکتے تھے، وہاں پانی لینے نہیں جا سکتے تھے۔ اکھلیش نے کہا کہ ہمارے سماج میں ہزاروں سال پرانی برائی آج بھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس قسم کی نفرت دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی، یہ صرف ہمارے ملک میں نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تصور کر سکتا ہوں کہ اگر ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا جا سکتا ہے تو کون جانتا ہے کہ ہمارے بہوجن سماج کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہوگا۔ اکھلیش نے کہا کہ ہمارا ریزرویشن چھینا جا رہا ہے، ہمیں آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیا جا رہا ہے۔ پھولن دیوی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پھولن دیوی جی کی بھی ایک الگ تاریخ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں شاید روئے زمین پر کسی اور عورت کو ایسی اذیت اور تذلیل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ توہین اور سلوک کو احترام میں بدلنے کے لیے نیتا جی اور سماج وادی پارٹی نے انہیں لوک سبھا بھیجنے کا کام کیا تھا۔ اکھلیش نے کہا کہ انگریزوں کے جانے کے بعد بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر نے دنیا کا بہترین آئین دیا، انہوں نے ہمیں اور آپ کو حقوق دلانے کا کام کیا۔ آج ہمارے حقوق کی کوئی پروا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر جی کا مجسمہ نصب کر کے پورے پی ڈی اے خاندان کو ’پرکاش استمبھ‘ کی طرح چلنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ آج پی ڈی اے خاندان میں ہم سب یہ عہد کرتے ہیں کہ کوئی کتنا ہی دلیر یا طاقتور کیوں نہ ہو ہم بابا صاحب کے آئین کو نہیں بدلنے دیں گے۔

ای وی ایم مشینوں کی ہیکنگ ناممکن: چیف الیکشن کمشنر

نئی دہلی۔ (یو این آئی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے کہا کہ ای وی ایم مشینیں درستگی سے کام کرتی ہیں اور ان میں چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بیان امریکی خفیہ ایجنسی کے ڈائریکٹر تلسی گیباڑ کے ذریعہ اس انکشاف کے بعد دیا ہے کہ ای وی ایم مشینوں میں بھی چھیڑ چھاڑ یا ہیرا پھیری کی جا سکتی ہے۔ الیکشن کمشنر نے کہا کہ متعدد جمہوری ممالک میں مختلف طریقہ کار سے انتخابات انجام پاتے ہیں، ان میں سے کچھ ممالک ای وی ایم مشینوں کا بھی استعمال کرتے ہیں اور ہندوستان ان میں سے ایک ہے۔ یہ مشینیں پبلک سیکٹر کی کمپنیوں (پی ایس یو) کے ذریعہ بنائی جاتی ہیں، جن کے ذریعہ ان کے سسٹم کو فل پروف بنایا گیا ہے، تاکہ اس میں کسی طرح چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے۔ انتخاب کے وقت ووٹ ڈالنے کے بعد ایک سلپ بھی دی جاتی ہے تاکہ پرچی کے ساتھ ووٹر کو یہ یقین ہو جائے کہ جس نشان پر اس نے ووٹ ڈالا ہے، وہ کس کے کھاتے میں گیا ہے۔ دریں اثناء، کانگریس نے بھی اس سلسلے میں ای وی ایم مشینوں پر سوالات اٹھائے ہیں۔

تمل ناڈو میں لکھی گئی نئی تاریخ

گورنر اور صدر جمہوریہ کی رسمی رضامندی کے بغیر 10 بل ’ایکٹ‘ کی شکل میں نوٹیفائی

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کی ڈی ایم کے حکومت نے ایک بے مثال قدم اٹھاتے ہوئے 10 بلوں کو گورنر اور صدر جمہوریہ کی بغیر رسمی رضامندی کے ایکٹ کی شکل میں نوٹیفائی کر دیا ہے۔ یہ قدم سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بعد اٹھایا گیا ہے جس میں ان بلوں کو خود بخود منظور شدہ تصور کیا گیا تھا۔ ہندوستان میں یہ پہلی بار ہے جب کسی ریاست نے بغیر گورنر یا صدر جمہوریہ کے دستخط بل کو نافذ کیا ہے۔ اسے ریاستی حکومت کی خود مختاری اور وفاقی ڈھانچے کی فتح کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے 8 اپریل 2025 کو تمل ناڈو حکومت بمقابلہ تمل ناڈو کے گورنر معاملے میں ایک اہم فیصلہ سنایا تھا۔ عدالت نے گورنر آر این روی کے ذریعہ 10 بلوں کو صدر جمہوریہ کو غور وخوض کے لیے بھیجنے کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیا۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ گورنر کے ذریعہ دوبارہ منظور شدہ بلوں کو صدر جمہوریہ کے پاس بھیجنا آئین کے آرٹیکل 200 کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ اسمبلی سے 18 نومبر 2023 کو دوبارہ منظور شدہ بلوں کو اسی دن سے گورنر سے منظور شدہ مان لیا جائے گا۔ یہ بل جنوری 2020 سے اگست 2023 کے درمیان ریاستی اسمبلی کے ذریعہ منظور کیے گئے تھے۔ عدالت نے کہا کہ اسمبلی کے ذریعہ دوبارہ منظور کیے گئے بلوں پر گورنر کو فوری طور پر منظوری دینی تھی اور صدر جمہوریہ کو بھیجنے کا ان کا قدم غلط تھا۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور آر مہادیون کی بنچ نے آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ان 10 بلوں کو 18 نومبر 2023 کو منظور شدہ مان لیا۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ صدر جمہوریہ کے ذریعہ ان بلوں پر کی گئی کوئی بھی کارروائی، جس میں 7 کو مسترد کرنا اور 2 پر غور وخوض نہ کرنا شامل ہے، قانونی طور پر غلط ہے۔ تنازعہ کی شروعات 2022 میں اس وقت ہوئی تھی جب ڈی ایم کے حکومت نے گورنر کے پاس وائس چانسلرز کی تقرری کے اختیار کو ختم کرنے کا بل پاس کیا۔ گورنر نے اس پر اعتراض کیا اور یو جی سی کی نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد کل 10 بلوں کو منظوری نہیں دی گئی اور انہیں 28 نومبر 2023 کو صدر جمہوریہ کے پاس بھیجا گیا، جسے سپریم کورٹ نے غیر آئینی قرار دیا۔

ٹرمپ نے ہزاروں افغانوں کا تحفظاتی اسٹیٹس ختم کردیا

امریکا: گرین کارڈ ہولڈرز سمیت ہر غیر ملکی کا اندراج، قانونی حیثیت کا ثبوت پاس رکھنا لازمی قرار

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی کی ترجمان ٹریشیا میک لافلن کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ نے افغانستان اور کیمرون کے ہزاروں مہاجرین کے لیے عارضی تحفظاتی اسٹیٹس (ٹی پی ایس) ختم کردیا ہے۔ یہ فیصلہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اس وسیع تر امیگریشن پالیسی کا حصہ ہے، جس کا مقصد غیر ملکی تارکین وطن کی ریکارڈ تعداد کو ملک بدر کرنا اور عارضی قانونی تحفظات کو محدود کرنا ہے۔ تقریباً 14,600 افغان شہری جو 'ٹی پی ایس' کے اہل تھے، مئی 2025 میں یہ تحفظ کھودیں گے۔ اسی طرح کیمرون کے 7,900 مہاجرین کا 'ٹی پی ایس' جون 2025 میں ختم ہوجائے گا۔ امریکہ کا 'ٹی پی ایس پروگرام' ان افراد کو تحفظ فراہم کرتا ہے، جن کے آبائی ممالک قدرتی آفات، مسلح تنازعات، یا دیگر غیر معمولی حالات سے دوچار ہوں۔ یہ اسٹیٹس چھ سے 18 ماہ تک کے لیے دیا جاتا ہے، جس کی تجدید ہوم لینڈ سکیورٹی کا ادارہ کرتا ہے اور اسی کے تحت ملک بدری سے تحفظ اور ورک پرمٹ تک رسائی ملتے ہیں۔ امریکہ کی ہوم لینڈ سکیورٹی کی وزیر کرسٹی نوئم نے جمعہ گیارہ اپریل کو فیصلہ کیا کہ افغانستان اور کیمرون کے حالات اب 'ٹی پی ایس' کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ اس ادارے کی ترجمان ٹریشیا میک لافلن نے کہا ان ممالک میں حالات اب اس درجے کے نہیں ہیں کہ تحفظاتی اسٹیٹس کی ضرورت ہو۔ 'سن 2021 میں کابل میں طالبان کے دوبارہ اقتدار سنبھالنے کے بعد امریکہ نے 82,000 سے زائد افغان شہریوں کے انخلا کو ممکن بنایا جن میں سے 70,000 سے زائد کو دو سال کے لیے عارضی پیرول " کے تحت قانونی داخلہ دیا گیا تھا۔ 'ٹی پی ایس' نے ان کے لیے تحفظ کا ایک اور ذریعہ فراہم کیا تھا۔ سن 2023 میں محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے کہا تھا کہ افغانستان میں مسلح تنازعے اور شورش کی وجہ سے 'ٹی پی ایس' جائز ہے۔ تاہم حالیہ دنوں میں وکلاء نے بتایا کہ سی بی پی ون ایپ " کے ذریعے تارکین وطن، بشمول افغانوں، کو ان کے 'پیرول' کی منسوخی کے نوٹس موصول ہورہے ہیں، جن میں انہیں سات دن کے اندر اندر ملک چھوڑنے کے لیے کہا جارہا ہے۔ میک لافلن نے اس کی تصدیق کی کہ یہ محکمہ اپنی صوابدیدی اتھارٹی استعمال کرتے ہوئے کچھ تارکین وطن کے پیرول منسوخ کررہا ہے، لیکن انہوں نے ایسے مہاجرین کی تعداد نہیں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ افراد کو سی بی پی ہوم ایپ " کے ذریعے رضاکارانہ طور پر ملک چھوڑنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ صدر ٹرمپ نے، جنہوں نے جنوری 2025 میں دوبارہ اقتدار سنبھالا، غیر قانونی امیگریشن پر سخت موقف اپنا رکھا ہے۔ انہوں نے سابق صدر جو بائیڈن کے دور کے امیگریشن پروگراموں پر تنقید بھی کی، جنہیں وہ قانونی حدود سے متجاوز' قرار دیتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت صدارت ((2017-2021 کے دوران بھی 'ٹی پی ایس پروگرام' کو محدود کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن وفاقی عدالتوں نے ان کوششوں کو روک دیا تھا۔ حال ہی میں ایک امریکی ڈسٹرکٹ جج نے وینزویلا کے تارکین وطن کے ٹی پی ایس کو ختم کرنے کی کوشش کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ حکام کی طرف سے تارکین وطن کو مجرم قرار دینے کے فیصلے سے نسل پرستی کی بو" آتی ہے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایگزیکٹو آرڈر کے بعد جمعہ کو نافذ ہونے والے نئے قوانین کے مطابق امریکا میں رہنے والے تمام غیر ملکیوں کو حکومت کے پاس اندراج کرانا ہوگا اور ہر وقت اپنی قانونی حیثیت کا دستاویزی ثبوت اپنے پاس رکھنا ہوگا۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق اس قانون کا اطلاق تمام ایسے غیر ملکیوں پر ہوتا ہے، جو امریکا کے شہری نہیں ہیں، اس کا اعلان ہوم لینڈ سیکیورٹی ڈپارٹمنٹ (ڈی ایچ ایس) نے کیا تھا اور یو ایس سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروسز (یو ایس سی آئی ایس) نے اس کا اطلاق کیا ہے۔ اس قانون کے مطابق 18 سال اور اس سے زیادہ عمر کے تمام غیر ملکیوں بشمول قانونی حیثیت کے حامل افراد کو ہر وقت اپنے اندراج کا ثبوت ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان احکامات میں گرین کارڈ ہولڈرز اور امریکا میں قانونی طور پر مقیم غیر شہریوں کی دیگر اقسام شامل ہیں۔ یو ایس سی آئی ایس نے 21 مارچ کے الرٹ میں کہا تھا کہ ایک بار جب کوئی اجنبی اندراج کروالیتا ہے اور فنگر پرنٹس کے لیے حاضر ہوتا ہے تو ڈی ایچ ایس رجسٹریشن کے ثبوت جاری کرے گا جسے 18 سال سے زیادہ عمر کے غیر ملکیوں کو ہر وقت ذاتی طور پر پاس رکھنا ہوگا۔ اس نے ان تقاضوں پر عمل کرنے میں ناکامی کی صورت میں مجرمانہ اور شہری سزاؤں کے بارے میں متنبہ کیا جن میں بدسلوکی، جرمانے یا قید شامل ہیں۔ یہ قانون امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ (آئی این اے) کی دفعہ 262 کو نافذ کرتا ہے، جس میں طویل عرصے سے غیر ملکی شہریوں کی رجسٹریشن کی ضرورت ہے، لیکن اس کے نفاذ کے لیے ایک عالمگیر میکانزم کا فقدان ہے۔ صدر ٹرمپ کے ایگزیکٹو آرڈر 14159 جس کا عنوان 20 جنوری کو امریکی عوام کو حملے کے خلاف تحفظ دینا ہے، نے ڈی ایچ ایس کو ہدایت کی کہ وہ رجسٹریشن کی اس شرط پر عمل نہ کرنے کو قانون نافذ کرنے والی ترجیح کے طور پر دیکھے۔ اس قانون کے تحت 30 دن یا اس سے زیادہ عرصے تک امریکا میں رہنے والے غیر ملکیوں کو بائیومیٹرک معلومات کے لیے نیا فارم جی-325 آر سمیت ایک آن لائن سسٹم کا استعمال کرتے ہوئے اندراج کرانا ہوگا۔ جن لوگوں کے فنگر پرنٹس پہلے نہیں ہوئے، انہیں بھی فنگر پرنٹس کے لیے حاضر ہونا ہوگا۔ حکام نے کہا کہ امریکا میں بہت سے غیر ملکی پہلے ہی اندراج کروا چکے ہیں، جیسا کہ قانون کے مطابق ضروری ہے، تاہم امریکا میں موجود غیر ملکیوں کی ایک بڑی تعداد کے پاس آئی این اے 262 کے تحت اندراج اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا کوئی براہ راست راستہ نہیں ہے۔ یو ایس سی آئی ایس نے ایک نئی شکل قائم کی ہے اور ایک آن لائن عمل، جس کے ذریعے غیر رجسٹرڈ غیر ملکی اندراج کراسکتے ہیں، اور قانون کی تعمیل کرسکتے ہیں۔ اس اصول کا اطلاق تقریباً تمام غیر ملکیوں پر ہوتا ہے، بشمول عارضی زائرین، طلبہ اور کارکن، صرف محدود پیمانے پر استثنیٰ دیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت 14 سال سے کم عمر بچوں کے والدین یا قانونی سرپرستوں پر بھی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ریگولیشن میں کہا گیا ہے کہ اپنی 14ویں سالگرہ تک پہنچنے کے 30 دن کے اندر، پہلے سے رجسٹرڈ تمام غیر ملکیوں کو دوبارہ رجسٹریشن کے لیے درخواست دینا ہوگی اور فنگر پرنٹس رجسٹریشن کرانا ہوگی۔ نئے ضابطے کے بعد ٹریفک پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے افسران بھی اب قانونی طور پر کسی فرد کی رجسٹریشن

امریکی صدر کی دل اور دماغ کا ٹیسٹ کرانے کی تصدیق

واشنگٹن، 12 اپریل (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دل اور دماغ کے ٹیسٹ کرانے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرا دل اور دماغ اچھی حالت میں ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بتایا ہے کہ سالانہ میڈیکل چیک اپ کرایا ہے جس کی رپورٹ اتوار کو سامنے آئے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ میرا فزیکل ٹیسٹ کے ساتھ ساتھ مینٹل ٹیسٹ بھی اچھا رہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہوسکتے، چاہتا ہوں ایران ایک عظیم اور خوش حال ملک بنے۔ دوسری جانب عدالتی حکم عدولی پر سپریم کورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے غیر قانونی ڈیپورٹیشن پر وضاحت طلب کرلی۔ تفصیلات کے مطابق عدالتی حکم عدولی پر سپریم کورٹ نے ٹرمپ انتظامیہ کیخلاف فیصلہ سنادیا۔ ٹرمپ انتظامیہ کی اپیل مسترد کرتے ہوئے غیر قانونی ڈیپورٹیشن پر وضاحت طلب کرلی۔ عدالت نے ایل سلواڈور غیر قانونی ڈیپورٹ شخص کو واپس لانے کا حکم دے دیا۔ امریکی میڈیا کے مطابق وفاقی جج کے حکم کے باوجود ٹرمپ انتظامیہ نے قانونی مقیم شخص کو ایل سلواڈور ڈیپورٹ کیا تھا۔ انتظامیہ ابریگو گارسیا نامی شخص کی واپسی اور جواب دہی یقینی بنائے، انتظامیہ نے ڈیپورٹ شخص کو مجرم قرار دیا مگر عدالت میں ثابت نہ کرسکی۔

غزہ کے تعلق سے اسرائیل کے خفیہ اور خطرناک مقاصد بے نقاب

غزہ (ایجنسی) اسرائیل کی جانب سے انخلاء کے احکامات میں مسلسل توسیع کے نتیجے میں غزہ پٹی کے فلسطینیوں کے لیے زمین تنگ کی جارہی ہے، ایسے میں مقبوضہ غزہ پٹی کے حوالے سے اسرائیل کے خفیہ مقاصد بھی بے نقاب ہورہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی حملوں کی وجہ سے غزہ بھر میں اب کوئی محفوظ جگہ باقی نہیں رہی۔ مغربی میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی حکومت غزہ پٹی کو الگ الگ حصوں میں تقسیم کرکے مکمل فوجی کنٹرول میں دینا چاہتی ہے تاکہ وہ پورے علاقوں کو مسمار کرکے بظاہر حماس کو ہمیشہ کے لیے ختم کر سکے۔ اس رپورٹ میں اسرائیلی سکیورٹی حکام کے حوالے سے تصدیق کی گئی ہے کہ غزہ کے جنوبی حصے میں رفح کو مستقل طور پر خالی کرانے کا منصوبہ ہے، جو کہ غزہ پٹی کا 20 فیصد حصہ بنتا ہے۔ اسی طرح کا ایک آپریشن شمالی غزہ میں بھی جاری ہے۔ یہ اقدامات اسرائیلی منصوبے کا حصہ ہیں جس کے تحت 20 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو شہروں اور قصبوں سے نکال کر ساحلی علاقوں کی طرف دھکیل دیا جائے گا، تاکہ آگے چل کر فلسطینی خود ہی غزہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ غزہ پٹی کے بقیہ علاقے میں اسرائیلی فوج زمین کو تباہ کرنے کی پالیسی پر عمل کررہی ہے۔ اسی لیے ایک مہینے پہلے اسرائیل نے غزہ کے لیے امداد مکمل طور پر بند کردی تھی اور پچھلے ہفتے غزہ سٹی کے لاکھوں رہائشیوں کی صاف پانی کی واحد سپلائی لائن بھی کاٹ دی۔ سرائیل کا غزہ کے فلسطینیوں کو شام کے شمال میں بسانے کا منصوبہ بھی سامنے آیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے کہ شام میں ترکیے کی سرحد کے قریب فلسطینیوں کے لیے خیمہ بستیاں تیار کی جارہی ہیں۔ اسرائیلی فوج کی شام میں مزید پیش قدمی بھی جاری ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج، سیاحوں اور شہریوں کو حال ہی میں قبضہ کیے گئے شامی علاقے کی سیر کرانے کا انتظام کررہی ہے۔ گولان ہائٹس کے متنازع علاقے میں یہ دورے اتوار سے شروع ہوکر ایک ہفتے تک جاری رہیں گے۔ واضح رہے کہ غزہ پٹی پر 19 ماہ سے جاری اسرائیلی دہشت گردی کے باعث 51 ہزار فلسطینی شہید ہوچکے ہیں جبکہ 14 ہزار سے زائد تاحال لاپتا ہیں۔

دہشت گردی کے خطرے کے سبب ڈینش جرمن سرحد کی نگرانی میں توسیع

کوپن ہیگن (ایجنسی) جرمنی کے ہمسایہ ملک ڈنمارک نے دہشت گردی کے خطرے کے سبب جرمنی کے ساتھ اپنی سرحد کی نگرانی میں پھر چھ ماہ کی توسیع کردی ہے۔ کوپن ہیگن میں وزارت انصاف نے بتایا کہ ڈنمارک کو اب بھی اپنے خلاف دہشت گردی کا شدید خطرہ ہے۔ کوپن ہیگن سے ہفتہ 12 اپریل کو ملنے والی رپورٹوں کے مطابق ڈینش وزارت انصاف کی طرف سے جرمنی کے ساتھ بارڈر پر کنٹرول کی مدت میں ایک بار پھر چھ ماہ کی توسیع کے اعلان کرتے ہوئے جمعہ 11 اپریل کی رات اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ اسکینڈے نیویا کی اس بادشاہت کو ابھی تک دہشت گردی کے شدید خطرات کا سامنا ہے۔ وزارت انصاف کے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق ڈنمارک کو مسلم عسکریت پسندوں کی طرف سے درپیش دہشت گردی کے اس سنجیدہ خطرے' کا تعلق مشرق وسطیٰ میں پائے جانے والے موجودہ خونریز تنازعے سے ہے۔ ڈینش وزیر انصاف پیٹر ہمل گارڈ نے ایک بیان میں کہا، ڈنمارک کے خلاف دہشت گردی کا خطرہ ابھی تک بہت سنجیدہ نوعیت کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں آئندہ بھی بڑی احتیاط سے اس امر پر نظر رکھنا ہو گی کہ ہماری قومی سرحدیں پار کرکے ملک میں داخل ہونے کی اجازت کس کو دی جاتی ہے اور کس کو نہیں۔'' کوپن ہیگن حکومت کے مطابق ڈنمارک کی قومی سرحدوں پر عبوری نوعیت کے نگرانی کے عمل کو جاری رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ملکی پولیس کے لیے سرحد پار سے دہشت گردی اور جرائم' کے خلاف کامیابی سے لڑنے کا امکان باقی رہے۔'' یورپی یونین کے شینگن زون میں شامل ڈنمارک نے اپنی قومی سرحدوں کی دوبارہ نگرانی کا عمل 2016ء کے اوائل میں اس وقت محدود عرصے کے لیے شروع کیا تھا، جب یورپی یونین میں لاکھوں تارکین وطن کی آمد کے ساتھ مہاجرین کا بحران پیدا ہوا تھا۔ تب سے لے کر اب تک اس بارڈر کنٹرول کی مدت میں متعدد مرتبہ مختلف وجوہات کی بنا پر توسیع کی جاتی رہی ہے۔ تاہم اس عرصے کے دوران اس نگرانی میں کبھی مقابلتاً کچھ نرمی اور کبھی دوبارہ سختی بھی کی جاتی رہی۔ اپریل 2023ء میں کوپن ہیگن حکومت نے اس سرحدی نگرانی میں زیادہ توجہ جرائم کی روک تھام پر دینا شروع کردی تھی۔ اسی لیے تب بڑی تعداد میں ڈینش پولیس اہلکار صرف ہمسایہ ممالک کے ساتھ باقاعدہ سرحدی گزرگاہوں پر تعینات کرنے کے بجائے بین الاقوامی سرحدوں کے قریبی ڈینش علاقوں میں تعینات کرنا شروع کردیے گئے تھے۔ ملکی وزارت انصاف کے مطابق اس اقدام کا ایک واضح طور پر مثبت نتیجہ یہ نکلا کہ اس شمالی یورپی ملک میں سرحد پار کرکے کیے جانے والے جرائم کی شرح بہت کم ہوگئی۔

غزہ میں امداد کے داخلے کو جنگ بندی سے منسلک نہیں کیا جاسکتا، سعودی وزیر خارجہ

ریاض (ایجنسی) عرب نیوز کی رپورٹ کے مطابق شہزادہ فیصل نے یہ بھی کہا کہ بین الاقوامی برادری کو اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ غزہ کو امداد کی فراہمی کی اجازت دے۔ انطالیہ میں غزہ کی جنگ بندی کے بارے میں عرب اسلامی وزارتی کمیٹی کے اجلاس کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سعودی وزیر نے یہ بات کہی، اجلاس میں انطالیہ میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ فوری اور پائیدار جنگ بندی کے حصول کی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں فلسطینی عوام کو ان کے بنیادی حقوق کے استعمال کے قابل بنانے کے لیے کوششیں جاری رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا کہ فلسطینیوں کی بے دخلی کو واضح طور پر مسترد کیا جاتا ہے، سعودی عرب جنگ بندی مذاکرات میں مصر اور قطر کی کوششوں کو سراہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بے دخل کرنے سے متعلق کسی بھی تجویز کو واضح طور پر مسترد کرتے ہیں، اس کا اطلاق ہر طرح کی نقل مکانی پر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو فلسطینیوں کی بعض اقسام کی روانگی کو رضاکارانہ قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن آپ رضاکارانہ انخلا کی بات نہیں کرسکتے، جب کہ غزہ میں فلسطینیوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم رکھا جارہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر امداد نہیں مل رہی ہے، اگر لوگوں کو کھانا، پانی یا بجلی نہیں مل رہی ہے اور اگر انہیں مسلسل فوجی بمباری کا خطرہ ہے، تو یہاں تک کہ اگر کسی کو علاقہ چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے، تو یہ رضاکارانہ انخلا نہیں ہے، یہ جبر کا تسلسل ہے۔ سعودی وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ کوئی بھی تجویز جس میں فلسطینیوں کی روانگی کو فریم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یا جسے ان حالات میں رضاکارانہ انخلا کا 'موقع' کہا جاتا ہے، محض حقیقت کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ غزہ میں فلسطینیوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم رکھا جارہا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمیں اس حقیقت کی وضاحت جاری رکھنی چاہیے، اگلا تار کام کرنا چاہیے اور امید ہے کہ یہ پیغام سب کے لیے واضح ہوگا، خاص طور پر اس ایکشن پلان کے فریم ورک کے اندر جس پر ہم نے آج کمیٹی میں اتفاق کیا ہے۔ فیصل بن فرحان نے مغربی کنارے میں اسرائیل کی جانب سے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں کی بھی مذمت کی جن میں یہودی بستیوں کی توسیع، گھروں کو مسمار کرنا اور زمین پر قبضہ شامل ہے۔

افغانستان: ایک ہی دن میں مختلف جرائم میں ملوث 4 افراد کو سرعام پھانسی

کابل (ایجنسی)۔ افغانستان میں جمعہ کے روز 4 افراد کو سرعام پھانسی دے دی گئی، جو 2021 میں طالبان کی اقتدار میں واپسی کے بعد سے ایک دن میں سزائے موت دی جانے والی سب سے بڑی تعداد ہے۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق 3 صوبوں میں کھیل کے میدانوں میں 2021 کے بعد سے سرعام سزائے موت پانے والے مردوں کی تعداد 10 ہوگئی ہے۔ 1996 سے 2001 تک طالبان کے پہلے دور حکومت کے دوران سرعام پھانسی دینا عام بات تھی، جن میں سے زیادہ تر کھیلوں کے اسٹیڈیم میں سرعام دی جاتی رہی ہیں۔ صوبہ بادغیس کے مرکز قلعہ نو میں شہریوں کی موجودگی میں متاثرین کے ایک رشتہ دار نے 2 افراد کو 6 سے 7 گولیاں ماریں۔ ایک 48 سالہ شہری محمد اقبال رحیم یار نے بتایا کہ 'انہیں بٹھایا گیا اور ہماری طرف منہ موڑا گیا، متاثرہ خاندانوں کے رشتہ دار پیچھے کھڑے تھے اور انہوں نے بندوق سے ان پر گولی چلائی۔ سپریم کورٹ نے ایک بیان میں کہا کہ دونوں سزائے موت پانے والے افراد کو دیگر افراد کو گولی مارنے کے جرم میں 'جوابی سزا' سنائی گئی ہے، جب کہ ان کے مقدمات کا 'بہت درست اور بار بار جائزہ' لیا گیا تھا۔ 35 سالہ ذبیح اللہ نے اسٹیڈیم کے باہر کہا کہ اگر متاثرہ کے اہل خانہ نے ملزمان کو معاف کردیا ہوتا تو یہ بہتر ہوتا ورنہ یہ خدا کا حکم ہے، اور اس پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔ جمعرات کے روز بڑے پیمانے پر شیئر کیے گئے سرکاری نوٹس میں افغانوں کو 'تقریب میں شرکت' کی دعوت دی گئی تھی۔ تیسرے شخص کو صوبہ نمروز کے شہر زرنج میں پھانسی دی گئی اور چوتھے شخص کو فرح شہر میں پھانسی دی گئی۔ جاوید نامی 30 سالہ شہری نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ امارت اسلامیہ اپنی سیاست اور طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے، میں ان سے بہت خوش ہوں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے طالبان حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ سرعام سزائے موت پر عمل درآمد روک دیں، جسے انسانی وقار کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ افغانستان میں اس سے قبل آخری سزائے موت نومبر میں دی گئی تھی، جب مشرقی پکتیا صوبے کے دارالحکومت گردیز کے اسٹیڈیم میں طالبان کے اعلیٰ عہدیداروں سمیت ہزاروں تماشائیوں کے سامنے ایک سزا یافتہ قاتل کو متاثرہ خاندان کے ایک رکن نے سینے میں تین گولیاں مار کر ہلاک کردیا تھا۔ طالبان حکام کے دور میں جسمانی سزا، بنیادی طور پر کوڑے مارنا عام ہے، اسے چوری اور شراب نوشی سمیت جرائم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم سزائے موت کے تمام احکامات پر طالبان کے سپریم لیڈر ہیبت اللہ اخوندزادہ کے دستخط ہیں، جو تحریک کے مرکز قندھار میں رہتے ہیں۔ اخوندزادہ نے 2022 میں ججز کو حکم دیا تھا کہ وہ طالبان حکومت کی جانب سے اسلامی قانون کی تشریح کے تمام پہلوؤں پر مکمل عمل درآمد کریں، جس میں قصاص کے نام سے جانی جانے والی سزائیں بھی شامل ہیں، جس میں قتل کے جرم کی سزا کے طور پر سزائے موت کی اجازت دی گئی ہے۔ امن و امان طالبان کے شدید نظریے کا مرکز ہے جو 1989 میں افغانستان سے سوویت افواج کے انخلا کے بعد خانہ جنگی کی افراتفری سے ابھرا تھا۔ ان کے پہلے دور حکومت کی سب سے بدنام تصاویر میں سے ایک میں 1999 میں کابل اسٹیڈیم میں برقع پہنے ایک خاتون کو پھانسی دیتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اقوام متحدہ اور ایمنسٹی جیسے انسانی حقوق کے گروپوں نے طالبان حکومت کی جانب سے جسمانی سزا اور سزائے موت کے استعمال کی مذمت کی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے رواں ماہ شائع ہونے والی سزائے موت سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے افغانستان کو ان ممالک میں شامل کیا ہے جہاں بین الاقوامی منصفانہ ٹرائل کے معیار پر پورا نہ اترنے والی کارروائیوں کے بعد سزائے موت دی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران، عراق اور سعودی عرب گزشتہ برس ایک ہزار 518 افراد کو سزائے موت دینے کے ذمہ دار تھے، جب کہ ان تینوں ممالک میں سزائے موت میں اضافے سے عالمی سطح پر اموات میں اضافہ ہوا ہے۔

10 برطانوی شہریوں پر غزہ میں جنگی جرائم کا الزام

لندن، 12 اپریل (یو این آئی) لندن پولیس سے تعلق رکھنے والے بیرسٹر مائیکل مینس فیلڈ نے 10 برطانوی شہریوں پر غزہ میں جنگی جرائم کا الزام عائد کیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق لندن کی میٹرو پولیٹن پولیس اور برطانیہ میں انسانی حقوق کے معروف وکیل بیرسٹر مائیکل مینس فیلڈ اور وکلاء کی ٹیم نے 240 صفحات پر مشتمل ایک رپورٹ مرتب کی ہے جو میٹرو پولیٹن پولیس کا ؤنٹر ٹیررازم کمانڈ میں جنگی جرائم کی ٹیم کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اس حوالے سے درخواست فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق اور برطانیہ میں قائم پبلک انٹرسٹ لا سینٹر کی جانب سے جمع کرائی گئی ہے جو غزہ اور برطانیہ میں فلسطینیوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ غزہ سے ہجرت کرنیوالے فلسطینی خاندان کو برطانیہ میں رہنے کی اجازت مل گئی یہ اپنی نوعیت کی پہلی رپورٹ ہے جس میں مبینہ طور پر غزہ میں ہونے والے سنگین جنگی جرائم میں برطانوی شہریوں کے ملوث ہونے کی تفصیل مکمل تحقیق اور ٹھوس ثبوت فراہم کرتی ہے۔ پبلک انٹرسٹ لا سینٹر کے لیگل ڈائریکٹر پال ہیرون کا رپورٹ کے حوالے سے کہنا ہے کہ 6 ماہ تک وسیع پیمانے پر جمع کیے گئے شواہد پر مبنی ہے، میٹروپولیٹن پولیس میں جنگی جرائم کی ٹیم کے سامنے یہ رپورٹ رکھی ہے، جس پر ہم مکمل اور فوری تحقیقات اور فوجداری مقدمہ چلانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

یمن کے جوابی حملوں سے بوکھلایا امریکا، تل ابیب پر بھی ڈرون حملے

سحر نیوز/عالم اسلام: یمن کی مسلح فوج نے تل ابیب میں دو فوجی اہداف کو ڈرون حملے کے ذریعے نشانہ بنایا ہے۔ ترجمان میجر جنرل یحیی سریع نے ایک بیان میں کہا کہ حملے میں خودکش ڈرون طیاروں کو اسرائیل کے مرکزی علاقے میں دو فوجی اہداف کی طرف روانہ کیا گیا۔ یحییٰ سریع نے اس آپریشن کا مقصد فلسطینی عوام کی حمایت قرار دیا۔ یمنی حملے کے بعد ابھی تک اسرائیلی فوج کی جانب سے اس پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے، اور نہ ہی حملے سے ہونے والے ممکنہ نقصانات یا جانی نقصان کے بارے میں کوئی رپورٹ سامنے آئی ہے۔

صدر پوتن کا خصوصی 'ڈومز ڈے' طیارہ جو ایٹمی دھماکے کے وقت محفوظ پناہ گاہ بھی بن سکتا ہے

ماسکو، 12 اپریل (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن کے پاس 'ڈومز ڈے پلین' کہلانے والا ایک خصوصی جہاز ہے جسے ایٹمی جنگ جیسے بدترین حالات میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اردو نیوز میں شائع 'یاہو نیوز' کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ جہاز فلائنگ کریملن' یا 'میکسڈ ڈم' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ روسی صدر یہ بڑا جہاز اس وقت استعمال کرسکتے ہیں جب بالفرض سب کچھ تباہ ہوجائے گا۔ اس جہاز ایلیوشن آئی آئی 80- میکسڈ ڈم کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ بدترین حالات میں صدر پوتن اور دیگر روسی حکام کو ممکنہ طور پر محفوظ رکھنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔ یہ خصوصی طیارہ ایک ایئر بورن کمانڈ سینٹر کے طور پر کام کرے گا۔ امریکی ایئر فورس کے سابق انٹیلی جنس افسر کرنل سیڈرک لیٹن نے اس پراسرار جہاز کے اندر کھڑکیاں موجود نہ ہونے کی وضاحت کی ہے۔ انہوں نے امریکی نشریاتی ادارے سی این این کو بتایا کہ 'وہ کھڑکیاں جو عام جہازوں کے دونوں طرف ہوتی ہیں، وہ اس جہاز میں نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایٹمی دھماکے کی صورت میں ان کے ٹوٹنے کا امکان تک نہ ہو۔' اس جہاز کے اوپر ایک خصوصی ڈوم بھی ہے جس کی مدد سے روسی 'ہر طرح کے حالات میں اپنے مواصلاتی روابط کو بحال رکھنے کے قابل ہوں گے۔ یورو نیوز کے مطابق 'ڈومز ڈے پلین' الیکٹرو میگنیٹ حملوں سے بھی محفوظ ہے اور یہ ان حملوں کو غیر مؤثر کرتے ہوئے صدر پوتن کی فلائنگ کمانڈ پوسٹ کا کام کرے گا۔ ڈومز ڈے پلین کا ایک خصوصی فیچر یہ بھی ہے کہ اسے فضا میں ایندھن بھی فراہم کیا جاسکتا ہے، سو یہ بہت طویل دورانیے تک زمین سے دور رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ روس دنیا کا واحد ملک نہیں کہ جس کے پاس اس قسم کا جہاز ہے بلکہ اس کے روایتی حریف امریکہ کے پاس بھی چار ڈومز ڈے جہازوں پر مشتمل بیڑا ہے۔ یہ خصوصی جہاز بہت کم افراد نے دیکھے ہوں گے لیکن اگر کبھی یہ فضاؤں میں اڑتے پائے گئے تو یہ اشارہ ہوگا کہ کچھ بہت ہی برا ہورہا ہے۔ ہاں، جہاں تک امریکی ڈومز ڈے جہازوں کا تعلق ہے تو وہ کبھی کبھار حکومتی عہدے داروں کو خاص ایونٹس پر لے جانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

برطانیہ نے یورپی یونین کے تمام ممالک سے گوشت، ڈیری مصنوعات کی درآمد پر پابندی لگادی

لندن، 12 اپریل (یو این آئی) برطانیہ کی حکومت نے جانوروں میں پاؤں اور منہ کی بیماری کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر یورپی یونین سے گوشت اور دودھ کی مصنوعات کی نجی درآمد پر پابندی میں توسیع کردی ہے۔ یہ اطلاع برطانوی حکومت نے جمعہ کو یہاں جاری ایک اعلامیہ میں دی ہے۔ اعلان کے مطابق ہفتے کے روز سے برطانیہ آنے والے کسی بھی فرد کو اپنے ذاتی استعمال کے لیے یورپی یونین سے گائے، بھیڑ، بکری، خنزیر وغیرہ کا کسی بھی قسم کا گوشت اور دودھ کی مصنوعات ملک میں لانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ برطانیہ کی حکومت نے تمام یورپی یونین کے ممالک کو شامل کرنے کے لیے گوشت اور دودھ کی مصنوعات کی ذاتی درآمد پر پابندی میں توسیع کردی ہے، کیونکہ پاؤں اور منہ کی بیماری پورے براعظم میں پھیل رہی ہے۔ اعلامیے کے مطابق سینڈوچ، پنیر، گوشت، کچا گوشت اور دودھ اور اس کی مصنوعات کو ملک میں لانے پر پابندی ہے، چاہے وہ ڈیوٹی فری دکانوں سے خریدی گئی ہوں یا کسی بھی قسم کی پیکیجنگ میں۔ قابل ذکر ہے کہ حکومت کی جانب سے یہ اعلان برطانیہ کے مویشیوں کی صحت، ملک کی غذائی تحفظ اور کسانوں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اعلامیے کے مطابق اگر کوئی بھی شخص فیصلے کی خلاف ورزی کرتا پایا گیا تو اسے بارڈر پر چھوڑنا ہوگا بصورت دیگر اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ایک موقع بھی ہے اور ایک آزمائش بھی
گیند اب امریکہ کی کورٹ میں ہے: عراقچی

تہران (ایجنسی) ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی امریکہ سے بالواسطہ مذاکرات کے لیے عمان پہنچ گئے ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، ایران اور امریکہ نے عمان میں بالواسطہ مذاکرات پر اتفاق کرلیا ہے۔ دونوں ممالک کے اعلیٰ سفارتی اہلکار مذاکرات میں حصہ لیں گے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اس سلسلے میں ایرانی وفد کی روانگی کا اعلان کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ اعلیٰ سطحی اور تجربہ کار افراد کا وفد تہران سے عمان روانہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی مفادات اور قومی اقتدار کی حفاظت کے لیے تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے گا۔ دریں اثنا ایران کے وزیر خارجہ کے مشیر رنجبر ان نے کہا ہے کہ ہفتے کے روز مسقط میں ہونے والے مذاکرات خواہ ناکام ہوں، جاری رہیں یا کسی نتیجے تک پہنچیں جو اس مرحلے پر بعید نظر آتا ہے، بہر حال اس میں اصل فتح ایرانی عوام اور اسلامی جمہوری ایران کے نظام کی ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے گذشتہ ہفتے پیر کی شب وائٹ ہاؤس میں اچانک اعلان نے ایران اور امریکہ کے درمیان معاملات کو ایک نئی سمت میں دھکیل دیا۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ، جو اس موقع پر اسرائیلی وزیر اعظم کی میزبانی کر رہے تھے، نے کہا کہ ہفتے کے روز امریکہ اور ایران کے مابین ایک اہم اور اعلیٰ سطحی نشست منعقد کی جائے گی۔ صدر ٹرمپ نے اپنی روایتی زبان میں ایک بار پھر دعوی کیا کہ اگرچہ معاہدہ ایران کے لیے سودمند ہوگا، لیکن اگر بات چیت ناکام ہوئی تو ایران کو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ دوسری جانب ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے الجزائر کے دورے کے دوران سوشل میڈیا پر بیان دیا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان اعلیٰ سطحی اور بالواسطہ بات چیت ہفتے کے روز عمان میں ہوگی۔ یہ ایک موقع بھی ہے اور ایک آزمائش بھی۔ گیند اب امریکہ کی کورٹ میں ہے۔

طوفان کے باعث حادثات میں تین افراد کی موت

فیروز آباد، 12 اپریل (یو این آئی) اترپردیش کے فیروز آباد ضلع میں جمعہ کی رات آنے والے شدید طوفان اور سمندری طوفان کی وجہ سے زندگی مکمل طور پر درہم برہم ہوگئی۔ بجلی کے کھمبے ٹوٹنے سے بجلی کی سپلائی معطل رہی، درخت گرنے سے ہونے والے حادثات میں 3 افراد کی موت ہوگئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تمام لاشوں کا پوسٹ مارٹم کرایا۔ تیز آندھی اور سمندری طوفان نے بجلی کی سپلائی کو مکمل طور پر متاثر کردیا اور کئی گھنٹے بعد ہی بجلی بحال ہوسکی۔ کئی مقامات پر بجلی کے کھمبے ٹوٹنے اور بجلی کی تاریں ٹوٹنے کی اطلاعات ہیں۔ طوفان کے دوران ہواؤں کی رفتار اتنی زیادہ تھی کہ لوگوں کا سڑک پر چلنا مشکل ہوگیا جس کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی۔ اسی ضلع کے راجولی تھانہ علاقے میں موٹر سائیکل سوار نوجوان درخت کے نیچے کھڑا تھا اسی دوران اچانک درخت موٹر سائیکل سوار پر گر گیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر متوفی نوجوان کو ضلع اسپتال پہنچایا۔ اس کی شناخت رنکو عرف رچیت ولد وجے سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، جو اسی ضلع کے پچوکھرا تھانے کا رہنے والا ہے۔ ایک دیگر واقعہ میں تھانہ ناگلہ کھنگر علاقہ کے تحت پنڈارو گاؤں کے رہنے والے 50 سالہ کیپٹن سنگھ ولد فتح سنگھ موٹر سائیکل پر کہیں سے آرہا تھا اور ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ اچانک طوفان کے زور سے درخت ٹوٹ کر اس پر گر گیا۔ کیپٹن سنگھ کی بھی درخت کے نیچے دب جانے سے موقع پر ہی موت ہوگئی۔ تیسرا واقعہ تھانہ جسرانہ علاقہ کے گاؤں ناگلا پانڈے کا ہے جہاں 74 سالہ رام بھرون کا بیٹا سیتارام رات کے وقت اپنے کھیت کی حفاظت کر رہا تھا۔ جب وہ درخت کے نیچے سو رہا تھا تو درخت اس پر گر گیا اور اس حادثے میں رام بھروسے کی موت ہوگئی۔ تینوں حادثات میں متعلقہ تھانہ علاقوں کی پولیس موقع پر پہنچی نے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی لاشوں کا ہفتہ کو ضلع اسپتال میں پوسٹ مارٹم کراکر انہیں ان کے اہل خانہ کے حوالے کردیا۔

سنت کبیر نگر: ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے سابق چیئرمین ڈاکٹر زیدی کے انتقال سے آبائی شہر سوگ میں

سنت کبیر نگر، 12 اپریل (یو این آئی) اترپردیش کے سنت کبیر نگر کے رہنے والے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے سابق چیئرمین اور شیعہ پی جی کالج لکھنؤ کے کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر سید جمال حیدر زیدی کے بے وقت انتقال کی وجہ سے ان کے آبائی گاؤں، ہنسر ڈیولپمنٹ بلاک کے گاؤں سرینا میں سوگ کی لہر ہے۔ آنجہانی زیدی بہوجن سماج پارٹی کے بانی ارکان میں شامل رہے اور انہیں بی ایس پی کے بانی کانشی رام کے بہت قریب سمجھا جاتا تھا۔ ڈاکٹر زیدی کسی تعارف، کسی لفظ یا کسی شناخت کے محتاج نہیں تھے۔ ان کا طرز عمل اور طرز زندگی ہی ان کا تعارف رہا۔ لکھنؤ کے دانشور معاشرے میں ان کی بڑی پہچان تھی۔ ان کا طرز زندگی نہ صرف ایک استاد جیسا تھا بلکہ انہوں نے سیاسی زندگی میں بھی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ ان کا نام بی ایس پی کے بانی کانشی رام کے سب سے قریبی اور بھروسے مند مشیروں میں صف اول تھے۔ بہوجن سماج پارٹی کی سیاست میں انہوں نے سب سے آگے جدوجہد کا راستہ چنا اور اپنی زندگی کے اہم سال دلت، پسماندہ اور محروم طبقات کے لیے گزارے اور بی ایس پی کی پچھلی حکومت میں وہ اترپردیش ہائر ایجوکیشن کمیشن کے چیئرمین بنے اور وہاں سے انھوں نے عام طلبہ کے مفادات کے لیے کمیشن کے کام کا آغاز کیا، جس کی وجہ سے طلبہ میں ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ ڈاکٹر زیدی نہ صرف تعلیمی، سماجی اور سیاسی خدمات میں آگے تھے بلکہ انہوں نے اپنے کنبہ ور سنت کبیر نگر ضلع کی تحصیل دھنگھٹا کے گاؤں سرینا کے ساتھ نسل در نسل تعلقات برقرار رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری بخوبی ادا کی۔ وہ اپنے لباس اور طرز زندگی کے حوالے سے، بہت سنجیدہ اور نظم وضبط رکھنے والے انسان تھے۔ ان کا انتقال محض 60 سال کی عمر میں ہوا۔ ان کے انتقال کی خبر سے ان کے آبائی گاؤں سرینا اور گردونواح میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کو یاد کر کے جذباتی ہوگئے۔

آگرہ میں کرنی سینا کا اجلاس، رانا سانگا کی جینتی پر سکیورٹی ہائی الرٹ، 4000 جوان تعینات

آگرہ: 12 اپریل (پی این ایس) محبت کے شہر آگرہ میں آج کرنی سینا اور دیگر راجپوت تنظیموں کی جانب سے رانا سانگا کی یوم پیدائش کے موقع پر 'رکت سوابھیمان مہا سمیلن' کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ یہ پروگرام آگرہ کے کبیر پور علاقے میں گڑھی رامی کے مقام پر منعقد کیا گیا ہے، جس کے پیش نظر شہر میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ پولیس نے شہر بھر میں 4000 اہلکار تعینات کیے ہیں، جب کہ پی اے سی کی 9 کمپنیاں بھی الرٹ پر رکھی گئی ہیں۔ ڈرون کیمروں کے ذریعے مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ شہر کے 800 مقامات پر بیریئرز لگائے گئے ہیں اور کئی مقامات پر چیک پوسٹس بھی قائم کی گئی ہیں۔ یہ اجلاس خاص طور پر سماجوادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کے خلاف احتجاج کے طور پر منعقد کیا جارہا ہے۔ گزشتہ مہینے رام جی لال سمن نے پارلیمنٹ میں رانا سانگا سے متعلق بیان دیا تھا، جس کے بعد 26 مارچ کو کرنی سینا کے کارکنوں نے آگرہ میں شدید مظاہرہ کیا تھا۔ اس دوران بڑی تعداد میں مظاہرین نے رام جی لال سمن کے سنجے پلیس واقع رہائش گاہ پر حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی، جس کے بعد پولیس سے ان کی جھڑپ بھی ہوئی۔ اس جھڑپ میں متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوگئے تھے۔ رام جی لال سمن کے گھر پر ممکنہ خطرات کے پیش نظر وہاں تین سطحی سکیورٹی فراہم کی گئی ہے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی نے کرنی سینا کے خلاف محاذ سنبھال لیا ہے۔ پارٹی کارکن سمن کے گھر پر جمع ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو بھی 19 اپریل کو آگرہ پہنچ کر رام جی لال سمن سے ملاقات کریں گے۔ اکھلیش یادو نے اس حملے کو پی ڈی اے کے رکن پارلیمان پر حملہ قرار دیا تھا، جس کا مطلب ہے پسماندہ، دلت اور اقلیتوں پر حملہ۔ ان کے اس بیان نے سیاسی درجہ حرارت کو مزید بڑھا دیا ہے، اور آنے والے دنوں میں آگرہ میں سیاست اور سکیورٹی دونوں مزید گرم ہوسکتی ہیں۔

کاشی ودیاپیٹھ کیمپس کے قریب واقعہ کے ملزم ایس پی لیڈر ہریش مشرا پر حملہ

وارانسی: ایس پی لیڈر نے الزام لگایا کہ ان پر کاشی ودیاپیٹھ کیمپس کے قریب حملہ کیا گیا۔ اس دوران مقامی لوگوں نے دو افراد کو پکڑ بھی لیا۔ وارانسی ضلع میں ایس پی لیڈر ہریش مشرا نے کاشی ودیاپیٹھ کیمپس کے قریب مبینہ حملہ کیا ہے۔ اس معاملے میں دو نوجوانوں کو مقامی لوگوں نے پکڑ لیا ہے۔ سگرا تھانے کی پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ ہریش مشرا بنارس کے مشراجی کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ اکثر اپنے متنازعہ بیانات کی وجہ سے سرخیوں میں رہتے ہیں۔ کچھ دن پہلے انہوں نے کرنی سینا کو لے کر متنازعہ بیان دیا تھا۔

بغیر تصدیق کے 100 کوئنٹل سے زیادہ گیہوں بیچی جاسکتی ہے: سی ایم یوگی کا فیصلہ

یوپی میں گندم کی فروخت: اب یوپی میں چھوٹے کسان بغیر تصدیق کے 100 کوئنٹل سے زیادہ گندم فروخت کرسکیں گے۔ اس کے لیے انہیں ایپ پر رجسٹر کرنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کسانوں کے مفاد میں بڑا فیصلہ لیا ہے۔ کسانوں کو تصدیق سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے چاہے وہ سرکاری خریداری مراکز پر 100 کوئنٹل سے زیادہ گندم فروخت کریں۔ کاشتکار اپنی تخمینہ پیداوار کا تین گنا تک فروخت کرسکیں گے تاکہ ریکارڈ میں کسی قسم کی تضاد کی صورت میں انہیں گندم فروخت کرنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یوگی حکومت پہلے ہی یہ انتظام کرچکی ہے کہ رجسٹرڈ کسان بغیر تصدیق کے 100 کوئنٹل تک گیہوں بیچ سکتے ہیں۔ کسانوں کو فوڈ اینڈ لاجسٹکس ڈپارٹمنٹ کے پورٹل fcs.up.gov.in یا محکمہ کی موبائل ایپ UP KISHAN MITRA پر اپنا رجسٹریشن اور تجدید کروانا چاہیے۔ ہفتہ کی دوپہر تک 377678 کسانوں نے رجسٹریشن کرایا تھا۔ اب تک گندم فروخت کرنے والے کاشتکاروں کی تعداد 39006 ہے۔ مجموعی طور پر 206385 میٹرک ٹن گندم خریدی گئی ہے۔ یہاں آپ کو بتاتے چلیں کہ ریاست میں سرکاری خریداری مراکز کی تعداد 5804 ہے۔ کسانوں کو 2425 روپے فی کوئنٹل کی شرح سے کم از کم امدادی قیمت ادا کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ اتارنے، چھلنی اور صفائی کے لیے 20 روپے فی کوئنٹل اضافی دیے جارہے ہیں۔ خریداری مراکز پر صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک گندم کی خریداری کی جارہی ہے۔ کسی بھی پریشانی کی صورت میں، آپ ٹول فری نمبر 18001800150 پر کال کرسکتے ہیں۔ حصص کاشت کرنے والوں سے بھی خریداری کی جارہی ہے۔

گاؤں کے چوپالوں میں 04 لاکھ 93 ہزار سے زیادہ مسائل حل

گاؤں کے چوپال پردھان منتری آواس یوجنا۔ گرامین کے لیے اہل امیدواروں کے انتخاب میں بھی مددگار ثابت ہوں گے: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 12 اپریل۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، گاؤں کے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ریاست کے ہر ترقیاتی بلاک کی دو گرام پنچایتوں میں ہر جمعہ کو گرام چوپال (گاؤں کا مسئلہ - گاؤں میں حل) کا انعقاد کیا جاتا ہے، اور بڑی تعداد میں لوگوں کے مسائل ان کے گاؤں میں ہی حل کیے جارہے ہیں۔ حکومت خود دیہاتوں اور غریبوں کے پاس جارہی ہے، جبکہ گرام چوپال گاؤں میں چل رہے مختلف منصوبوں کی زمینی حقیقت کو ظاہر کررہے ہیں، وہیں سماجی شعبے کی اسکیموں کے نفاذ میں بھی تیزی آرہی ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے ایک ٹھوس اور موثر خاکہ بنا کر چوپالوں کا اہتمام کیا جارہا ہے اور چوپالوں سے پہلے دیہاتوں میں صفائی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور چوپالوں کی زیادہ سے زیادہ تشہیر بھی کی جارہی ہے۔ چوپالوں میں ذاتی مسائل کے علاوہ عوامی مسائل بھی حل کیے جارہے ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گرام چوپالوں کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جائے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت نئے معیارات کے مطابق نئے اہل استفادہ کنندگان کے انتخاب میں گرام چوپال اہم کردار ادا کریں گے۔ ان چوپالوں میں، متعلقہ گرام سبھا کے اہل افراد کے انتخاب/سروے میں شفافیت کا بھی صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نئے اہل افراد کا انتخاب 31 مارچ 2025 تک کیا جانا تھا جس کے لیے آخری تاریخ 30 اپریل 2025 تک بڑھا دی گئی ہے۔ محکمہ دیہی ترقی سے موصولہ اطلاع کے مطابق جمعہ کو ریاست کی 1181 گرام پنچایتوں میں گرام چوپال کا انعقاد کیا گیا، جس میں گاؤں کی پنچایتوں میں ہی 2813 معاملات کو حل کیا گیا۔ ان گرام چوپالوں میں 2813 بلاک سطح کے افسران اور ملازمین اور 5137 گاؤں سطح کے ملازمین موجود تھے اور ان چوپالوں میں 59 ہزار سے زیادہ گاؤں والوں نے حصہ لیا۔ کمشنر دیہی ترقی محکمہ جناب جی ایس پریہ درشی نے بتایا کہ 23 جنوری سے اب تک 1.34 لاکھ سے زیادہ گرام چوپالوں کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں 89.68 لاکھ سے زیادہ دیہاتی موجود تھے اور 4.93 لاکھ سے زیادہ مسائل/مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

جسٹس عبدالمعین نے دارالعلوم دیوبند کا دورہ کیا

دیوبند، 12: اپریل (فیروز خان) الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس عبدالمعین نے دارالعلوم دیوبند پہنچ کر یہاں ذمہ داران سے ملاقات کی اور دارالعلوم دیوبند کی علمی، ملی، سماجی اور ملکی سطح کی خدمات کی تعریف کی۔ جسٹس عبدالمعین نے دارالعلوم دیوبند پہنچ کر مہمان خانہ میں نائب مہتمم مفتی راشد اعظمی اور مفتی سلمان منصور پوری سے ملاقات کی۔ اس دوران علماء نے جسٹس موصوف کو دارالعلوم دیوبند کی عظیم خدمات اور تاریخ سے روبرو کرایا۔ جسٹس عبدالمعین نے بھی دارالعلوم دیوبند اور یہاں کے علماء کی خدمات کی تعریف کی۔ بعد ازیں جسٹس عبدالمعین نے دارالعلوم دیوبند کی قدیم و تاریخی عمارات اور جدید و قدیم لائبریری کا معائنہ کیا اور یہاں موجود تاریخی کتابوں کو عظیم علمی ورثہ قرار دیا اور کہا کہ انکا یہ نجی دورہ ہے، عرصہ سے ان کی دارالعلوم دیوبند آنے کی خواہش تھی آج یہاں آکر علماء سے ملاقات کر کے کافی خوشی محسوس ہوئی۔ اس دوران ناظم کتب خانہ مولانا شفیق الرحمن، پیشکار مفتی ریحان قاسمی، شعبہ انگلش کے استاذ مولانا عبد الملک اور مہمان خانہ کے ناظم مولانا مقیم الدین نے مہمانوں کو دارالعلوم دیوبند کا معائنہ کرایا اور مکمل معلومات فراہم کرائی۔ اس موقع ضلع جج تردن سکسینہ ضلع جج محمد احمد، پرنسپل جج فیملی کورٹ دیویندر کمار، جوڈیشیل جج امریندر سنگھ، ضلع جج دیوبند ونیت واشوانی، سی او روی کانت پراشر اور دیوبند کوتوالی انچارج انسپکٹر بینو چودھری کے علاوہ کثیر تعداد میں پولیس فورس موجود رہی۔

شوہر کی قاتل مسکان کا الٹراساؤنڈ سے کھلا بڑا راز، سوربھ کے قتل سے پہلے ہی تھی حاملہ

میرٹھ: 12 اپریل (پی این ایس) اترپردیش کے میرٹھ میں جمعہ کے روز اپنے شوہر سوربھ کی قاتل مسکان کا الٹراساؤنڈ کیا گیا۔ مسکان کے حمل کی تصدیق کے بعد جیل انتظامیہ نے میڈیکل کالج میں اس کا الٹراساؤنڈ کرایا۔ الٹراساؤنڈ رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ مسکان پانچ سے سات ہفتوں کی حاملہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے شوہر سوربھ راجپوت کے قتل سے پہلے ہی حاملہ تھی۔ ضلع جیل میرٹھ کے سینئر جیل سپرنٹنڈنٹ ویریش راج شرما نے میڈیا کو بتایا کہ گائناکالوجسٹ کے مشورہ پر مسکان کا الٹراساؤنڈ کیا گیا ہے۔ الٹراساؤنڈ کے لیے مسکان کو سخت سکیورٹی میں جیل سے میڈیکل کالج لے جایا گیا۔ وہ تقریباً دو گھنٹے جیل سے باہر رہی۔ الٹراساؤنڈ رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ مسکان پانچ سے سات ہفتوں کی حاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گائناکالوجسٹ کے مشورے پر کارروائی کی جاتی ہے۔ جیل قوانین کے مطابق حاملہ خواتین کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جو بھی دوائیں درکار ہوں گی وہ گائناکالوجسٹ کے مشورے سے دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ الٹراساؤنڈ اور دیگر ٹیسٹ ڈاکٹر کے مشورے پر کیے جائیں گے۔ مسکان کو جیل کی بیرک میں رکھا جائے گا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سوربھ قتل کیس کی کلیدی ملزم مسکان جیل میں ہے۔ حال ہی میں اس کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔ اس کے بعد جیل انتظامیہ نے ضلع اسپتال سے ڈاکٹروں کو بلایا۔ 7 اپریل کو ڈاکٹر کول نے ڈسٹرکٹ جیل میں اس کا ٹیسٹ کیا جس میں اس کے حمل کی تصدیق ہوئی۔ جیل مینول کے مطابق پیدائش کے بعد بچہ چھ سال تک جیل کے احاطے میں اپنی ماں کے ساتھ بیرک میں رہ سکتا ہے۔

ممتاز پی جی کالج لکھنؤ میں فزکس والا اور کیریئر گائیڈنس انفارمیشن سینٹر کے اشتراک سے کیریئر گائیڈنس پروگرام کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ۔ ممتاز پی جی کالج لکھنؤ میں 12 اپریل 2025 کو ایک اہم اور معلوماتی کیریئر گائیڈنس پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا اہتمام کالج کے فعال "کیریئر گائیڈنس انفارمیشن سینٹر" نے ہندوستان کے معروف تعلیمی پلیٹ فارم "فزکس والا" (Physics Wallah) کے اشتراک سے کیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلبہ و طالبات کو تعلیمی و پیشہ ورانہ زندگی میں بہتر رہنمائی فراہم کرنا، ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا، اور انہیں مختلف میدانوں میں موجود مواقع سے روشناس کرانا تھا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے کی، جب کہ مہمان خصوصی کے طور پر فزکس والا سے آئے ہوئے ماہرین تعلیم اور کیریئر کنسلٹنٹس نے شرکت کی۔ جس کے بعد کالج کے انفارمیشن کاؤنسلنگ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد عمران خان نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ اس موقع پر فزکس والا کی ٹیم نے ایک پراثر پریزنٹیشن پیش کی، جس میں انہوں نے طلبہ کو موجودہ تعلیمی رجحانات، مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری، اور سمارٹ اسٹڈی تکنیک کے بارے میں مفصل معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے NEET، JEE، UPSC، CUET، SSC، اور دیگر اہم قومی سطح کے امتحانات کے حوالے سے مفید نکات پر روشنی ڈالی۔ ٹیم نے بتایا کہ کس طرح طلبہ اپنی دلچسپی کے میدان کا انتخاب کرتے ہوئے ایک واضح لائحہ عمل ترتیب دے سکتے ہیں۔ طلبہ کے ساتھ ایک انٹرایکٹو سیشن بھی منعقد کیا گیا جس میں انہوں نے کھل کر سوالات کیے، اپنی الجھنوں کا اظہار کیا اور ماہرین سے رہنمائی حاصل کی۔ پروگرام میں طلبہ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہیں نہ صرف نئے مواقع کے بارے میں جاننے کا موقع ملا بلکہ ان کے اندر خود اعتمادی اور منزل کے حصول کا جذبہ بھی بیدار ہوا۔ کالج کے پراکٹر پروفیسر محمد سلمان خان ندوی نے اختتامی کلمات میں فزکس والا کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے پروگرامز نہایت ضروری ہیں تاکہ طلبہ تعلیم کو صرف ڈگری حاصل کرنے کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ ایک مکمل پیشہ ورانہ سفر کی تیاری کریں۔ انہوں نے کیریئر گائیڈنس انفارمیشن سینٹر کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ مرکز طلبہ کی رہنمائی کے لیے مسلسل سرگرم ہے اور آئندہ بھی ایسے بامقصد پروگرامز کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ پروگرام کے اختتام پر طلبہ کے لیے مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، منزل کا تعین کریں اور مستقل مزاجی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ مجموعی طور پر یہ پروگرام نہایت کامیاب، مفید اور بیداری پیدا کرنے والا ثابت ہوا جس نے طلبہ کو نئی سمت عطا کی۔

بریلی فائرنگ واقعہ: جسم میں گولی پلانٹ کرانے والی شمولی سمیت تینوں ملزمان بھیجے گئے جیل

بریلی: 12 اپریل (پی این ایس) بریلی کے ایک عوامی نمائندے اور اس کے بیٹے کو جیل بھجوانے کے لیے جھولا چھاپ کی مدد سے اپنے کندھے میں گولی پلانٹ کرانے والی خاتون شمولی کو شک سیاسی کھیل کا مہرہ ہوسکتی ہے۔ مسلسل دوسری بار ایسی کوشش کرنے والی خاتون کے بارے میں سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ شک کی وجہ سے پولس بھی ہر نکتہ پر چھان بین کررہی ہے۔ دوسری جانب خاتون سمیت تینوں ملزمان کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ سال 2023 میں شمولی کو شک نے نامعلوم افراد پر عصمت دری کا الزام لگاتے ہوئے تھانے میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ عدالت میں اپنے بیان کے دوران انہوں نے عوامی نمائندے کا نام لے کر سنسنی پیدا کردی تھی۔ تب بھی اس معاملے میں سیاسی سازش کا شبہ تھا۔ شاملی کی سازش نے شہر کی سیاست میں ایک بار پھر ہلچل مچادی ہے۔ ذرائع کے مطابق میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں پچھلے کچھ عرصے سے شہ مات کا کھیل جاری ہے۔ شہر کے ایک حکمران پارٹی کے لیڈر کے خاندان کا ایک فرد کارپوریشن میں ٹھیکیدار ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کارپوریشن کے کام میں اہمیت نہ ملنے کی وجہ سے عوامی نمائندے نے خفیہ طور پر دوسرے لیڈر سے دشمنی پیدا کرلی ہے۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी
Maulana Azad National Urdu University
ACCREDITED WITH GRADE A+ NAAC
وزارت تعلیم، حکومت ہند کے تحت ایک مرکزی جامعہ
گچی باؤلی، حیدرآباد 500 032، تلنگانہ

اعلان داخلہ 2025-26

یونیورسٹی میں تعلیمی سال 2025-26 کے لیے مرکزی کیمپس حیدرآباد اور دیگر سٹیلائٹ کیمپسوں، کالجز آف ٹیچر ایجوکیشن (سی ٹی ایز) اور پالی ٹیکنکس کے ریگولر پروگرامس پی ایچ ڈی، پوسٹ گریجویشن، بی ٹیک، بی ایڈ، بی اے ایل ایل بی (آنرس)، ایل ایل بی اور پی جی ڈپلوما/ایڈوانسڈ ڈپلوما/ڈپلوما/سرٹیفکیٹ پروگرامس میں داخلے کے لیے آن لائن درخواستیں مطلوب ہیں۔

آن لائن درخواستوں کے ادخال کی آخری تاریخ

انٹرنس ٹسٹ کے ذریعہ داخلے 13.05.2025

پی ایچ ڈی پروگرام: اردو، عربی، انگریزی، ہندی، فارسی، مطالعات ترجمہ؛ مطالعات نسواں، نظم ونسق عامہ، سیاسیات، سوشل ورک، اسلامک اسٹڈیز، تاریخ، معاشیات، سوشیالوجی، دکن اسٹڈیز؛ تعلیم؛ صحافت و ترسیل عامہ؛ مینجمنٹ، کامرس؛ ریاضی، طبعیات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات، الائیڈ ہیلتھ سائنسس (ایم ایل ٹی)، کمپیوٹر سائنس؛ اردو ثقافتی مطالعات، تقابلی ادب، قانون، سماجی شمولیتی پالیسی، مدرسہ میں زبان کی تدریس
پوسٹ گریجویٹ پروگرام: ایم بی اے؛ ایم سی اے، ایم ٹیک (کمپیوٹر سائنس)، ایم ایڈ اور ماسٹر آف لاء (ایل ایل ایم)،
انڈر گریجویٹ پروگرام: بی ٹیک (کمپیوٹر سائنس)، بی ٹیک (سی ایس) (لیٹرل انٹری)، بی ٹیک (سیول انجینئرنگ انڈر سیلف فینانس ریگولر موڈ)، ایل ایل بی، بی اے ایل ایل بی (آنرس) اور بی ایڈ
پیشہ ورانہ ڈپلوما: ایلمنٹری ایجوکیشن (ڈی ایل ایڈ)؛ پالی ٹیکنک-ڈپلوما ان انجینئرنگ (سیول، کمپیوٹر سائنس، الیکٹرانکس اینڈ کمیونی کیشن، انفارمیشن ٹکنالوجی، میکانیکل، الیکٹریکل و الیکٹرانکس، آٹوموبائل اینڈ اپیرل ٹکنالوجیز)، اور پالی ٹیکنیک-ڈپلوما لیٹرل انٹری

میرٹ کے ذریعہ داخلہ 04.06.2025

پوسٹ گریجویٹ پروگرام: ایم اے (اردو، انگریزی، ہندی، عربی، فارسی، مطالعات ترجمہ، مطالعات نسواں، نظم ونسق عامہ، سیاسیات، اسلامک اسٹڈیز، تاریخ، معاشیات، سماجیات، لیگل اسٹڈیز)، ایم ایس ڈبلیو (سوشل ورک)، صحافت و ترسیل عامہ، ایم اے جے ایم سی (لیٹرل انٹری)، ایم کام اور ایم ایس سی (ریاضی، طبعیات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات)، ایم ووک (میڈیکل لیباریٹری ٹیکنالوجی)، ایم ووک (میڈیکل امیجنگ ٹیکنالوجی) اور **پی جی ڈپلوما ان ٹیچنگ انگلش (کل وقتی)**،
پی جی ڈپلوما پروگرام (جز وقتی): فنکشنل اردو، ہندی اور ٹرانسلیشن، پروفیشنل عربک، ٹرانسلیشن؛ **ڈپلوما پروگرام (جز وقتی):** اردو، عربی، فارسی، پشتو، فرانسیسی، روسی، اسلامک اسٹڈیز، تلگو، ترکی، خوشخطی اور تحسین غزل اور **ایڈوانسڈ ڈپلوما ان پشتو**
سرٹیفکیٹ پروگرام (جز وقتی): پروفیشنسی ان عربک، فارسی، پشتو، فرانسیسی، روسی، تلگو، کشمیری، ترکی
سرٹیفکیٹ پروگرام ان فیشن ٹیکنالوجی: حیدرآباد، لکھنؤ، کڑپہ اور وارانسی، **ڈپلوما اینڈ بی ایس سی ان فیشن ٹیکنالوجی:** حیدرآباد اور کڑپہ
سرٹیفکیٹ پروگرام ان انٹیریئر ڈیزائن: حیدرآباد، لکھنؤ اور کڑپہ **ڈپلوما اینڈ بی ایس سی ان انٹیریئر ڈیزائن:** حیدرآباد اور کڑپہ

نوٹ:
- تمام درخواست گزاروں کے لیے لازمی ہے کہ وہ کم از کم دسویں/بارہویں/گریجویشن میں اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرچکے ہوں یا بحیثیت زبان/مضمون اردو کامیاب ہوں یا یونیورسٹی کے منظور کردہ مماثل مدرسہ کورسز جن کا ذریعہ تعلیم اردو ہو، کامیاب ہوں۔ سوائے زبانوں کے، تمام پروگراموں کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔
- تمام پروگراموں میں داخلے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے صدر مرکز حیدرآباد پر دستیاب ہیں الا یہ کہ علاحدہ تذکرہ کیا گیا ہو۔

1. **لکھنؤ کیمپس:** اردو، انگریزی، عربی، ہندی اور فارسی میں ایم اے اور انگریزی، اردو، عربی و فارسی میں پی ایچ ڈی پروگرام۔
2. **سری نگر کیمپس:** معاشیات، اسلامک اسٹڈیز، ویمن اسٹڈیز، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں ایم اے؛ اردو، انگریزی، اسلامک اسٹڈیز، معاشیات اور فارسی میں پی ایچ ڈی
3. **سی ٹی ای بھوپال (مدھیہ پردیش):** بی ایڈ، ایم ایڈ اور پی ایچ ڈی ان ایجوکیشن، **4. سی ٹی ای دربھنگہ (بہار):** بی ایڈ، ایم ایڈ، ایل ایل ایم اور پی ایچ ڈی ان ایجوکیشن
5. **سی ٹی ای سری نگر (جموں و کشمیر)، آسنسول (مغربی بنگال)، سنبھل (اترپردیش)، نوح (ہریانہ)، بیدر (کرناٹک) اور سمبھاجی نگر (اورنگ آباد، مہاراشٹرا):** بی ایڈ
6. **پالی ٹیکنک انجینئرنگ ڈپلوما:** سیول انجینئرنگ؛ کمپیوٹر سائنس انجینئرنگ، الیکٹرانکس اینڈ کمیونی کیشن انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ڈپلوما (حیدرآباد، تلنگانہ) سیول انجینئرنگ؛ کمپیوٹر سائنس انجینئرنگ، الیکٹرانکس اینڈ کمیونی کیشن انجینئرنگ کے ڈپلوما (دربھنگہ۔ بہار اور بنگلورو۔ کرناٹک)؛ سیول انجینئرنگ، میکانیکل انجینئرنگ، الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانکس انجینئرنگ اور اپیرل ٹکنالوجیز انجینئرنگ (کڑپہ۔ آندھرا پردیش)؛ سیول انجینئرنگ، میکانیکل انجینئرنگ، الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانکس انجینئرنگ اور آٹوموبائل انجینئرنگ (کٹک ۔ اڈیشہ) پر دستیاب ہیں۔

درخواستیں صرف آن لائن ہی قبول کی جائیں گی۔ تمام پروگراموں کے لیے ای۔ پراسپکٹس اور آن لائن درخواست فارم داخلوں کی آخری تاریخ تک یونیورسٹی ویب پورٹل https://manuu.edu.in/Regular-Admissions پر دستیاب رہیں گے۔ تفصیلات یا کسی وضاحت کے لیے نظامت داخلہ کو admissionsregular@manuu.edu.in پر ای میل کریں۔ عمومی رہنمائی کے داخلہ ہیلپ ڈیسک کو 040-23006612 ایکسٹنشن 1801 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔
ایس سی/ایس ٹی/او بی سی/معذور/ای ڈبلیو ایس امیدواروں کے مختلف پروگراموں میں داخلے کیلئے تحفظات حکومت ہند کے ضوابط کے مطابق رہیں گے۔ یونیورسٹی میں ہاسٹل کی محدود گنجائش فراہم ہے۔
نوٹ: اردو یونیورسٹی کی طرف سے پیش کردہ 4YUG اور ITEP پروگراموں میں داخلے کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹیسٹ (CUET-2025) اور نیشنل کامن انٹرنس ٹیسٹ (NCET-2025) کے ذریعے ہوتے ہیں جو نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے ذریعے منعقد کیے جاتے ہیں۔

تاریخ: 11/اپریل 2025
www.manuu.edu.in
رجسٹرار، مانو

اودھ نامہ

نوبت ایں جا رسید

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حالیہ دہائی میں ہندوستان کی فضا قدرے مکدّر ہوئی ہے۔ بالخصوص اقلیت مسلم طبقے میں عدم تحفظ کا خوف گہرا ہوا ہے۔ جمہوری قدریں پامال ہوئی ہیں۔ امتیازی سلوک اور آئین کی خلاف ورزی عام روش اختیار کرگئی ہے۔ اب مقننہ اور عدلیہ کے درمیان بھی رسہ کشی کا ماحول بڑھنے لگا ہے اور عدلیہ کے حکم ناموں کی دھجیاں بھی بے خوف اڑائی جارہی ہیں۔ عدالتِ عظمیٰ کی جانب سے حکومت وقت کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ مختلف ریاستی حکومتیں عدلیہ کے حکم نامے پر عمل نہیں کررہی ہیں لیکن باوجود اس کے مرکزی حکومت خاموش ہے۔ اس کی خاموشی ریاستوں کے کے لئے وردان ثابت ہورہی ہے۔ یہاں پر ایک کہاوت یاد آتی ہے "سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا"۔

اس طرح کے حالات پر بین الاقوامی سطح کی کئی تنظیموں نے تشویش کا اظہار کیا ہے اور بالخصوص تحفظ حقوق انسانی کے لئے کام کرنے والی قومی اور بین الاقوامی تنظیموں نے بھی فکر مندی ظاہر کی ہے اور انصاف پسند شہریوں کی طرف سے اس طرح کے خوف وہراس کے خلاف آواز بھی بلند کی جارہی ہے۔ مگر افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ ان انصاف پسندوں کی آواز کو نہ صرف صدا بہ صحرا ثابت کیا جا رہا ہے بلکہ ان پر ظلم وستم بھی ڈھایا جارہا ہے اور انہیں طرح طرح سے پریشان کیا جا رہا ہے۔ مگر اس تلخ سچائی کو بھی قبول کرنا ہوگا کہ اس طرح کے حالات صرف موجودہ حکومت کی دین نہیں ہے بلکہ اس طرح کی زمین تیار ہونے میں ایک صدی لگی ہے۔ موجودہ حکومت نے اس فضا کا فائدہ اٹھایا ہے جسے اس سے پہلے کی حکومتوں نے تیار کیا ہے۔ طرہ یہ کہ وہ جماعتیں اب اپوزیشن میں ہیں اور حکومت کی اس پالیسی یا نظام حکومت کی مخالفت کررہی ہیں۔

جب انگریزوں کو یہ پوری طرح احساس ہوگیا کہ اب ان کی حکومت جلد ہی جانے والی ہے اور انھیں ہندوستان چھور کر جانا ہی ہوگا تو انھوں نے ملک میں مذہب کی دیوار کھڑی کرنے اور devide and rule "پھوٹ ڈالو راج کرو" کی پالیسی بنائی تھی، جسے اس وقت ہمارے اکابرین نے فوراً سمجھ لیا اور اس کا سدِ باب کرنے کے لئے اور، قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے طرح طرح کے اقدامات کئے گئے۔ اور انگریز اپنی سازش میں ناکام ہوئے لیکن اس نے اس ملک میں کچھ ایسی تنظیموں کو پھلنے پھولنے کا موقع دے دیا دیا جو ایک طرف انگریزی حکومت کے معاون رہے تو دوسری طرف ملک میں فرقہ پرستی کو پروان چڑھانے کی مہم میں دن رات سرگرداں رہے۔ آج جس تنظیم نے اس ملک کو موجودہ حالات تک پہنچایا ہے وہ اس کی ایک دو دنوں کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس کے ایک صدی کے جہد مسلسل کا ثمرہ ہے۔ وہ کوئی ایک واحد تنظیم نہیں ہے بلکہ ان کی سینکڑوں ذیلی شاخیں ہیں جو مسلسل ایک صدی سے اپنے اغراض ومقاصد کے تحت خاموشی سے کام کرتے اور نظریہ سازی کرتے آرہے ہیں۔ ان کا میدانِ عمل سیاسی، سماجی، مذہبی، اقتصادی، تعلیمی، ثقافتی رہا ہے اور ہر شعبے میں بڑی ہی سنجیدگی سے اس تنظیم نے کام کیا ہے۔ مثلاً تعلیمی شعبے میں ایک ایسا انقلاب برپا کیا ہے کہ آج اس تنظیم کے افکار ونظریات کو فروغ دینے والے تعلیمی اداروں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اسی طرح سیاسی، سماجی، مذہبی اور اقتصادی شعبے میں بھی اس تنظیم نے بڑی سنجیدگی سے کام کیا ہے اور اپنے نظریات کی جڑوں کو مضبوط کیا ہے۔

اس تنظیم نے سب سے بڑا کارنامہ یہ انجام دیا ہے کہ ملک میں سناتنی افکار ونظریات کو مستحکم کیا ہے اور مختلف طبقے کو ہندوتو کے نام پر متحد کیا ہے۔ جس کا سب سے زیادہ نقصان بہوجن سماج پارٹی کا ہوا اور ایک راشٹریہ سطح کی پارٹی اور اتر پردیش میں چار مرتبہ حکومت بن چکی پارٹی آج انہایت قابل رحم حالت میں پہونچ چکی ہے۔ کانگریس کے ووٹرس بھی منتقل ہوگئے ہیں اور سماج وادی کا یادو ووٹ بھی ادھر ہی کھسک چکا ہے۔ رہ گیا مسلم ووٹ تو اسے بھی نہایتا کامیاب حکمت عملی کے ساتھ منتشر کردیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سب سے زیادہ دلت اور قبائلی طبقے میں اس تنظیم کی پینچ مضبوط ہوئی ہے اور اس کے ذہن کو زہر آلود بنایا گیا ہے۔

حقیقت یہ بھی ہے کہ اس کے مقابل ہماری تنظیموں اور اداروں کی کارکردگی نہایت مایوس کن رہی ہے، بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ ایک صدی پہلے جو ہماری تنظیم قائم ہوئی تھی ان کی شاخوں میں اضافہ ہونے کی بات تو دور رہی، خود وہ تنظیم تین تیرہ ہوکر رہ گئی۔ اسلامی شعار کے درس سینے والے، لمبی لمبی تقریریں کرنے والے، اتحاد کی دعوت دینے والے اور مشترکہ امور پر ایک پلیٹ فارم پر آنے کی بات کرنے والے خود بدعملی کے شکار ہوئے اور ہمارا اتحاد پارہ پارہ ہوکر رہ گیا۔ فرقہ، مسلک اور ذات برادری کے نام پر سیاست کا طوفان اس قدر بڑھا کہ ایک خدا اور ایک کتاب اور ایک رسول کو ماننے والے ایک نہیں رہ سکے اور سماجی تانے بانے بھی ٹوٹ کر بکھر گئے۔ اور نوبت ایں جا رسید کہ ایک برادری کے لوگ دوسری برادری کے محلوں میں چین وسکون سے نہیں رہ سکتے۔ ذاتی مفاد نے اجتماعیت کے شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیا۔ ایک مکتبۂ فکر دوسرے مکتبۂ فکر کے لوگوں کو مسلمان تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ یہی دیکھ لیجئے کہ اس وقت پورے ملک میں اوقاف قانون کے خلاف آواز بلند ہورہی ہے، ہمارے ساتھ ہمارے برادرِ وطن بھی کھڑے ہیں لیکن اس وقت بھی پسماندہ اور غیر پسماندہ کی سیاست ہورہی ہے اور ہماری صفوں میں دراڑیں پیدا ہورہی ہیں۔ اور ایک طبقہ وقف قانون کی حمایت میں کھڑا ہے۔☆

وقف ایکٹ کی مخالفت کرنے والوں پر شکنجہ

معصوم مرادآبادی

وقف ترمیمی قانون کے خلاف مسلمانوں کا غم وغصہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ کشمیر سے کنیا کماری تک مسلمان سراپا احتجاج ہیں اور وہ اس قانون کو واپس لینے تک احتجاج جاری رکھنے کا قصد کئے ہوئے ہیں۔ ملک کی سبھی ریاستوں میں مظاہرے اور احتجاجی دھرنے ہورہے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو بھی نماز جمعہ کے بعد ممبئی، کلکتہ، لکھنؤ، حیدرآباد، سری نگر اور جے پور میں مظاہرین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس قانون کو واپس لے جس سے مسلمانوں کے دستوری ومذہبی حقوق پامال ہوئے ہیں۔ مظاہرین نے اس سیاہ قانون کی واپسی تک احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے پہلے مرحلہ میں 10/اپریل سے 7/جولائی 2025 تک مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف ملک گیر احتجاج کو دیکھ کر 2020 میں شہریت ترمیمی قانون کے خلاف شروع کی گئی بے نظیر مہم کی یاد آتی ہے، جس نے حکومت کے ہاتھ پاؤں پھلا دیئے تھے اور اس تحریک کو کچلنے کے لیے اس نے تمام غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات کا سہارا لیا تھا۔ اب ایک بار پھر سرکاری مشنری اسی انداز میں سرگرم دکھائی دے رہی ہے۔

ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں ان لوگوں کو لاکھوں روپے کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں جنھوں نے وقف ترمیمی بل کے خلاف اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے پرامن احتجاج کیا تھا۔ سرکاری مشنری اور پولیس کے ہاتھ اس حد تک پھولے ہوئے ہیں کہ اس نے ان لوگوں کو بھی نہیں بخشا ہے جنھوں نے الوداع کی نماز میں اپنے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھی تھیں۔ مغربی یوپی کے شہر مظفرنگر میں ایسے 300 لوگوں کو نوٹس بھیج کر کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ 16/اپریل کو عدالت میں حاضر ہوں۔ اتنا ہی نہیں ان لوگوں کو دو دو لاکھ روپے کے مچلکہ کا بھی پابند کیا گیا ہے۔ ان لوگوں پر ماحول خراب کرنے، دوسروں کو اکسانے اور امن کو بگاڑنے جیسے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے مسلمانوں سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے الوداع کی نماز اپنے بازوؤں پر کالی پٹی باندھ کر ادا کریں۔ اس اپیل کا ملک گیر سطح پر اثر ہوا، لیکن اب اتر پردیش پولیس نے ایسے لوگوں پر شکنجہ کسنا شروع کردیا ہے جنھوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اپیل پر عمل کرتے ہوئے اپنے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھی تھیں۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ انھوں نے کسی قسم کے تشدد یا اشتعال انگیزی میں حصہ نہیں لیا، اس کے باوجود ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ پولیس نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ معروف سماجی کارکن عظمیٰ پروین اور مشہور شاعر منور رانا مرحوم کی بیٹی سمیہ رانا کو بھی دس دس لاکھ کا نوٹس دیا گیا ہے۔ سمیہ رانا نے جب اس غیر آئینی نوٹس کو وصول کرنے سے انکار کیا تو اسے واٹس ایپ کے ذریعہ ان تک پہنچایا گیا۔ سمیہ رانا کا کہنا ہے کہ "یوپی پولیس کی تاناشاہی حد سے تجاوز کرچکی ہے۔ نوٹس پوری طرح غیر قانونی اور غیر آئینی ہے، ہم اس کے خلاف ہائی کورٹ جائیں گے۔"

سبھی جانتے ہیں کہ وقف ترمیمی ایکٹ کے معاملے میں گیند اب ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ کے پالے میں ہے۔ سپریم کورٹ میں اب تک اس بل کے خلاف ایک درجن سے زائد عرضیاں دائر کی جاچکی ہیں، جنھیں قبول کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے سماعت کے لیے آئندہ 15/اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف دائر کی گئی عرضیوں پر حکومت نے کیوٹ داخل کرکے سپریم کورٹ سے کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں کسی بھی قسم کا حکم جاری کرنے سے پہلے اس کا موقف بھی سنا جائے۔

حکومت اس متنازعہ قانون کو نافذ کرنے کے لیے ایڑی سے چوٹی تک زور لگارہی ہے۔ نہ صرف سرکاری مشنری اس میں پوری طرح سرگرم ہے بلکہ سنگھ پریوار کی مختلف تنظیمیں بھی اس کام میں مصروف ہیں۔ اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ کسی بھی طرح یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ حکومت نے وقف ایکٹ میں ترمیم کرکے مسلمانوں کے حق میں انقلابی قدم اٹھایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود وزیراعظم نریندر مودی نے ایک انٹرویو کے دوران کہا ہے کہ 'وقف (ترمیمی) ایکٹ سماجی انصاف کی سمت میں ان کی سرکار کی طرف سے اٹھایا گیا ایک ٹھوس قدم قرار دیا ہے۔" ان کا کہنا ہے کہ 'وقف کا پرانا قانون 2013 میں زمین مافیاؤں اور انتہا پسند مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ "پارلیمنٹ میں اس موضوع پر ہوئی بحث کے دوران 'تشٹی کرن' کی سیاست دیکھنے کو ملی۔" وزیراعظم نے اسی پر ہی بس نہیں کیا بلکہ انھوں نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ بھی کہا کہ '1947 میں ملک کی تقسیم کے پیچھے بھی اسی طرح کا رویہ تھا، جب کانگریس کے کچھ لیڈروں نے کٹر پنتھی نظریہ کو بڑھاوا دیا، حالانکہ عام مسلمان اس سے متفق نہیں تھے۔"

وزیراعظم کے مذکورہ بیان پر ایک طویل تبصرہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ انھوں نے ایک ہی سانس میں کئی ایسی باتیں کہی ہیں جو کسی بھی طرح درست نہیں ہیں۔ ہم یہاں صرف ان کے اس بیان کا جواب دینا چاہیں گے جس میں انھوں نے 2013 کے وقف ترمیمی ایکٹ کو انتہا پسند مسلمانوں اور زمین مافیا کو خوش کرنے والی بات کہی ہے۔ 2013 کے وقف ایکٹ میں جو ترمیمات کی گئی تھیں ان میں اور موجودہ ترمیمات میں بنیادی فرق یہ ہے کہ وہ ترامیم وقف سے متعلق تمام لوگوں سے صلاح ومشورہ کرکے کی گئی تھیں جبکہ وقف ایکٹ 2025 پوری طرح ایک جابرانہ ایکٹ ہے جس میں نہ تو مسلمانوں کے کسی گروپ سے کوئی صلاح مشورہ کیا گیا ہے اور نہ ہی وقف کے ماہرین سے کوئی رائے لی گئی ہے۔ یہ ایک طرح سے مسلمانوں پر تھوپا گیا جابرانہ قانون ہے جس میں وقف کی روح پوری طرح فنا کردی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے پورے ملک میں مسلمان اس ایکٹ کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ حکومت ان لوگوں کو ہر ممکن طریقہ سے ہراساں کرنے کی کوشش کررہی ہے جو اس جابرانہ قانون سازی کے خلاف پرامن احتجاج کررہے ہیں۔ ملک کا قانون ہر شہری کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لیے جمہوری طریقوں سے پرامن احتجاج کرے، لیکن بی جے پی سرکاروں میں جمہوریت کا کس حد تک گلا گھونٹ دیا گیا ہے، اس کا اندازہ اتر پردیش سرکار کے ان جابرانہ اقدامات سے ہوتا ہے، جو وہ وقف ایکٹ کے خلاف بلند ہونے والی آوازوں کو کچلنے کے لیے کررہی ہے۔ گویا اس ملک میں اب اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرنا بھی ایک جرم ہوگیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی جمہوری ملک میں نہیں بلکہ کسی آمریت کے باشندے ہیں جہاں سانس لینے کے لیے بھی حکومت کی اجازت درکار ہوگی۔

گزشتہ چندروز کے دوران اتر پردیش پولیس اور سرکاری مشنری کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لیں تو واضح ہوگا کہ ہم ایک تاریک سرنگ میں داخل ہوچکے ہیں۔ سپریم کورٹ نے درست ہی کہا ہے کہ اتر پردیش میں قانون کی حکمرانی کا مکمل خاتمہ ہوگیا ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ کا یہ تبصرہ پولیس مظالم سے متعلق ایک دوسرے مقدمہ میں آیا ہے، لیکن اگر آپ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف پرامن احتجاج کرنے والوں کے ساتھ اتر پردیش پولیس کے ظالمانہ اور قطعی غیر جمہوری اقدامات کا جائزہ لیں تو محسوس ہوگا کہ وہاں پولیس واقعی پوری طرح بے لگام ہوچکی ہے اور اس نے قانون اور آئین کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

حرف آخر

وقف ترمیمی قانون کے خلاف جہاں مسلمان پورے ملک میں پرامن احتجاج کررہے ہیں وہیں مغربی بنگال سے کچھ تشویش ناک خبریں موصول ہوئی ہیں۔ یہاں وقف قانون کے خلاف احتجاج نے تشدد کی راہ اختیار کرلی ہے۔ مرشدآباد میں مظاہرین نے پولیس کو نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ بنگال کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی پہلے ہی کہہ چکی ہیں کہ وہ اپنی ریاست میں وقف ترمیمی قانون کو نافذ نہیں کریں گی۔ اس سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وقف بل پر بحث کے دوران ترنمول کے ممبران نے مسلمانوں کے موقف کی تائید کی تھی۔ اس لیے مغربی بنگال میں اس قسم کا تشدد کسی بھی حالت میں درست نہیں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس احتجاج میں کچھ کالی بھیڑیں شامل ہوگئی ہوں، جو مسلمانوں کو بدنام کرنا چاہتی ہوں۔ مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ احتجاج پٹری سے نہ اتر سکے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

زعفرانی لینڈ مافیا: مندر، مسجد، گرجا اور بودھ وہار کو خطرہ

ڈاکٹر سلیم خان

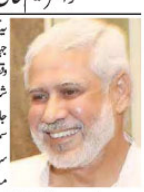

یہ حسنِ اتفاق ہے کہ جہاں ملک بھر میں وقف بل کو لے کر شدید بے چینی پائی جارہی ہے وہیں سمراٹ اشوک کی سرزمین بہار میں بدھ مت کے پیروکار مقدس مہابودھی وہار پر ہندو کنٹرول کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ بودھ گیا میں احتجاج کرنے والے مظاہرین کا دعویٰ ہے کہ ہندو رسومات بدھ مت کے اصولوں کی خلاف ہیں اس لیے وہار کا مکمل اختیار بودھ سماج کو دیا جائے۔ مہابودھی وہار کا انتظام وانصرام 1949 کے بودھ گیا ٹیمپل ایکٹ کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس کے آٹھ رکنی کمیٹی میں ہندو اور بودھ نمائندوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے، تاہم بودھ رہنما اس قانون کو غیر منصفانہ قرار دے کر مندر کے مکمل انتظامی کنٹرول کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے یہ تنازع اس وقت شروع ہوا جب سولہویں صدی میں ہندوؤں نے مندر پر کنٹرول حاصل کرلیا تھا۔ اس کے بعد سے خودساختہ بودھ گیا مہانے وہار کے دفاع اور تحفظ کی ذمہ داری از خود اپنے اوپر اوڑھ لی اور اس کے تحفظ کی آڑ میں بودھوں کے سب سے مقدس عبادتگاہ پر غاصبانہ قبضہ کرلیا۔

اس معاملے میں حقیقت بالکل ہی برعکس ہے کیونکہ اس بودھ وہار کے تشخص کو انہیں ہندوؤں سے خطرہ لاحق رہا ہے۔ ماضی میں جن لوگوں نے مہابودھی وہار (گیا) کی حفاظت کا ڈھونگ کرکے اسے نگل لیا اب وقف املاک کے محافظ بن کر سامنے آئے ہیں اس لیے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ان کی نیت اور ارادے کیا ہیں؟ سپریم کورٹ میں معلقیہ ہندو بودھ تنازع حتمی فیصلے کا منتظر ہے۔ بودھ راہبوں نے گزشتہ ماہ اس معاملے میں بھوک ہڑتال کی تو پولیس نے انہیں زبردستی ہٹا دیا۔ مظاہرین کا الزام تھا کہ ہندو اکثریت کے زیر سایہ حکومت بدھ مت کے حقوق کو نظرانداز کررہی ہے۔ ہندو سادھو سنتوں کا معاملہ بڑا دلچسپ ہے۔ وہ خود تو ایودھیا سے لے کر کاشی، متھرا اور اب سنبھل تک جی بھر کے سیاست کرتے ہیں مگر مسلمان یا بدھ مت کے ماننے والے اپنے حقوق کی خاطر میدانِ عمل میں آئیں تو ان کے احتجاج کو سیاسی قرار دے کر مسترد کردیا جاتا ہے لیکن اس بار ان کی دال نہیں گلے گی کیونکہ اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے پرعزم مظاہرین کی یکجہتی میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔

مرکزی حکومت میں شامل سماجی انصاف کے وزیر مملکت رام داس اٹھاولے نے گزشتہ ماہ مہابودھی مندر ایکٹ کو فوری طور پر منسوخ کرنے کے سلسلے میں پٹنہ جاکر وزیراعلیٰ نتیش کمار سے ملاقات کی تو اس معاملے کی آنچ این ڈی اے کے خیمے تک پہنچ گئی۔ ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (آٹھاولے) کے قومی صدر نے ملاقات کے بعد بتایا کہ میٹنگ کے دوران انہیں مثبت نتائج کا یقین دلایا گیا ہے۔ مودی کے رام راج میں ہندوؤں کے ہاتھوں سے ایک بودھ وہار کا اختیار نکل جانا جسے انہوں نے عملاً مندر بنادیا ہے بی جے پی کے رائے دہندگان کو ناراض کرسکتا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت رام داس اٹھاولے نے اپنے دورے کے بعد یہ بھی کہا تھا کہ وہ بودھ گیا میں مہابودھی مہاوہار کی آزادی کے لیے بھکشوؤں کی جاری تحریک کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اور مہابودھی مندر ایکٹ 1949 کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں ک۔ وزیر موصوف نے گوتم بدھ کے ورثے کو بچانے کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے آکاش لامہ جیسے بدھ بھکشوؤں کی نہ صرف حمایت کی بلکہ اس عملاً شریک ہوئے۔ اٹھاولے نے کہا کہ جب سے ناگارجن سورئی سوسائٹی نے مہابودھی مہاوہار کی آزادی کے لیے تحریک شروع کی ہے، وہ اس تحریک کے ساتھ ہیں۔

ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (اٹھاولے) کا مطالبہ ہے کہ بہار قانون ساز اسمبلی میں "مہابودھی مندر ایکٹ" کو جلد از جلد منسوخ کرے۔ اس مطالبے کو لے کر دہلی میں بھی مظاہرے کا اعلان ہوا تو اس کو کامیاب کرنے کے لے رام داس اٹھاولے نے 5 لاکھ روپے کی فوری امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ ان کے مطابق بدھ مت دلتوں کو انسانی حقوق فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، کیوں کہ یہ مذہب انفرادی وقار اور مساوات پر زور دیتا ہے۔ اس لیے مہابودھی وہار ٹرسٹ کے صدر اور سکریٹری سمیت تمام عہدوں پر صرف بودھ مت کے پیروکاروں کو ہی تعینات کیا جانا چاہیے نیز ٹرسٹ کے تمام ارکان اسی مذہب کے پیروکار ہونے چاہئیں۔ سوال یہ ہے کہ ہندو مندروں اور بودھ وہاروں کا انتظام وانصرام اگر اس مذہب کے ماننے والے ہی کرتے ہوں تو وقف بورڈ میں غیر مسلم کا کیا کام؟ اٹھاولے اس معاملے کو بودھوں تک پہنچایا تو راہل گاندھی نے وقف کو عیسائیوں تک پھیلا دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک رپورٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ وقف کے بعد اب آر ایس ایس کی توجہ چرچ کی زمینوں پر مرکوز ہوگئی ہے۔

راہل گاندھی نے آر ایس ایس کے ترجمان آرگنائزر میں کیتھولک چرچ بمقابلہ وقف بورڈ کے عنوان سے شائع مضمون کا حوالہ دیا۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کیتھولک ادارے ملک میں تقریباً سات کروڑ ہیکٹیئر زمین کی ملکیت کے سبب سب سے بڑے غیر سرکاری زمین دار ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا، "وقف بل اس وقت مسلمانوں کو نشانہ بناتا ہے لیکن مستقبل میں یہ دوسرے اقلیتی طبقات پر بھی حملے کی بنیاد بن سکتا ہے۔ ملک میں ایک جانب مسلم، بودھ اور عیسائی اپنی عبادتگاہوں کے تحفظ میں بیدار ہورہے ہیں اور سکھ اور جین برادریاں بھی ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہو رہی ہیں دوسری جانب ہندو اپنے مندروں میں خود شودروں کو آنے سے روک رہے ہیں اور اگر کوئی بھولا بھٹکا آ بھی جائے تو مندر کے احاطے کو گنگا جل میں گائے کا پیشاب ملا کر مندر کو پاک کررہے ہیں۔ یہ معاملہ اب غیر ہندوؤں یعنی ہیما مالنی یا شودروں تک محدود نہیں ہے بلکہ کنہیا کمار جیسے بھومی ہار یعنی کاشتکار برہمن تک پہنچ چکا ہے۔

بہاری نوجوانوں کا مسائل لے کر جب کاک کمار سڑکوں پر اترے اور بیروزگاری کے خلاف ریاست گیر مہم کے تحت "نقلِ مکانی روکو، روزگار دو" یاترا شروع کی تو بی جے پی بے چین ہوگئی۔ مہم کے دوران انہوں نے سہرسہ ضلع کے بنگاؤں میں بھگوتی استھان مندر کے اندر خطاب کیا تو انہیں روایتی پگڑی اور مالا پہنا کر اعزاز دیا گیا مگر وہاں سے جانے کے بعد وارڈ کونسلر کے نمائندے امت چودھری مندر نے "گنگا جل" سے مندر کو دھویایا۔ اس شرمناک حرکت کا یہ جواز پیش کیا گیا کہ کنہیا اعلیٰ ذات کے تو ہیں مگر ان کے ملک مخالف بیانات کو وہ نہیں بھولے۔ یعنی جے این یو کے متنازعہ بیانات کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ بہار کے سانحہ کو اگر انتخاب سے جوڑ کر نظر انداز کردیں تب بھی راجستھان کے الگڑ میں کانگریس کے دلت رہنما ٹیکا رام جولی کے رام مندر کے پران پرتشٹھا (افتتاحی) میں حصہ لینے کی مخالفت کا کیا کریں گے؟

بی جے پی کے گیان دیو آہوجا نے ٹیکا رام جولی کے مندر میں آجانے سے ناراض ہوکر اسے گنگا جل سے پاک کیا۔ اس شرمناک واقعہ پر راہل گاندھی نے لکھا، 'یہ بی جے پی کی دلت مخالف اور منوادی سوچ کا ایک اور نمونہ! بی جے پی مسلسل دلتوں کی توہین اور آئین پر حملہ کرتی ہے'۔ راہل گاندھی نے وزیراعظم نریندر مودی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ آئین کا احترام ہی نہیں، اس کا دفاع کرنا بھی ضروری ہے۔ مودی جی، ملک آئین اور اس کے اصولوں کے مطابق چلے گا، نہ کہ اس منوسمرتی کے تحت، جو بہوجنوں کو کم درجہ کا شہری سمجھتی ہے۔ بی جے پی رہنما نے اپنی اس غلیظ حرکت کا ڈھٹائی سے دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ان کے عمل میں ذات پات کا پہلو نہیں تھا بلکہ کانگریس رہنما چونکہ رام کے وجود پر سوال اٹھاتے ہیں اس لیے انہیں ایسے پروگراموں میں شامل ہونے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ اس طرح بی جے پی نے رام پر اپنی مونوپولی بتائی۔

گیان دیو آہوجا کے مطابق کانگریس پچھلے سال ایودھیا میں رام مندر پران پرتشٹھان کی تقریب کا بھی "بائیکاٹ" کیا تھا اور ان کا یہ قدم اس نقطہ نظر کی وجہ سے ہے نا کہ جولی کے دلت ہونے کے سبب لیکن اگر ایسا ہے گنگا جل چھڑک کر پاک کرنے کا کیا مطلب؟ بی جے پی کا سارا جھوٹ مہاراشٹر کے دیولی میں واقع رام مندر میں کھل گیا۔ وہاں ان لوگوں نے پچھلے 40 سالوں سے اس مندر میں درشن کے لیے جانے والے سابق بی جے پی رکن پارلیمان رام داس ترس کو اندر جانے سے روک دیا۔ اس سال رام نومی کے موقع پر مندر کے ٹرسٹی اور پجاری نے انہیں برہمن نہ ہونے کے سبب اندر کے حصے میں آنے سے منع کردیا۔ آگے چل کر مندر انتظامیہ نے اس غلطی کو تسلیم کرنے کے بعد معافی تو مانگی مگر چھوت چھات کی ذہنیت کا اظہار ہوچکا تھا۔ رام داس ترس نے یہ الزام بھی لگایا کہ کسی زمانے میں اس مندر کے پاس دوسوا ایکڑ کھیتی تھی جو اب گھٹ کر پچاس ایکڑ بچی ہے۔ اس ٹرسٹ کے ہندو ارکان جب اپنے ہی مندر کی تین چوتھائی زمین بیچ کر کھا گئے تو اسی طرح کے ہندو وقف بورڈ میں آکر مسلم املاک کا تحفظ کیسے کریں گے؟ سچ تو یہ ہے بی جے پی ایک لینڈ مافیا ہے اور اس سے مندر، مسجد، گرجا اور بودھ وہار بھی خطرے میں ہیں۔☆

کرناٹک کی ذات پات پر مبنی مردم شماری رپورٹ

ایک عہدساز موڑ پر کھڑا سماجی انصاف کا معرکہ

عبدالحلیم منصور

"سچائی وہ آئینہ ہے جو اکثر طاقتوروں کو چبھتا ہے"

کرناٹک کی سرزمین آج ایک ایسی تاریخی بحث کا مرکز بنی ہوئی ہے، جو نہ صرف ریاست بلکہ پورے ہندوستان کے سماجی تانے بانے کو جھنجھوڑ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ 2015 میں مکمل ہونے والی ذات پات پر مبنی سماجی وتعلیمی مردم شماری، جو برسوں تک سرکاری فائلوں میں دفن رہی، بالآخر ریاستی کابینہ میں پیش کی گئی ہے۔ تاہم، اس کے عملی نفاذ کی راہ میں سیاسی مصلحتیں اور طبقاتی دباؤ آج بھی سماجی انصاف کے متوالوں کے لیے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ یہ رپورٹ محض اعداد وشمار کا ایک مجموعہ نہیں، بلکہ ریاست کے سماجی ڈھانچے کا وہ آئینہ ہے، جو ہمیں حقیقی طبقاتی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی خدوخال سے روشناس کراسکتا ہے۔ رپورٹ پیش کیے جانے کے بعد بعض وزراء نے اس کی سفارشات پر مزید غور کے لیے مہلت طلب کی، جس کے پیش نظر 17 اپریل کو ایک خصوصی کابینہ اجلاس طلب کیا گیا ہے۔

ذرائع کے مطابق، رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ کرناٹک میں درج فہرست ذاتیں (SCs)، درج فہرست قبائل (STs) اور دیگر پسماندہ طبقات (OBCs) کی مجموعی آبادی تقریباً 75 فیصد بنتی ہے، جب کہ مسلمانوں کی آبادی ریاست میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ اعداد وشمار ریاست میں رائج ریزرویشن پالیسی پر نئے سوالات کھڑے کرتے ہیں اور سماجی انصاف کی نئی جہتوں کی نشان دہی کرتے ہیں وہ سچ جسے برسوں سے ریاست کے بااثر طبقات چھپاتے آئے ہیں۔ یہ مردم شماری اپریل تا مئی 2015 کے درمیان کی گئی، جس میں 1.35 کروڑ خاندانوں میں سے 94.17 فیصد، یعنی تقریباً 5.98 کروڑ افراد کی تفصیلات جمع کی گئیں۔ سروے میں ذات، تعلیم، پیشہ، آمدنی، سیاسی وابستگی، جائیداد کی ملکیت سمیت 54 نکات شامل تھے۔ رپورٹ کی تیاری میں ممتاز ماہرین شریک رہے، جن میں پروفیسر جوگن شنکر، پروفیسر عبدالعزیز، ڈاکٹر امبروز پنٹو، ڈاکٹر سی ایم لکشمن، لکشمی پتی اور آئی آئی ایم بنگلور کے نوین بھارتی شامل ہیں۔ رپورٹ کی سائنسی جانچ آئی آئی ایم بنگلور نے کی، جس نے اسے 2011 کی مردم شماری سے ہم آہنگ قرار دیتے ہوئے اس کی معتبریت پر مہر ثبت کی۔

سروے کے مجموعی اخراجات میں مرکزی حکومت کی جانب سے 7 کروڑ روپے اور ریاستی حکومت کی جانب سے 185.79 کروڑ روپے مختص کیے گئے، جن میں سے 165.51 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کو ڈیجیٹلائز کرنے کیلئے 43.09 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ رپورٹ کی تاخیر کی ایک بڑی وجہ 2019 میں کمیشن کے چیئرمین ایچ کانت راج کی مدتِ کار کا اختتام بھی رہا، جس کے بعد اس رپورٹ کو سرکاری طور پر پیش نہیں کیا گیا۔

سیاسی سطح پر صورتحال خاصی پیچیدہ ہے۔ کانگریس، جو قومی سطح پر ذات پات مردم شماری کی سب سے بڑی حامی رہی ہے، اپنی ہی حکومت میں اس کے نفاذ سے گریز کرتی نظر آرہی ہے۔ پارٹی کے بعض وکلیگا اور لنگایت لیڈران اس رپورٹ کی مخالفت کررہے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر اس کی بنیاد پر ریزرویشن پالیسی میں تبدیلی کی گئی تو ان کے طبقات کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔ یہی خوف اس رپورٹ کو ایک دہائی تک دبائے رکھنے کی بنیادی وجہ رہا ہے۔ وکلیگا اور لنگایت مذہبی ادارے بھی اس رپورٹ کو "غیر سائنسی" اور "متعصب" قرار دے کر اس کے خلاف تحریک چلانے کی دھمکی دے چکے ہیں۔ یہ وہ طبقات ہیں جو تاریخی طور پر کرناٹک میں سیاسی، سماجی اور معاشی غلبہ رکھتے آئے ہیں، اور اب سماجی انصاف کی نئی لہریں ان کے لیے چیلنج بن گئی ہیں۔ اپوزیشن جماعتیں، خصوصاً بی جے پی اور جے ڈی ایس، اس رپورٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کررہی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ رپورٹ کی تیاری میں سائنسی شفافیت کا فقدان ہے، جب کہ مبصرین کے مطابق ان کی اصل تشویش یہ ہے کہ رپورٹ کی بنیاد پر مسلمانوں اور پسماندہ طبقات کی نمائندگی میں اضافہ ہوسکتا ہے، جو ریاست کے سیاسی منظرنامے کو بدل کر رکھ دے گا۔ یہ رپورٹ ریاست میں تعلیم، روزگار، سیاسی شراکت داری اور ریزرویشن پالیسی پر انقلابی اثرات مرتب کرسکتی ہے۔ اگر اس کی بنیاد پر ریزرویشن کی نئی تشکیل کی گئی تو اعلیٰ ذاتوں کے کوٹہ میں کمی آسکتی ہے اور مسلمانوں ودیگر پسماندہ طبقات کو آبادی کے تناسب کے حساب سے حق مل سکتا ہے۔ مسلمان، جواب تک کسی واضح پالیسی فریم ورک کے بغیر ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں، اس رپورٹ کی روشنی میں اپنے لیے نئے امکانات حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ رپورٹ ان کے لیے ایک اصلاحی منشور" بن سکتی ہے، جو تعلیم، سرکاری ملازمتوں اور سیاسی شمولیت میں ان کی موجودگی کو تقویت دے گی۔ ایک دہائی کے انتظار کے بعد رپورٹ کابینہ میں پیش کی جاچکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ رپورٹ عملی طور پر نافذ کی جائے گی یا پھر ایک بار پھر سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جائے گی؟ کانگریس حکومت ایک طرف اسے تاریخی اقدام قرار دے رہی ہے، تو دوسری طرف اسی کابینہ میں موجود بعض وزراء اس کی مخالفت کررہے ہیں۔

کیا ریاستی حکومت طاقتور طبقات کے دباؤ کے آگے جھک جائے گی یا سماجی انصاف کی راہ پر استقامت کے ساتھ قدم بڑھائے گی؟ اگر یہ رپورٹ نافذ کی جاتی ہے تو یہ کرناٹک میں سماجی انصاف کی سمت ایک انقلابی قدم ہوگا۔ لیکن اگر اسے دوبارہ موخر کردیا گیا، تو یہ ریاست کے سب سے بڑے طبقات کے ساتھ ایک اور تاریخی ناانصافی تصور کی جائے گی۔ 17 اپریل کو ہونے والا کابینہ اجلاس محض ایک سرکاری میٹنگ نہیں، بلکہ ایک فیصلہ کن تاریخی لمحہ ہے، جس میں لیا گیا فیصلہ نہ صرف ریاست کے مستقبل بلکہ ہندوستان بھر میں جاری سماجی انصاف کی تحریک کو نئی سمت دے سکتا ہے۔ یہ محض ایک مردم شماری رپورٹ نہیں، بلکہ اُن طبقات کی صدا ہے جو برسوں سے حاشیے پر دھکیلے گئے ہیں۔ اب وقت ہے کہ کرناٹک فیصلہ کرے وہ سچائی، مساوات اور انصاف کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے یا پھر روایت پرستی اور طاقت کے سائے میں ایک اور موقع کھودیتا ہے۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اسمارٹ اور صحت مند رہنے کیلئے دالیں کھائیں۔۔۔!!!

دالیں شوگر کے مریضوں کے لیے خصوصی طور پر مفید ہیں ان سے خون میں شکر کی سطح نارمل رہتی ہے۔ دنیا بھر میں دالوں کا شمار صحت مند ترین کھانوں میں ہوتا ہے۔ چونکہ آج کل اکثر خواتین ملازمت پیشہ ہیں اور انہیں عموماً کوکنگ کے لیے وقت نہیں ملتا چنانچہ چند برسوں سے ایسے کھانے جو جلدی سے بن جائیں اور صحت کے لیے بھی مفید ہوں ہر فیملی کی ضرورت بنتے جارہے ہیں۔ دال ایسی ڈش ہے جو بہت جلد تیار ہوجاتی ہے۔ اور قدرتی طور پر بے پناہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے حتیٰ کہ اسے گوشت کا متبادل قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ نباتاتی پروٹین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

دالوں میں موجود فائبر، وٹامن اور منرلز کی وجہ سے انہیں دل کی صحت کے لیے بہترین قرار دیا جاتا ہے۔ دالوں میں folate اور magnesium پائے جاتے ہیں۔ Magnesium کی کمی سے دل کی بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے دالوں کے استعمال سے اس صورت حال سے بچا جاسکتا ہے۔ دالوں میں موجود فائبر کی وجہ سے خون میں کولیسٹرول لیول کم ہوتا ہے۔

کولیسٹرول لیول نارمل رکھنا ہر صحت مند انسان کے لیے ضروری ہے۔ لیکن شوگر کے مریضوں میں خاص طور پر کولیسٹرول کو قابو میں رکھنا لازمی ہے کیونکہ ذیابطیس میں ویسے ہی خون میں شوگر کے زیادہ ہونے سے خون کی نالیوں کی صحت متاثر ہوتی ہے۔

دالوں میں موجود فائبر کی وجہ سے خون میں کولیسٹرول لیول کم ہوتا ہے۔ کولیسٹرول لیول نارمل رکھنا ہر صحت مند انسان کے لیے ضروری ہے۔

زیادہ گوشت کھانا آنتوں کی صحت کے لے مضر ہے۔ اس سے بعض اوقات آنتوں کے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ پھل سبزیاں اور بالخصوص دالیں کھانے سے صحت بہتر رہتی ہے اور ان میں کینسر کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔

دالیں کھانے سے قبض کی شکایت بھی دور ہوتی ہے۔

دالیں شوگر کے مریضوں کے لیے بہترین غذا ہیں۔ ہمارے ہاں دال چاول اکثر لوگوں کی پسندیدہ خوراک ہیں تاہم سفید چاولوں کے مقابلے میں براؤن چاول زیادہ بہتر ہیں۔ شوگر کے مریضوں کو چاولوں میں دال ڈال کر کھانے کی بجائے دال میں تھوڑے سے چاول شامل کرکے کھانے چاہیے۔

گھریلو پودوں کے ذریعے مچھر اور ڈینگی سے نجات حاصل کریں

جوں جوں ہم فطرت سے دور ہوتے جارہے ہیں ہم طرح طرح کے مسائل میں گھرتے جارہے ہیں، ہمارے بزرگوں کے زمانہ میں ہر بیماری اور مسئلہ کا حل قدرتی غذاؤں اور گھریلو ٹوٹکوں کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ کچن میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات، پودے اور ان کے بیج ہر بیماری کی شفا ثابت ہوتے تھے۔ آج کیمیکل کا استعمال ہماری زندگیوں میں اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اس کے مضر اثرات نے ہماری نوجوان نسل کو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ نباتات قدرت کی طرف سے انسانی ذات کیلئے ایک بہترین تحفہ ہے۔ زمانہ قدیم سے یہ حقیقت سبھی جانتے ہیں کہ قدرت نے نیم کے درخت میں بہت سے طبی، زراعتی اور ماحولیاتی فوائد رکھے ہیں اور انہی فوائد کو جدید تحقیق نے بھی ثابت کیا ہے، نیم کا درخت مچھروں کو بھگانے کا بھی ایک قدرتی ذریعہ ہے۔ نیم کے درخت کے اردگرد مچھر نہیں ہوتے اور اسی وجہ سے ڈینگی کے خاتمے کیلئے اسے انتہائی کارآمد تصور کیا جاتا ہے۔ کیڑے مکوڑوں سے نجات کیلئے استعمال ہونے والے پودوں میں پودینہ کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ اس پودے کی خوشبو سے مچھر پریشان ہوکر دور بھاگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پودینہ کو صدیوں سے مکھی مچھر کو دور رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پودے کو صحن میں لگانے یا کمرہ میں اسکا گملا رکھنے سے مچھر آپ کے قریب نہیں آئے گا۔ گیندے کا پودا یعنی میری گولڈ بھی اپنے پھول کی خوبصورتی اور کیڑے مکوڑوں کو دور رکھنے میں انتہائی معاون ثابت ہوتا ہے۔ گیندے کے پھول کی خوشبو بھی مچھروں کو پسند نہیں، اسلئے مچھروں سے چھٹکارا پانے کے لئے اسے چھوٹے کنٹینرز، گملوں، صحن یا مرکزی دروازے کے دونوں اطراف لگانے سے مچھروں کو گھر میں داخل ہونے سے روکا جاسکتا ہے صرف یہی نہیں بلکہ تلسی کا چھوٹا سا پودا اپنی مخصوص خوشبو کے باعث مکھی مچھروں کیلئے نفرت انگیز سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مچھر اس پودے کے اردگرد بھی نہیں پھٹکتے، اس کے پتوں کو ہاتھوں اور چہرے پر مسل کر آپ باہر بیٹھ جائیں مچھر آپ کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ تلسی ہی کی طرز کا ایک عام گھروں میں پایا جانے والا پودا نیاز بو بھی اسی کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ لیمن گراس پلانٹ گھاس کی ایک خوبصورت قسم ہے اور اسے بھی مچھروں سے بچا کیلئے انتہائی کارآمد تصور کیا جاتا ہے۔ یہ پرکشش، تروتازہ اور خوبصوار اونچی گھاس گھریلو باغیچوں میں لگانے سے بھی مچھروں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ یہ تمام پودے گملوں میں لگائے جاسکتے ہیں اور پھر میرا وہی ماننا، ہیں بھی انتہائی سستے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دیہی اور شہری علاقوں میں کیڑے مکوڑوں اور خاص طور پر مچھروں سے تحفظ کیلئے اپنی مدد آپ کے تحت ان پودوں کی گھر گھر شجرکاری سے متعلق آگاہی کا پروگرام تشکیل دیا جاسکتا ہے، جس کی مدد سے ڈینگی مچھر اور وائرس سے مستقل چھٹکارا حاصل کرنا ممکن ہے۔ موسم گرما میں مچھروں کی بہتات ہوتی ہے اور ایسے میں ان پودوں کو زمین یا گملوں میں باآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ حکومت خاص طور پر پنجاب حکومت کیمیاوی اسپرے پر اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود ڈینگی مچھر پر قابو نہیں پاسکی، بلکہ ماہرین کا تو یہ کہنا ہے کہ کیمیاوی اسپرے کی وجہ سے مچھر دشمن اور مچھر خور دیگر حشرات بھی ختم ہورہے ہیں۔ ایسے میں حکومتی سطح پر سڑکوں کے کنارے نیم کے درخت کی شجرکاری اور دوسرے پودے لگانے سے ڈینگی مچھر اور وائرس سے مستقل چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

غذائیت سے بھرپور پھل تربوز کے فوائد

قدرت نے تمام پھلوں کو ہر موسم کے لحاظ سے بنایا ہے اور تربوز بھی ایک ایسا ہی رسیلا پھل ہے جس میں بے شمار خصوصیات کے ساتھ ساتھ موسم سے لڑنے کی طاقت بھی شامل ہے۔ ہر موسم کی اپنی خصوصیات ہیں اور ہر موسم کے اپنے مزیدار پھل ہیں جن میں تربوز کا شمار بھی ایسے ہی رسیلے اور ذائقہ دار پھلوں میں ہوتا ہے جس کی خصوصیات سے شاید ہی آپ واقف ہوں۔

دل کے مریضوں کے لیے: دل کی بیماری ایک عام سی بیماری کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے اور اس کے علاج کے لیے دوائیوں کا استعمال نہ صرف جیب پر بھاری ہوتا ہے بلکہ ان دوائیوں کے سائیڈ ایفیکٹ بھی بہت ہیں لہٰذا دل کے امراض سے بچنے کے لیے گھریلو ٹوٹکا استعمال کرنا چاہیے اور اس کا حل بھی تربوز اور دیگر پھلوں میں چھپا ہوا ہے۔ تربوز میں موجود لائی کوپین نامی اجزا دل کے امراض کے لیے انتہائی مفید ہیں اور ایک تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس کے استعمال سے دل کے امراض کو کم کیا جاسکتا ہے۔ پانی کی کمی کو پورا کرتا ہے: گرمی کے موسم میں جسم سے پسینے کی صورت میں ہماری نمکیات خارج ہوتی ہیں اس لیے جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اور اس کے لیے تربوز انتہائی فائدہ مند ہے جو جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ غذائیت بھی فراہم کرتا ہے۔

بالوں کے لیے مفید: تربوز میں موجود وٹامن اے جلد کے لیے بہت مفید ہے لہٰذا صرف تربوز کا ایک کپ وٹامن اے کی روزمرہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے جب کہ تربوز بالوں کو بھرپور موئسچرائزر بھی فراہم کرتا ہے۔ ماہرین طب کا کہنا ہے کہ تربوز کے جہاں فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں لہٰذا ہمیں تربوز کا مناسب استعمال کرنا چاہیے کیونکہ زیادہ اور بے وقت کھانے سے ہیضہ جیسے امراض کا سامنا بھی کرنا پڑسکتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی 5 خاموش علامات

ہوسکتا ہے آپ ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو مگر اس کا معلوم تک نہ ہو؟ جی ہاں واقعی ہوسکتا ہے آپ اپنے بلڈ پریشر کو معمول پر سمجھ رہے ہو کیونکہ آپ خود کو ٹھیک سمجھ رہے ہوتے ہیں مگر کیا آپ کو معلوم ہے اس بیماری کے شکار ہونے والے اکثر افراد کو کسی قسم کی جسمانی علامات کا سامنا نہیں ہوتا۔ درحقیقت ہائی بلڈ پریشر کی ایسی کوئی علامات نہیں جن سے اس کا پتا چل سکے اور یہ اس وقت دریافت ہوتا ہے جب آپ کی صحت کو نقصان پہنچنا شروع ہوتا ہے۔ 120/80 یا اس سے کم بلڈ پریشر معمول کا ہوتا ہے تاہم اگر یہ 140/90 یا زیادہ ہو تو آپ کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ ہر ایک اس کا شکار ہوسکتا ہے تاہم کچھ مخصوص افراد میں اس کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں ایسی پانچ خاموش علامات کے بارے میں جانئے جو لوگوں میں بلڈ پریشر کا خطرہ ظاہر کرتی ہیں۔

آپ درمیانی عمر یا بوڑھے ہوچکے ہیں: طبی ماہرین کے مطابق ویسے تو بلڈ پریشر کسی بھی عمر میں بڑھ سکتا ہے مگر اس کا خطرہ 40 سال کے بعد تیزی سے بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ آپ گھڑی کو تو پیچھے نہیں کرسکتے مگر اپنے بلڈ پریشر کے چیک اپ کو ضرور معمول بناسکتے ہیں۔ گھر میں بلڈ پریشر چیک کرنے کا آلہ اب عام ہے اور اسے ضرور رکھنا چاہئے خاص طور پر اگر آپ ڈاکٹروں کا رخ کم کرتے ہو تو۔ اکثر بلڈ پریشر کے مریض ایسے ہوتے ہیں جو اس سے لاعلم ہوتے ہیں اور ڈاکٹروں کے پاس جانا نہیں ہوتا اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں مختلف بیماریوں جیسے امراض قلب وغیرہ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

مخصوص طرز زندگی: اگر آپ دن کا زیادہ وقت بیٹھ کر گزارتے ہیں، تمباکو نوشی کے عادی ہیں اور بہت زیادہ نمک والی غذا پسند کرتے ہیں تو آپ میں بلڈ پریشر کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ درحقیقت اوپر دیئے گئے تین طرز زندگی آپ کو بلند فشار خون کے سنگین خطرے سے دوچار کردیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے ہر ہفتے 150 منٹ کی معتدل جسمانی سرگرمیوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ کی ملازمت ہی بیٹھ کر کی جانے والی ہے تو بھی کچھ دیر بعد تیز چہل قدمی کا وقفہ لیں۔ اپنی غذا میں نمک کا استعمال کم کردیں اور تمباکو نوشی سے گریز کرنے کی کوشش کریں۔

موٹاپے کے شکار: اگر آپ موٹاپے کے شکار ہیں تو یہ ہائی بلڈ پریشر کے خطرے کی سب سے بڑی علامت ہے۔ خاص طور پر اگر آپ کی توند نکلی ہوئی ہے تو یہ لگ بھگ سو فیصد یقینی ہوجاتا ہے۔ مگر اچھی خبر یہ ہے کہ اگر آپ اپنے وزن میں محض پانچ کلو تک کی بھی کمی لے آئے تو اس سے بلڈ پریشر کی سطح میں کمی آجاتی ہے۔

خاندان میں بلڈ پریشر کی تاریخ: اگر آپ کے خاندان میں کبھی کوئی ہائی بلڈ پریشر کا مریض رہ چکا ہے اور یہ آپ کو بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر خاندان میں بلڈ پریشر کا مریض ہو یا کبھی رہا ہو تو یہ ضروری ہے کہ آپ اس کے لیے پہلے سے تیار شروع کردیں اور اپنا چیک اپ کراتے رہے تاکہ وہ زیادہ سنگین مسئلہ نہ بن سکے۔

مختلف امراض میں مبتلا ہونا: اگر آپ کے اندر کچھ مخصوص امراض جیسے ذیابیطس، گردوں کے امراض، ہائی کولیسٹرول یا تھائی رائیڈ کے امرض کی تشخیص ہوئی ہے تو ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ بھی دوگنا بڑھ جاتا ہے۔ ان امراض کے علاج کے لیے دی جانے والی ادویات بلڈ پریشر بڑھانے کا بھی باعث بن سکتی ہیں۔

صحت مند افراد کا بلڈ پریشر کتنا ہونا چاہیے؟

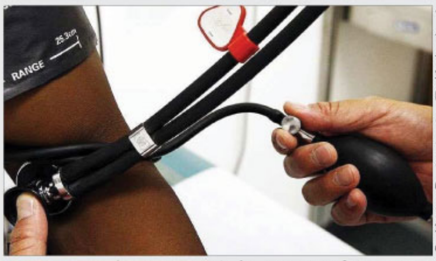

ہائی بلڈ پریشر ایک ایسا مرض ہے جسے خاموش قاتل قرار دیا جائے تو کم نہیں کیونکہ یہ خون کی شریانوں، دل، دماغ، گردوں اور آنکھوں سمیت جسم کے دیگر اعضا پر دباؤ بڑھاتا ہے۔ مسلسل ہائی بلڈ پریشر کا شکار رہنا جان لیوا امراض جیسے دل کی بیماریوں، ہارٹ اٹیک، فالج، دماغی تنزلی اور گردوں کے امراض کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر خون کا دباؤ ہوتا ہے جو ہماری شریانوں کو سکیڑتا ہے۔ بلڈ پریشر ناپنے کے 2 پیمانے ہوتے ہیں ایک خون کا انقباضی دباؤ (systolic blood pressure) جو کہ اوپری دباؤ کے نمبر کے لیے ہوتا ہے جو کہ دل کے دھڑکنے سے خون جسم میں پہنچنے کے دوران دباؤ کا بھی مظہر ہوتا ہے۔ دوسرا خون کا انبساطی دباؤ (diastolic blood pressure) ہوتا ہے جو کہ نچلا نمبر ہوتا ہے یعنی اس وقت جب انسانی دل دھڑکنوں کے درمیان وقفہ اور آرام کرتا ہے۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ان پیمانوں سے پتا چلتا ہے کہ ہماری خون کی رگیں کتنی لچکدار ہوتی ہیں۔ ان کے بقول اگر کسی انسان کے خون کا دباؤ 139/89 سے زیادہ ہے تو یہ ہائی بلڈ پریشر تصور کیا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر کسی شخص کے خون کا دباؤ 140/90 سے اوپر ہوجائے تو ہم اس کے علاج کا مشورہ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں طرز زندگی میں تبدیلیاں بھی ضروری ہوتی ہیں جیسے زیادہ ورزش اور غذا میں تبدیلی۔ درحقیقت اس مرض پر قابو پانے کے لیے انسان کو خود ہی محنت کرنا ہوتی ہے۔ لو بلڈ پریشر 90/60 سے کم کو سمجھا جاتا ہے اور صحت مند افراد کا بلڈ پریشر 120/80 ہونا چاہیے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر اس وقت ہوتا ہے جب جسم زیادہ حرکت یا جدوجہد کررہا ہوتا ہے یعنی اسے زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہونے کی شکل میں دل کے لیے کام کرنا زیادہ مشکل ہوجاتا ہے اور اسے جسم کے مختلف حصوں میں خون پہنچانے کے لیے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ کمزور ہوجاتا ہے۔

اس کا نتیجہ دل کے مختلف امراض یا ہارٹ اٹیک کی شکل میں نکلتا ہے جبکہ خون کی شریانیں بھی سکڑنا یا اکڑنا شروع ہوجاتی ہیں۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ لوگ بلڈ پریشر کو نمک کے استعمال میں کمی لاکر، جسمانی وزن کم کرکے، روزانہ ورزش کرکے، کیفین کے کم استعمال، تمباکو نوشی سے گریز اور کم از کم 6 گھنٹے کی نیند لے کر قابو میں لاسکتے ہیں۔ زیادہ تشویشناک امر یہ ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کے شکار اکثر افراد کو اس کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے اسے خاموش قاتل بھی کہا جاتا ہے، یہ کسی بھی عمر کے افراد کو اپنا نشانہ بناسکتا ہے۔ تو زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ عمر کی تیسری دہائی سے ہی بلڈ پریشر کے چیک اپ کو معمول بنالیا جائے۔

□□□

دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد توانائی بحال کرنے کے آسان اور مؤثر طریقے

جدید دور میں انسانی مصروفیت اتنی بڑھ گئی ہے کہ ہر گزرنے والا لمحہ انسان کو مزید مصروف بنارہا ہے جس سے نہ صرف جسمانی بلکہ دماغی تھکاوٹ بھی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی اوسط عمر بھی کم ہورہی ہے اس لیے اس تھکاوٹ کے بعد اپنی توانائی کو بحال کرنا ایک پریشان کن مسئلہ ہے لیکن کچھ آسان نسخوں کو استعمال کرکے اس پریشانی سے نجات پائی جاسکتی ہے۔

مساج کریں: دن بھر کے کام کاج سے انسان کے ہاتھ پاؤں اور سر سمیت جسم کے کئی حصے بری طرح متاثر ہوتے ہیں لہٰذا ان حصوں پر مساج کرنے سے اسٹریس سے نجات ملتی ہے اور کھوئی ہوئی توانائی بحال ہونے لگتی ہے۔ مساج کے دوران تیزی سے پاؤں کے خاص حصوں کو دبانے سے جسم توانا محسوس کرتا ہے لیکن مساج کا عمل کسی ماہر سے کرانا چاہیے تبھی اس کے بہتر نتائج حاصل کرسکتے ہیں۔

میوزک تھراپی: ٹرین یا پھر رش والی ٹریفک کے بعد ذہنی طور تھکاوٹ ہوجاتی ہے ایسے میں اپنے پسندیدہ میوزک کو سننے سے ذہن ہلکا محسوس کرنے لگتا ہے۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ جب کوئی انسان اپنا پسندیدہ گانا اونچی آواز میں گاتا ہے تو خوشی کے ہارمونز خارج ہوتے ہیں جو جسم میں نئی توانائی پیدا کردیتے ہیں تاہم صرف میوزک سننا کافی نہیں بلکہ ساتھ اس کے گانا بھی اہم ہے۔

چیونگم کھائیں: تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چیونگم کھانے سے انسانی چستی کا لیول بڑھ جاتا ہے اور اس سے موڈ بھی بہتر ہوجاتا ہے جب کہ اس سے توانائی اور دل کی دھڑکن بھی بڑھ سکتی ہے۔

تیز قدموں سے چلیں: تھکاوٹ سے نجات اور کھوئی توانائی کی بحالی کے لیے تیز واک کریں اس لیے اس پر کی گئی بہت سی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ روزانہ 20 منٹ کی جسمانی ورزش یا واک انسانی دل کو مضبوط بناتی ہے اور جسم میں توانائی بڑھا دیتی ہے۔

سورج کی روشنی میں وقت گزاریں: دنیا بھر میں کی گئی کئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ سورج کی روشنی میں کم اور گھر میں زیادہ وقت گزارتے ہیں وہ زیادہ تھکاوٹ کا شکار ہوتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جو زیادہ وقت سورج کی روشنی میں گزارتے ہیں۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ سورج کی روشنی میں 15 سے 20 منٹ تک تیز واک کرنا چاہیے جب کہ اسی طرح گھر کی کھڑکیوں کے پردے ہٹا کر رکھیں تاکہ سورج کی روشنی اندر آسکے۔

سبزیوں کا استعمال بڑھائیں: سبزیاں بالخصوص پالک انسانی غذا کو توانائی میں تبدیل کرتی ہے جب کہ روزانہ سلاد کا استعمال بھی توانائی کو بڑھاتا اور تھکاوٹ کو دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔

اداسی اور پریشانی کا علاج اب پھل اور سبزی کھا کر

اداسی اور پریشانی کا علاج اب پھل اور سبزی کھا کر بھی کیا جاسکتا ہے، پھل اور سبزیوں کا روزمرہ استعمال نہ صرف جسمانی طور پر تندرست رکھتا ہے بلکہ بہت زیادہ پھل اور سبزی کھانے سے دماغ بھی آسودہ اور مطمئن رہتا ہے۔ سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ زیادہ پھل اور سبزیاں کھانے والے لوگ مستقبل کے حوالے سے زیادہ پرامید ہوتے ہیں۔

محققین کو ان کے خون میں ایک نامیاتی مرکب کیروٹینائڈ کی بلند سطح ملی ہے۔ کیروٹینائڈ کو عام طور پر بیٹا کیروٹین کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ایک سرخی مائل گندھکی رنگ دار مرکب ہے جو نارنجی پھلوں اور سبز پتے دار سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ نامیاتی مرکب جسم میں ایک طاقتور اینٹی آکسیڈنٹ کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ اینٹی آکسیڈنٹ انسان کو افسردگی یا ذہنی دباؤ کی کیفیت میں آرام پہنچانے کے کام آتا ہے۔ اینٹی آکسیڈنٹ خلیات، ڈی این اے اور پروٹین کے ڈھانچے کو فری ریڈیکل کے نقصانات سے بچانے میں مدد دیتے ہے اور جسم کے لیے دائمی بیماریوں کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔ ایک تحقیقی سروے میں ایک ہزار مرد اور عورتوں کو شامل کیا گیا جن کی عمریں 25 سے 74 برس کے درمیان تھیں۔ محققین نے شرکا کے خون کے نمونوں میں موجود مختلف اینٹی آکسیڈنٹ جن میں بیٹا کیروٹین سمیت وٹامن ای کی سطح کی جانچ پڑتال کی۔ تحقیق میں شامل شرکاء نے اپنی طرز زندگی سے متعلق ایک سوالنامہ بھرا اور محققین کو خون کے نمونے بھی فراہم کئے۔

نتیجے میں پتا چلا کہ جو شرکا دن بھر میں دو یا اس سے کم پھل اور سبزیاں کھاتے تھے وہ نمایاں طور پر ناامید اور یاسیت کا شکار نظر آئے اسی طرح زیادہ پھل اور سبزیوں کا استعمال کرنے والوں کے خون میں کیروٹینائڈ کی مقدار 13 فیصد زیادہ پائی گئی ان لوگوں کے مقابلے میں جو یاسیت کا شکار تھے۔ سائیکوسمیٹک میڈیسن میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق تحقیق کا نتیجہ کیروٹینائڈ اور پرامیدی کے درمیان پائے جانے والے باہمی رشتہ کی بہت معمولی سی وضاحت پیش کرتا ہے۔ گذشتہ برس برطانیہ کی وارک یونیورسٹی میں ایک تحقیق ہوئی تھی جس میں محققین نے کہا تھا کہ جو لوگ دن میں سات پھل اور سبزیاں کھاتے ہیں وہ زیادہ خوش نظر آتے ہیں۔ برطانیہ میں محکمہ صحت ہر سال فائیو آ ڈے کی اشتہاری مہم پر لاکھوں پاؤنڈ خرچ کرتا ہے جبکہ فرانس میں لوگوں کو دن بھر میں دس پھل اور سبزیاں کھانے کی ترغیب دی جاتی ہے اسی طرح کینیڈا میں پانچ سے دس اور جاپان میں ایک روز میں تیرہ سبزیاں اور چار پھل کھانے کے لیے لوگوں کو حکومتی سطح پر آمادہ کیا جاتا ہے کیونکہ سائنسدانوں نے ہری سبزیوں اور نارنجی رنگ کے پھلوں کو نسخے کے طور پر تجویز کیا ہے۔

اب ہاتھ دھونے کا طریقہ بھی سیکھ لیجئے گا

1: پہلے ہاتھ گیلے کرلیجئے اور صابن لگا کر دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے پر رگڑیے۔
2: اب دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر رگڑیں اور انگلیوں کا خلال کیجئے اسی طرح بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھ کر رگڑیں اور انگلیوں سے خلال کیجئے۔
3: اب دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے خلال کیجئے۔
4: تصویر کے مطابق انگلیوں کی پشت سے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو رگڑیے اور دونوں ہاتھ سے یہ عمل دہرائیے۔
5: اب دونوں انگوٹھوں کو تصویر کے مطابق گھما کر رگڑیے۔
6: اب ہاتھوں کو انگلیوں کو ملا کر انہیں دوسرے ہاتھ سے دائرے کی صورت میں رگڑیے اور یہ عمل دونوں ہاتھوں سے دہرائیں۔

واضح رہے کہ عام طور پر تین مراحل میں ہاتھ دھونے سے بہتر ہے لیکن 6 مراحل سے ہاتھوں کو دھونے کے طریقے کا کوئی متبادل نہیں۔

کچن ٹپس

1۔ اچار مصالحہ میں کالی مرچ کی بجائے اگر سفید مرچ استعمال کی جائے تو اس سے مصالحے میں زیادہ اچھی خوشبو آئے گی اور اچار خراب بھی نہیں ہوگا۔

2۔ پالک، پودینہ اور سبز دھنیے کو جراثیم اور زرعی ادویات کے اثرات سے پاک کرنے کے لئے پانی کا ایک بڑا سا برتن لے کر اس میں چٹکی بھر پوٹاشیم پرمیگنیٹ (Potassium Permagnate) شامل کردیں اور جب پانی کا رنگ جامنی ہوجائے تو کٹی ہوئی سبزیاں اس میں پندرہ منٹ کے لئے ڈبو دیں۔ بعد میں چھلنی میں رکھ کر سادہ پانی سے دھولیں۔

3۔ اگر مچھلی کھاتے وقت حلق میں کانٹا پھنس جائے تو فوری طور پر ایک لیموں کا رس نکال کر پی لیں۔ چند ہی منٹ بعد کانٹا گھل کر اندر چلا جائے گا۔

4۔ فریز کئے ہوئے کبابوں کو فوری طور پر نرم کرنے کے لئے کسی برتن میں تھوڑا سا تیل ڈال کر اس میں فریز کئے گئے کباب ہاتھوں کی مدد سے الٹ پلٹ کریں۔ اس کے بعد کباب فرائی کرلیں۔ اس طرح کباب ٹوٹیں گے نہیں۔

5۔ کھلے منہ والی پلاسٹک کی تھیلی میں تھوڑا مقدار میں واشنگ پاؤڈر ڈال کر اسے کچن کیبنٹ میں رکھ دیں۔ دو تین روز بعد آپ دیکھیں گی کہ اسی تھیلی میں تمام کاکروچ مرے ہوئے ہوں گے۔

6۔ خشک میوہ جات کو زیادہ عرصے تازہ رکھنے کے لئے پلاسٹک بیگ میں ربر بینڈ (Rubber Band) لگا کر اچھی طرح بند کرکے فریزر میں رکھ دیں۔

7۔ گرائنڈر (Grinder) کے بلیڈ تیز رکھنے کے لئے اس میں کبھی کبھار نمک پیس لیا کریں۔

8۔ چھری سے زنگ اتارنے کے لئے اس پر پیاز ملیں اور کچھ دیر کے لئے رکھ دیں۔ اس کے بعد رگڑ کر صاف کریں، زنگ اتر جائے گا۔

9۔ اگر لیموں کو تازہ اور رسیلا رکھنا ہو تو انہیں کسی برتن میں رکھ کر اوپر خشک نمک ڈال دیں، لیموں دیر تک تازہ اور رسیلے رہیں گے۔

10۔ بعض دفعہ دیسی گھی سے کھٹی لسی وغیرہ کی بو آتی ہے، اسے دور کرنے کے لئے تقریباً ایک کلو گھی میں دو کھانے کے چمچ خشک آٹا ڈال کر پکائیں اور پھر چھان لیں، کسی بھی قسم کی بو باقی نہیں رہے گی۔

تہور رانا کی حوالگی کا کریڈٹ لینے کی مچی ہوڑ، کانگریس کا سخت ردعمل

پی ایم مودی کو کریڈٹ دینے والوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ داؤد ابراہیم، ڈیوڈ ہیڈلی، وجے مالیا وغیرہ کی حوالگی میں ناکامی کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے: پون کھیرا، میں بی جے پی کے ترجمانوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتا: پی چدمبر

نئی دہلی۔(ایجنسی)۔ 26/11 میں ممبئی حملے کے ماسٹر مائنڈ تہور رانا کے ہندوستان حوالگی کا کریڈٹ لینے کے لیے سیاسی حلقوں میں بیان بازی جاری ہے۔ایک طرف حکمراں جماعت کے لوگ تہور رانا کی حوالگی کے لیے مودی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں، تو دوسری جانب اپوزیشن لیڈران اس کا کریڈٹ 2009 کی اس وقت کی یو پی اے حکومت کو دے رہے ہیں۔کانگریس نے کہا ہے کہ تہور رانا کی حوالگی کا کریڈٹ لینے کی دوڑ میں شامل لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہئے کہ داؤد ابراہیم اور دیگر دہشت گردوں کی حوالگی میں ناکامی کا ذمہ دار کون ہے۔پارٹی نے کہا کہ اگرچہ تہور رانا کی حوالگی کا کریڈٹ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کی حکومت کو دیا جا رہا ہے اور کریڈٹ لینے کی ہوڑ مچی ہوئی ہے،لیکن سچ یہ ہے کہ یہ ایک طویل عمل کا حصہ ہے،متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت نے نہ صرف اس کا آغاز کیا بلکہ اس عمل کو تیز بھی کیا،لیکن اب مسٹر مودی کو کریڈٹ دینے والوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ داؤد ابراہیم، ڈیوڈ ہیڈلی، وجے مالیا وغیرہ کی حوالگی میں ناکامی کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے۔کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے ہفتہ کو یہاں ایک بیان میں کہا،" آج ایک ہوڑ مچی ہے کہ کسی بھی طریقے سے تہور رانا کی حوالگی کا کریڈٹ نریندر مودی اور صرف نریندر مودی کو ملے۔ جب کہ سچائی یہ ہے کہ یہ حوالگی ہماری ایجنسیوں کی 15 سال کی محنت کا نتیجہ ہے۔

تہور رانا کی حوالگی کے عمل کی کہانی سناتے ہوئے، انہوں نے کہا،آیئے کرونولوجی کو سمجھیں، اکتوبر 2009 میں ڈیوڈ ہیڈلی اور تہور رانا ڈنمارک میں دہشت گرد حملے کی سازش میں پکڑے گئے تھے۔یہ انکشاف ہوا کہ وہ ممبئی دہشت گردانہ حملے کی سازش میں بھی ملوث رہے ہیں۔ پھر یو پی اے حکومت نے ان پر متعدد دفعات لگا کر اسے دہشت گردانہ سرگرمیوں کا ملزم بنایا۔امریکہ نے اسے دہشت گردانہ حملے کی سازش سے بری کر دیا تو کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت نے عوامی سطح پر امریکی اقدام پر مایوسی کا اظہار کیا لیکن سفارتی اور قانونی کوششیں جاری رکھیں۔اس کے باوجود امریکی حکومت اس کے حوالے سے انٹیلی جنس معلومات فراہم کرتی رہی۔انہوں نے کہا،" اس دوران وزیر خارجہ سلمان خورشید اور خارجہ سکریٹری امریکی انتظامیہ کے سامنے اپنا کیس مضبوطی سے رکھتے رہے اور سال 2014 میں یو پی اے حکومت چلی گئی،لیکن ان ہی پالیسیوں کے ساتھ حکومت اس کیس کو آگے بڑھاتی رہی۔ جو دستاویزات یو پی اے حکومت کے دوران اس کیس میں اکٹھے کئے گئے تھے،انہیں آگے بڑھایا گیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج اس دہشت گرد کی حوالگی کا یہ عمل مکمل ہوا ہے، جس کی کامیابی کا کریڈٹ وزیر اعظم نریندر مودی کو دیا جا رہا ہے اور ایسا کرنے والے لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ ڈیوڈ ہیڈلی، داؤد ابراہیم، میہول چوکسی، نیرج چودھری، وجے مالیا وغیرہ کی حوالگی نہ ہونے کا کریڈٹ کس کو دیا جائے؟انہوں نے کہا کہ ہم کریڈٹ پر یقین نہیں رکھتے لیکن جب بات ہندوستان کی سلامتی یا ہندوستان کے مفادات کی ہو تو ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں۔

دریں اثنا یو پی اے حکومت کے سابق وزیر خزانہ اور کانگریس لیڈر پی چدمبرم نے تہور رانا کی حوالگی کے سلسلے میں ایک اہم بیان دیا ہے۔سابق وزیر خزانہ نے خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے پہلے ہی دہشت گرد تہور رانا کی ہندوستان حوالگی کا استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اس کی حوالگی کا سلسلہ 2009 میں یو پی اے حکومت کے دوران شروع ہوا تھا۔اس کے بعد جب 2011 میں امریکی خفیہ ایجنسیوں نے تہور رانا کی شناخت کر لی تو 2011 میں ہی اس عمل میں کافی تیزی آ گئی تھی۔"

پی چدمبرم کے مطابق حوالگی کے اس عمل کو مکمل ہونے میں تقریباً 13-14 سال کا وقت لگ گیا۔ میں وزارت خارجہ،خفیہ ایجنسیوں اور این آئی اے کے افسران کو ایک طویل اور مشکل جنگ لڑنے کے بعد ممبئی حملے کے ماسٹر مائنڈ تہور رانا کو کامیابی کے ساتھ ہندوستان واپس لانے کے لیے مبارک باد دیتا ہوں۔حوالگی کے اس پورے عمل میں کئی لوگوں نے کردار ادا کیا ہے۔'بی جے پی کی جانب سے دیے گئے بیانات کے حوالے سے پوچھے گئے سوال پر پی چدمبرم نے کہا کہ "میں بی جے پی کے ترجمانوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتا۔ میں وزارت خارجہ یا وزارت داخلہ کے سرکاری بیان کا انتظار کر رہا ہوں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "میں ان نام نہاد سرکاری ترجمانوں کی سوچ کے سلسلے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ یہاں پر اصل مسئلہ یہ ہے کہ صبر، سفارتی کوششوں اور قانونی سفارت کاری کی وجہ سے تہور رانا کو ہندوستان کو واپس لایا گیا اور میں ان تمام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے اس میں کردار ادا کیا۔"

راہل گاندھی کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کے نوجوان سے ملاقات

یہ ہنر مند آج بھی ناانصافی کے چکرویوہ میں پھنسے ہیں

نئی دہلی۔لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس رہنما راہل گاندھی بھارت جوڑو یاترا شروع کرنے کے بعد متعدد شعبہ حیات سے وابستہ افراد سے ملاقات کرتے رہے ہیں۔اسی ضمن میں انہوں نے ٹیکسٹائل ڈیزائننگ کے میدان میں کام کرنے والے ایک باہنر نوجوان وکی سے ملاقات کی۔اس ملاقات کے دوران انہوں نے وکی کے کام، اس کے چیلنجز اور ہنرمندوں کی زندگیوں کی حقیقت پر تفصیل سے بات کی۔وکی نے راہل گاندھی کو بتایا کہ اس نے کس طرح اپنے ہنر اور محنت کے سہارے ایک چھوٹے پیمانے پر کاروبار شروع کیا،جو اب ایک باقاعدہ فیکٹری کی شکل اختیار کر چکا ہے۔وکی کی فیکٹری میں کاریگر دن رات محنت کرتے ہیں،بارہ بارہ گھنٹے تک کام کرتے ہیں، اور سوئی دھاگے سے ایسا کام تخلیق کرتے ہیں جو کسی جادو سے کم نہیں۔مگر افسوس،جیسا کہ وکی نے کہا، ہنر کی یہاں کوئی قدر نہیں۔راہل گاندھی نے ملاقات کے بعد کہا،"میں نے آج تک ٹیکسٹائل ڈیزائن کے شعبے میں کسی او بی سی شخص کو ٹاپ پر نہیں دیکھا۔یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔نہ صرف ٹیکسٹائل بلکہ دیگر صنعتوں میں بھی بہوجن طبقے کو نہ تو صحیح نمائندگی حاصل ہے،نہ تعلیم تک رسائی اور نہ ہی ان کے لیے کوئی مضبوط نیٹ ورک موجود ہے۔"انہوں نے مزید کہا،"وکی جیسے نوجوانوں سے ملنا میرے لیے سیکھنے کا موقع ہوتا ہے۔میں ان کے کام کو سمجھنا چاہتا ہوں، تاکہ دنیا کو بتایا جا سکے کہ ہندوستانی نوجوانوں میں غیر معمولی صلاحیت ہے لیکن وہ ایک ایسے نظام میں جکڑے ہوئے ہیں جو انہیں آگے بڑھنے نہیں دیتا۔یہ نوجوان دراصل اس ناانصافی کے چکرویوہ میں پھنسے ابھمنیو ہیں۔" راہل گاندھی نے اس ملاقات کو اپنی اس وسیع تر جدوجہد سے جوڑا جس کا مقصد سماجی انصاف،مساوی مواقع،اور باہنر نوجوانوں کو سسٹم میں جگہ دلانا ہے۔انہوں نے کہا کہ اُن کی لڑائی اس نظام کو توڑنے کی ہے جو صرف چند خاص طبقات تک مواقع محدود رکھتا ہے۔راہل گاندھی نے کہا کہ وہ صرف سیاست نہیں، بلکہ سماجی بیداری اور تبدیلی کی کوشش کر رہے ہیں۔ان کی یہ ملاقاتیں اُن ہزاروں نوجوانوں کی آواز کو بلند کرتی ہیں جنہیں سنا نہیں جاتا۔ان کا ماننا ہے کہ ہر ہنرمند کو اس کے حق کا موقع ملنا چاہیے،اور یہی اُن کی سیاست کا اصل مقصد ہے۔

اس کی فیکٹری کے کاریگر دن میں 12 گھنٹے محنت کرتے ہیں،سوئی اور دھاگے سے جادو بنتے ہیں۔لیکن صورت حال جوں کی توں ہے۔بہوجن کی نہ تو نمائندگی ہے، نہ تعلیم تک رسائی اور نہ ہی نیٹ ورک میں کوئی جگہ۔مسٹر گاندھی نے کہا،" میں وکی جیسے باصلاحیت لوگوں سے ملکر ان کے کام کو سیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ دنیا ہندوستانی نوجوانوں کی حقیقی صلاحیتوں کو دیکھ سکے کہ قابل اور محنتی ہونے کے باوجود یہ نوجوان ابھمنیو ہیں جو نظر اندازی اور ناانصافی کے چکرویوہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔میری لڑائی اس چکرویوہ کو توڑنے کی ہے تاکہ ہر باصلاحیت شخص کو نظام میں داخل ہونے کا راستہ مل سکے۔

یوتھ کانگریس کا پٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

نئی دہلی: یوتھ کانگریس نے ہفتہ کو راجدھانی دہلی میں پٹرول، ڈیزل اور کھانا پکانے والی گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔مظاہرین نے حکومت سے سوال کیا کہ جب بین الاقوامی بازار میں قیمتیں گر رہی ہیں تو پھر ملک کے عوام کو کیوں لوٹا جا رہا ہے۔یوتھ کانگریس کے صدر اودے بھانو چب نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک کے 100 کروڑ لوگ مالی بحران کا شکار ہیں اور حالات مزید خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ عوام چاہے دکھی زندگی گزاریں یا مہنگائی سے مر جائیں، وزیر اعظم نریندر مودی کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ان کے لیے صرف یہ اہم ہے کہ ان کے دوستوں کی تجوریاں بھری رہیں۔ادے بھانو چب نے کہا کہ مہنگائی کا چابک اجولا یوجنا کی گھریلو خواتین پر بھی چلا ہے اور گیس سلنڈر میں 50 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔انہوں نے مودی حکومت پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ مہنگائی کے اس شدید دور میں عوام کو مزید پریشانیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔

دہلی یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے اس دوران کہا کہ پی ایم مودی کی پالیسی میں اپنے ہی عوام کو اذیت دینا اور دوسروں پر رحم کرنا ہے۔اکشے لاکڑا نے کہا کہ جب بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتیں گر رہی ہیں، تب بھی مودی سرکار نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ خام تیل کی قیمت میں 41 فیصد کمی ہوئی ہے،مگر مودی حکومت نے اس کا فائدہ عوام کو نہیں دیا۔انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل 35 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے اور یہ گزشتہ چار برسوں میں خام تیل کی قیمتوں میں آئی سب سے بڑی گراوٹ ہے،مگر مودی سرکار اس سستے تیل کا ایک ذرہ بھر بھی عوام کو فائدہ نہیں پہنچا رہی۔اکشے لاکڑا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کھانا پکانے والی گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو فوری طور پر واپس لیا جائے اور عوام کو اس مہنگائی سے راحت دی جائے۔ بصورت دیگر یوتھ کانگریس سڑک سے پارلیمنٹ تک اپنا احتجاج جاری رکھے گی۔

چھترپتی شیواجی مہاراج ملک اور دنیا کے لیے باعث تحریک: امت شاہ

پونے۔(یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج نہ صرف ملک بلکہ دنیا بھر کے لیے باعث تحریک ہیں۔انہوں نے یہ بات چھترپتی شیواجی مہاراج کی 345 ویں برسی کے موقع پر رائے گڑھ میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے امت شاہ نے کہا کہ وہ اسٹیج پر موجود تمام افراد کا خیر مقدم کرتے ہیں، جن میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ادین راجے بھوسلے اور آشیش شیلار شامل ہیں۔ انہوں نے راج ماتا جیجاؤ کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے نہ صرف شیواجی مہاراج کو جنم دیا بلکہ ان کے ذہن میں سوراجیہ کا بیج بھی بویا۔شاہ کے مطابق راج ماتا جیجاؤ ہی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے ہندوی سوراجیہ کی بنیاد رکھی۔امت شاہ نے کہا کہ جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں چھترپتی شیواجی مہاراج کا سونے کا تخت تھا اور انہیں سلام پیش کیا،تو ان کے دل میں جو جذبات ابھرے وہ الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے۔انہوں نے کہا کہ مہاراج نے اپنی پوری زندگی سوراجیہ اور سودھرم کے لیے وقف کر دی اور مہاراشٹر کو، جو اس وقت عادل شاہی اور نظام شاہی کے تسلط میں تھا، ہندوی سوراجیہ میں تبدیل کرنے کا عظیم کام انجام دیا۔اس کے بعد مرہٹہ جنگجوؤں نے بغیر گرفتار ہوئے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیے۔

انہوں نے کہا کہ جب چھترپتی شیواجی مہاراج کی پیدائش ہوئی، اُس وقت مہاراشٹر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔لوگ سوراجیہ اور سودھرم کے بارے میں بات کرنا بھی جرم سمجھتے تھے۔لیکن شیواجی مہاراج نے نہ صرف سوراجیہ قائم کرنے کا عزم کیا بلکہ زعفرانی پرچم کو بھی سربلند کیا۔مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ انہوں نے آج تک کئی عظیم شخصیات کی سوانح عمریاں پڑھی ہیں لیکن کسی میں بھی چھترپتی شیواجی مہاراج جیسی ہمت نہیں دیکھی۔انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے ہیں کہ انہیں مہاراج کی برسی کے موقع پر منعقدہ اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔مسٹر شاہ نے مزید کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج کے پاس دولت نہیں تھی، نہ ہی ان کے پاس ماضی کی پشت پناہی تھی، اور نہ ہی مستقبل کا کوئی واضح نقشہ۔لیکن انہوں نے صرف سوراجیہ کے تصور سے ایک سلطنت قائم کی اور 100 سال سے جاری مغلیہ سلطنت کو آہستہ آہستہ زوال پذیر کر دیا۔انہوں نے کہا کہ جب شیواجی مہاراج کے پیروکار گرفتاری کے مقام پر پہنچے، جب وہ تمل ناڈو اور بنگال تک گئے،تو لوگوں نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا کہ اب ہماری سرزمین اور ہماری ثقافت بچ گئی ہے۔انہوں نے ملک کے عوام سے اپیل کی کہ وہ یہ عہد کریں کہ جب ملک آزادی کے 100 سال مکمل کرے گا تو وہ تمام میدانوں میں نمبر 1 ہوگا۔شاہ نے کہا کہ یہ وہی خیالات تھے جن کی بنیاد چھترپتی شیواجی مہاراج نے رکھی۔راج ماتا جیجاؤ نے ان کے دل میں سوراجیہ کا بیج بویا، جو بعد میں تناور درخت بن گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج، چھترپتی سنبھاجی مہاراج، راجارام مہاراج، تارارانی، سانتاجی اور دھانجی جیسے عظیم مجاہدین کے بعد جب اورنگ زیب آیا،تو سبھی نے اس کے خلاف لڑائی لڑی اور ان کے مقبرے یہاں قائم ہوئے۔

کیا دہلی کی حکومت وزیر اعلیٰ کے شوہر چلا رہے ہیں؟ عام آدمی پارٹی کا سنگین الزام

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور ان کے شوہر منیش گپتا کو لے کر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔عآپ کی سینئر لیڈر آتشی نے دعویٰ کیا کہ دہلی کی باگ ڈور دراصل وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے بجائے ان کے شوہر منیش گپتا کے ہاتھ میں ہے، جو آئینی اور جمہوری نظام کے لیے باعث تشویش ہے۔آتشی نے ایک پریس کانفرنس میں ایک تصویر دکھاتے ہوئے کہا،" یہ تصویر بہت کچھ کہتی ہے۔اس میں صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ منیش گپتا دہلی کے اہم سرکاری محکموں جیسے ایم سی ڈی، ڈی جے بی، پی ڈبلیو ڈی اور ڈی یو ایس آئی بی کے اعلیٰ افسران کے ساتھ میٹنگ کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔سوال یہ ہے کہ وہ کس اختیار کے تحت ان محکموں کی میٹنگ کی صدارت کر رہے ہیں؟انہوں نے مزید کہا کہ یہ منظر دہائیوں پرانی اس روایت کی یاد دلاتا ہے جب گاؤں کی سطح پر خواتین سرپنچ تو منتخب ہوتی تھیں لیکن اصل اختیار ان کے شوہروں کے پاس ہوتا تھا، جنہیں سرپنچ۔پتی کہا جاتا تھا۔آتشی نے کہا، ہم نے ان روایتوں کے خلاف جدوجہد کی، خواتین کو تربیت دی تاکہ وہ خود اپنی ذمہ داری نبھا سکیں لیکن آج دہلی جیسے جدید شہر میں ہم وہی پرانا ماڈل وزیر اعلیٰ کے عہدے پر دیکھ رہے ہیں۔عام آدمی پارٹی نے سوال اٹھایا کہ اگر ریکھا گپتا حکومت چلانے میں اہل نہیں تو پھر انہیں وزیر اعلیٰ کیوں بنایا گیا؟ کیا یہی وجہ ہے کہ دہلی میں بجلی کا بحران شدت اختیار کر رہا ہے اور شہریوں کو طویل پاور کٹ کا سامنا ہے؟ کیا اسی وجہ سے نجی اسکول فیس میں منمانی اضافہ کر رہے ہیں اور تعلیمی نظام زوال کا شکار ہے؟ آتشی نے کہا،"ایک جمہوری نظام میں اگر ایک منتخب خاتون وزیر اعلیٰ کی جگہ ان کے شوہر فیصلہ سازی کر رہے ہیں تو یہ نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ عوامی اعتماد کی توہین بھی ہے۔"عآپ نے اس معاملے پر نائب گورنر اور صدر جمہوریہ سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی تفصیلی جانچ کی جائے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی کے عوام نے اپنا ووٹ ریکھا گپتا کو دیا ہے،ان کے شوہر کو نہیں۔اس لیے منیش گپتا کی سرکاری معاملات میں مداخلت ناقابل قبول ہے۔

اتر پردیش میں احتجاج کریں۔بنگال حکومت وقف قوانین کی حمایت نہیں کرتی: فرہاد حکیم

کلکتہ۔(یو این آئی) ممتا بنرجی کے کابینہ وزیر فرہاد حکیم نے آج متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ بنگال میں ترنمول کانگریس اقتدار میں نہیں آنے کی صورت میں وقف ایکٹ نافذ ہو جائے گا۔مرکزی مداخلت بھی بڑھے گی۔اس طرح کے خدشات کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے تشدد زدہ علاقوں میں امن بحال کرنے کی اپیل کی۔ریاستی وزیر اور کلکتہ کے میئر فرہاد حکیم ہفتہ اسمبلی میں مرحوم سیاستدان رزاق مولا کو خراج عقیدت پیش کرنے آئے تھے۔وہاں ایک سوال کے جواب میں فرہاد نے کہا کہ اگر ترنمول نہیں ہے تو وقف موثر ہو جائے گا۔اور اگر آپ بدامنی پھیلاتے ہیں تو مرکزی حکومت مداخلت کرے گی۔ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں چاہتا۔اور وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وقف ایکٹ کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔تو یہاں احتجاج کرنے کا کیا فائدہ؟" انہوں نے مزید کہا کہ بنگال فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی سرزمین ہے۔" یہاں کوئی بھی گولیاں نہیں چلاتا، اور بلڈوزر کی سیاست نہیں ہوتی ہے۔یہاں ادھر ادھر کودنا بی جے پی کے اکسانے کے برابر ہے۔جو لوگ بدامنی پھیلا رہے ہیں وہ دراصل بی جے پی کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔کلکتہ کے میئر نے خبردار کیا کہ یوگی کی ریاست میں جا کر احتجاج کریں۔اگر ہم یہاں احتجاج کریں گے تو کیا ہوگا؟ مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہے۔ہم سب یہاں امن سے رہتے ہیں۔یہاں کسی کو نقصان پہنچانے کا کوئی فائدہ نہیں۔یہاں سڑکوں پر نکل کر کسی کو نقصان پہنچانے کا مطلب ہے بی جے پی کے ووٹوں میں اضافہ۔سڑکوں پر نہ نکلیں اور غنڈے نہ بنیں۔

بی جے پی تمل ناڈو حکومت کے خلاف مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال کر رہی ہے: ڈی ایم کے

چنئی۔(یو این آئی) تمل ناڈو میں حکمراں دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) نے ہفتہ کے روز مرکز کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر حزب اختلاف کی جماعتوں،اپوزیشن کی ریاستی حکومتوں اور غیر بی جے پی حکومت والی ریاستوں کے سیاسی لیڈروں کو نشانہ بنانے کے لیے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور سی بی آئی جیسی مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگایا۔راجیہ سبھا کے ایم پی اور ڈی ایم کے لیگل سیل کے سکریٹری این آر ایلنگو نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ای ڈی نے بینک قرض اور سود کی ادائیگی سے متعلق موجودہ صورتحال کے درمیان قانونی بنیادوں کے فقدان والا مقدمہ درج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی ایجنسیوں بشمول ای ڈی کا بی جے پی کی سیاسی سازش کے حصہ کے طور پر اپوزیشن جماعتوں،ریاستی حکومتوں اور سیاسی قائدین کو نشانہ بنانے کے لئے غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔پرائیویٹ کمپنی کے ذریعہ لئے گئے بینک قرض کی تحقیقات کا ذکر کرتے ہوئے،انہوں نے کہا کہ اسے غلط طریقے سے تمل ناڈو حکومت اور اس کے عہدیداروں کے ملوث ہونے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ای ڈی نے گمراہ کن اور غیر مصدقہ اطلاعات پھیلائی ہیں۔مسٹر ایلنگو نے کہا کہ چنئی میں ای ڈی کی حالیہ کارروائی نجی کمپنی کے بینک قرض سے متعلق تھی۔انہوں نے کہا کہ کمپنی قرض اور سود کی باقاعدگی سے ادائیگی کر رہی ہے اور اس میں کوئی قانونی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ مدراس ہائی کورٹ پہلے ہی فیصلہ دے چکا ہے کہ اس کیس میں وزراء کو ملوث کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بات گزشتہ عدالتی حکم میں واضح طور پر کہی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ ای ڈی کے الزامات مناسب ثبوت یا قانونی شواہد کے بغیر بے بنیاد ہیں اور ان کا مقصد غلط معلومات پھیلانا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومتی انتظامیہ کے اندر غیر قانونی مالیاتی لین دین کے دعووں کی کوئی مصدقہ بنیاد نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ ای ڈی نے ایسے مفروضوں کی بنیاد پر غلط طریقے سے گرفتاریاں شروع کی ہیں۔

کالی کٹ مرکز میں نئے تعلیمی سیشن کا شاندار افتتاح

بہترین طالب کی پہچان صرف تعلیمی بلندی نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی اعتبار سے بھی نمایاں ہونا ضروری ہے: شیخ ابوبکر احمد

کالی کٹ۔ملک کی عظیم الشان دینی وعصری اسلامی یونیورسٹی جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے مختلف شعبہ جات کے نئے تعلیمی سیشن کا آغاز یہاں "البسملۃ" عنوان سے منعقدہ افتتاحیہ اجلاس میں بزبان فیض ترجمان جامعہ کے روح رواں شیخ ابوبکر احمد نے اپنے دعائیہ کلمات اور ناصحانہ خطاب سے کیا۔اس موقع پر شیخ ابوبکر احمد نے طلبہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ طلبہ کامیاب مستقبل کے تئیں محنت و لگن سے اپنے مقصد پر دھیان دیں، شیخ ابوبکر احمد نے کہا کہ ایک بہترین اور مثالی طالب علم ہونے کیلئے تعلیم کے معاملہ میں نہایت مخلص، سنجیدہ اور محنتی ہونا ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ اچھے طالب علم کی پہچان صرف تعلیمی بلندی نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی اعتبار سے بھی نمایاں ہونا چاہئے۔شیخ نے محنت و لگن سے حصول تعلیم کی تلقین کی۔تقریب میں کالج آف شریعہ،کالج آف دعوۃ،اسلامک ہائی اسکول،اور یونیورسٹیز سے منسلک دیگر تعلیمی اداروں اور مرکز سے ملحق تمام کالجوں اور اسکولوں میں کلاسز کے آغاز تعلیم کا اعلان کیا گیا۔استقبالیہ خطاب مولانا سی محمد فیضی مرکز جنرل ڈائریکٹر نے پیش کیا۔اس موقع پر اراکین واساتذہ کثیر تعداد میں شریک رہے۔واضح رہے کہ جامعہ کے ماتحت تعلیمی سیشن ۲۰۲۵-۲۶ کا آغاز تعلیم شاندار طریقہ سے ہوا۔جس میں مختلف شعبہ جات کے درجات کیلئے آغاز درس تھا۔شیخ ابوبکر احمد نے طلبہ کو بسم اللہ خوانی کر کے آغاز تعلیم کیا اس طرح سے مختلف شعبہ جات کے کلاسز کا آغاز تعلیم ہوا۔

سکھبیر سنگھ بادل دوبارہ شرومنی اکالی دل کے صدر منتخب، پانچ ماہ بعد واپسی

چنڈی گڑھ: سکھبیر سنگھ بادل کو شرومنی اکالی دل کا صدر دوبارہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ یہ انتخاب امرتسر میں گولڈن ٹیمپل کمپلیکس کے اندر واقع تیجا سنگھ سمندری ہال میں ہفتہ کے روز منعقد پارٹی کے تنظیمی انتخابات کے دوران متفقہ طور پر عمل میں آیا۔قائم مقام صدر بلوندر سنگھ بھونڈر نے ان کے نام کی تجویز دی جسے پارٹی کے 524 نمائندوں نے اتفاق رائے سے قبول کیا۔سکھبیر سنگھ بادل نے پہلی مرتبہ 2008 میں اپنے والد پرکاش سنگھ بادل کے بعد صدر کا عہدہ سنبھالا تھا اور 2024 تک پارٹی کی قیادت کرتے رہے۔تاہم،گزشتہ سال مذہبی سزا کے باعث انہوں نے 16 نومبر 2024 کو استعفیٰ دے دیا تھا،جب اکال تخت نے انہیں تنکھا یعنی قصوروار قرار دیا تھا۔اکال تخت کے جتھیدار گیانی رگھبیر سنگھ کی جانب سے 2 دسمبر 2024 کو جاری ہدایت میں کہا گیا تھا کہ سکھبیر بادل اور اس وقت کی قیادت شرومنی اکالی دل کی سربراہی کے لیے نااہل ہیں۔اس کے بعد شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی نے جتھیدار کو برطرف کر کے ان کی جگہ جتھیدار کلدیپ سنگھ گرگج کو مقرر کیا۔مذہبی سزا کے دوران گولڈن ٹیمپل میں موجود سکھبیر سنگھ بادل پر ایک قاتلانہ حملے کی کوشش بھی ہوئی،تاہم وہ محفوظ رہے۔اکالی دل کے ترجمان دلجیت سنگھ چیمہ کے مطابق سکھبیر اور دیگر قائدین نے اکال تخت کے احکامات کے تحت اپنی سزا پوری کر لی ہے،جس کے بعد وہ مذہبی طور پر پاک ہو گئے ہیں۔پارٹی کے ایک سینئر رہنما نے کہا کہ سکھبیر بادل نے مشکل وقت میں بھی قیادت کا مظاہرہ کیا اور ان پر تنقید کرنے والے خود غرضی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ایک اور رہنما نے کہا کہ سکھبیر نے پنتھ کے سامنے پیش ہو کر اپنی مذہبی ذمہ داری پوری کی اور اب وہ پارٹی کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے تیار ہیں۔

وقف املاک کا تحفظ اہل ایمان کیلئے سب سے مقدم

مسلم اوقاف پر ناجائز قبضہ جمانے کی سازش کامیاب نہ ہوگی! علماء کرام

سہارنپور (احمد رضا) وقف ایکٹ کے خلاف مسلم مرد اور خواتین مع بچوں کے سڑکوں پر نکل کر خطرناک بل کے خلاف آواز بلند کر رہی ہیں یہ سچ ہے کہ ملک کا تیس کروڑ مسلم عوام اس اسلام مخالف وقف ایکٹ کو تسلیم ہی نہیں کریگا نظریہ صاف ہے کہ مسلم افراد اپنے بزرگوں اور اکابرین کی کھربوں کی جائدادیں کسی بھی صورت میں خرد برد نہیں ہونے دیں گے! واضح ہو کہ جے پی سی کمیٹی کے سربراہ جگدمبکا پال کی ہٹلر شاہی سے کچھ روز قبل لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں وقف املاک کو چھین لینے والا بل طاقت کے بل بوتے پر پاس کر دیا گیا صدر مملکت نے بھی منظوری دے دی ہے جلد بازی میں پاس کرائے گئے وقف ایکٹ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی شازش کے تحت وقف املاک پر قبضے کی اسکرپٹ تیار کی جارہی ہے مگر ملک کا مسلمان اس زبردستی کو برداشت نہیں کر سکتا ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے جاری ہیں اگر سرکار نے ہوش سے کام نہیں لیا تو ظاہر ہے کہ تیس کروڑ مسلم آبادی مرد اور خواتین سبھی سڑکیں جام کر دیں گے سرکار چاہے تو مسلم آبادی پر پولیس کو طاقت کا استعمال کرنے کو کہے یا نہ کہے مگر مسلم آبادی بزدل کی زندگی سے شیر کی زندگی جینا زیادہ پسند کرے گی موت کا خوف بزدلوں کو ہوتا ہے مومن کے لئے تو موت تحفہ ہے اگر حق عمل کے لئے موت واقع ہو جاتی ہے تو شہادت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اللہ اکبر بھاجپا گروہ

اور شدت پسند ہندو افراد وقف املاک پر ناجائز قبضہ جمانے کی کوشش کرتے ہوئے آجکل جگہ جگہ یہ کہتے ہوئے گھوم رہے ہیں کہ ملک میں جو وقف املاک ہیں وہ 75 فیصد سرکاری جائیدادوں پر مشتمل ہیں جبکہ ہزار سال قدیم کے سرکاری کاغذات اس بات کو یقینی اور مضبوط بنانے کے لئے کافی ہیں کہ وقف کی ملک بھر میں جو املاک کھربوں کی قیمت کی موجود ہیں وہ مسلم آبادی کے بزرگوں کی ذاتی ملکیت ہے کسی کے باپ کی نہیں مسلمان اپنی ملکیت کو ناجائز اور ناپاک استعمال میں ہرگز نہیں جانے دیں گے ہماری وقف املاک پر سرکار اور غیر قانونی طور سے دیگر افراد نے جو ناجائز قبضہ جما رکھا ہے وہ ہریانہ پنجاب اتراکھنڈ، مہاراشٹرا، اتر پردیش اور مدھیہ پردیش میں آج کھربوں روپیوں کی قیمتی جائدادیں ہیں جو ہزار سال سے وقف املاک کی سرکاری فہرست میں شامل ہیں آج جن املاک پر سرکار کی بری نظریں جمی ہوئی ہیں مگر ملک کا 30 کروڑ مسلمان کسی بھی صورت اپنے بزرگوں اور باپ دادا کی املاک کو خرد برد نہیں ہونے دیگا! واضح رہے کہ جو شدت پسند افراد سرکاری مشینری کی شہ پر ہماری وقف املاک پر قبضہ جمانے کی فراق میں ہیں وہ لوگ سبھی معنوں میں ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بڑی رکاوٹ اور آپسی بھائی چارہ کے لئے سنگین خطرہ ہیں ایسے لوگوں سے ملک کی سالمیت کو بھی بڑا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ہمارے بزرگوں کی خون پسینے سے بنائی گئی قیمتی سرمایہ والی جائیدادوں پر لالچی نظریں جمائے ہوئے لوگ ہمارے زندہ رہتے ہوئے ہمارے بزرگوں کی جائیدادیں ہضم نہیں کر سکتے دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمارے حق اور حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے گی تو ہم سڑک پر آکر اپنے حق کے لئے جدوجہد کریں گے اپنے بزرگوں اور اکابرین کی ہزاروں کروڑ کی ملکیت والی جائیدادیں کسی بھی صورت برباد نہیں ہونے دیں گے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے ایک گفتگو کے دوران وقف املاک کے حقوق اور تحفظ پر اپنی مثبت رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بزرگوں اور اکابرین کے ذریعہ کئے گئے اللہ کی راہ میں کئے گئے وقف کا تحفظ ہمارا دینی، ملی اور ایمانی فریضہ ہے ہم اپنی اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے ہیں سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے اوقاف کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جس قدر بھی ملک کے ہر خطہ میں ہمارے بزرگوں کی اوقافی املاک ہیں وہ سرکاری ملکیت نہیں ہیں بلکہ ہزاروں مسلمانوں نے ہر دور میں مساجد، عیدگاہوں، قبرستان، درگاہ و مدارس کے لئے بطور صدقہ جاریہ جو اپنی ذاتی املاک کو وقف کیا ہے یہ سب وہی جائیدادیں ہیں ان پر کسی کا کچھ بھی حق نہیں ہے ہمارے بزرگوں نے بہت سے خیراتی وانسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی اپنی املاک کو وقف کیا ہے ان اداروں سے مسلم و غیر مسلم سبھی فائدہ اٹھاتے ہیں سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے بتایا کہ وقف ترمیمی بل 2024 کے ذریعہ حکومت وقف ایکٹ 1995 کو کمزور کر کے سینٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈوں کو براہ راست اپنے کنٹرول میں لے کر وقف املاک پر قبضے کا راستہ ہموار کر رہی ہے ایسے میں ملک میں بسنے والے تمام انصاف پسند شہریوں اور غیرت مند مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ اوقاف کے تحفظ کے حوالہ سے ہونے والی جدوجہد میں حصہ لیں اسی ضمن میں کل کانپور کے شہر قاضی نے بھی اپیل کی ہے کہ مدرسہ جامع العلوم میں آنے والے جمعہ کے روز بعد مغرب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی زیر صدارت تحفظ اوقاف کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظر عام مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن عاملہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی بھی تشریف لا رہے ہیں اس لئے لازم ہے کہ ہم اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور حق کے لئے آواز بلند کریں!

بغیر وجہ اور بنیاد کے گرفتار کرنا غیر قانونی

الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی کے ڈی جی پی کو دی سخت ہدایت

پریاگراج :12 اپریل (پی این ایس) ایک اہم فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ کسی شخص کو اس کی گرفتاری کی وجہ اور بنیاد بتائے بغیر گرفتار کرنا غیر قانونی ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ گرفتاری کے وقت آئین کے آرٹیکل 22(1) اور سی آر پی سی کی دفعہ 50 (اب بی این ایس ایس کی دفعہ 47) کے تحت حقوق پر سختی سے عمل کیا جائے۔ عدالت نے ڈی جی پی یوپی کو ایک سرکلر جاری کرنے اور تمام ضلعی پولیس سربراہوں کو قانونی دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ رام پور کے منجیت سنگھ عرف اندر کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے یہ حکم جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس پرشانت کمار کی ڈویژن بنچ نے عرضی گزار کے وکیل اور ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈوکیٹ پریتوش مالویہ کی سماعت کے بعد دیا۔ ہندوستان کے مطابق درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ درخواست گزار کے خلاف ملک رام پور پولیس اسٹیشن میں دھوکہ دہی اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے ریمانڈ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جہاں سے اسے عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا۔ وکیل نے کہا کہ پولیس نے درخواست گزار کو گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی اور نہ ہی تحریری طور پر گرفتاری کی بنیاد دی۔ گرفتاری کا میمو پہلے سے پرنٹ شدہ پروفارمے پر دیا گیا تھا جس میں وجہ اور بنیاد نہیں لکھی گئی تھی۔ جبکہ CrPC کی دفعہ 50 کے تحت ایسا کرنا ضروری ہے۔ آئین کا آرٹیکل 21(1) ملزم کو گرفتاری کی وجوہات جاننے کا حق بھی دیتا ہے۔ یہی نہیں، درخواست گزار کو عدالتی حراست میں بھیجتے ہوئے انہیں جواب دینے کا موقع بھی نہیں دیا گیا۔ عدالت نے کہا کہ ہمیں یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ درخواست گزار کو دیے گئے گرفتاری میمو میں نہ تو بنیاد اور وجہ بتائی گئی ہے۔ گرفتاری کے دوران سی آر پی سی کی دفعہ 21(1) اور سیکشن 50 کی خلاف ورزی کی گئی۔ عدالت نے کہا کہ قانونی امداد حاصل کرنا ملزم کا اہم حق ہے۔ عدالت نے درخواست منظور کرتے ہوئے 26 دسمبر 2024 کے حکم نامے اور گرفتاری کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کو ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں انہیں قانونی دفعات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

باغپت کے دو گرام پردھان مہاراشٹر ایکسپوزر وزٹ کے لیے منتخب

باغپت 12 اپریل (یو این ائی) اتر پردیش کے باغپت ضلع کے دو گرام پردھانوں کو مہاراشٹر کے ایکسپوزر وزٹ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اس انتخاب سے دونوں گرام پنچایتوں اور علاقہ کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ضلع پنچایت راج افسر ارون اتری نے بتایا کہ ضلع میں بنولی بلاک کے فاضل پور سندر نگر کے گاؤں کے سربراہ سدھیر راجپوت اور چھپرولی بلاک کے ٹانڈہ گاؤں کے گاؤں کے پردھان نوازش خان کو اتر پردیش حکومت کے زیر اہتمام مہاراشٹر ایکسپوزر وزٹ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ منتخب گاؤں کے سربراہ کچھ نیا سیکھنے کے لیے 19 اپریل کو پانچ دنوں کے لیے مہاراشٹر جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ مہاراشٹر ایکسپوزر وزٹ کے لیے ریاست سے کل ملا کر 27 نمائندے جن میں 18 گرام پردھان، 7 پنچایت راج افسران اور 2 گرام پنچایت سکریٹریز شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی سے روانہ ہونے والی ٹیم کی قیادت آگرہ ضلع کے ضلع پنچایت راج افسر منیش کمار کریں گے اور لکھنؤ سے روانہ ہونے والی ٹیم کی قیادت کانپور شہر کے اسسٹنٹ پنچایت راج افسر ابھیلاش بابو کریں گے۔

درگاہ حضرت شیخ امید علی وارثی کا عرس و جشنِ وارثِ پاک

بارہ بنکی۔ حضرت شیخ امید علی وارثی کا عرس و جشنِ وارثِ پاک کا اہتمام درگاہ کے منیجر و ذمہ دار ڈاکٹر خطیب الرحمٰن وارثی کی صدارت میں ہوا۔ وارثی پیلس سے چادر پیش کرنے زائرین کا ہجوم وارثی روڈ ہوتے ہوئے آستانے پر پہنچا اور سابق اقلیتی کمیشن اتر پردیش کے رکن جناب صدیق وارث وارثی صاحب نے دیواں شریف کی چادر مزار پر پیش کی۔ جشن کا آغاز قرآنِ مجید سے قاری معین القادری صاحب نے کیا اور قاری صاحب نے تقریر میں کہا کہ سرکار وارثِ پاک کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آج ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے نام اور کام سے واقف ہے۔ سرکار وارثِ پاک خاصیتِ الٰہی کے پیکر اور عشقِ رسول کے مجسمہ تھے، دیوہ شریف سے انسانیت و محبت کا پیغام دیا اور آج بھی سرکار وارثِ پاک کے آستانے سے قومی یکجہتی و محبت کا پیغام دیا جاتا ہے۔ سرکار وارثِ پاک کی بہت ساری کرامات ہیں جن میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ عالم پناہ سرکار وارثِ پاک اعظم اللہ ہو ذکرہ و شیخ امید علی وارثی نے اس دنیا سے ایک ساتھ پردہ فرمایا ہے، جس کا سرکار وارثِ پاک نے تقریباً 10 دن پہلے شیخ امید علی وارثی سے دیوہ شریف میں وعدہ فرمایا تھا اور کہا تھا کہ "سنا سنا ساتھ چلیں گے"۔ پھر شیخ امید علی وارثی دیوہ شریف سے لوٹنے کے بعد ہلکا نزلہ زکام بخار ہوا اور ٹھیک 10 دن کے بعد اس دار فانی دنیا سے پہلی صفر کی صبح 13:4 پر وصال ہوا۔ اور دیوہ شریف میں بھی سرکار وارث پاک نے بھی پہلی صفر کو ہی صبح 13:4 پر پردہ فرمایا اور سرکار کا یہ "قول کہ سنا سنا ساتھ چلیں گے" پورا ہوا۔ نعت و منقبت کا نذرانہ اہل بیت اطہار علیہم السلام پر قاری معین الدین صاحب نے پیش کیا۔

محفلِ سماع کا آغاز دیوہ شریف سے آئے قوال سہیل وارثی وان کے ہم نوا نے مولا علی کی شان بیان کرتے ہوئے "من کنت مولا فہذا علی مولا" سے کیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے عرس میں شرکت کی۔ عرس و جشنِ وارثِ پاک میں مہمانانِ خصوصی جیوڈیشیئل کورٹ کے جج عالی جناب ایم۔ ایچ۔ زیدی صاحب، وسماج وادی پارٹی کے لیڈر سعود خان صاحب، ڈاکٹر ضمیر وارثی صاحب، ایڈووکیٹ رضا حسین صاحب، ایمکس اکیڈمی حضرت گنج کے بانی انور حسین صاحب موجود رہے۔ اس موقع پر دیوہ شریف سے آئے ایڈووکیٹ محمد وارث وارثی صاحب، نرالے شاہ وارثی، بنظیر شاہ وارثی، کچھوچھہ شریف کے سید کمال اشرف صاحب، ایڈووکیٹ شاہ عالم صاحب، انسپکٹر امجد خان صاحب، سمیع الدین صاحب، مبصر صاحب پارا، ڈاکٹر دلشاد صاحب پارا، رتوج پانڈے جی، انوراگ تیواری جی و مجیب الرحمٰن صاحب نے شرکت کی۔ جناب واثق وارثی صاحب دیوہ شریف نے مزار پر حاضری دی۔ اس موقع پر حسن وارث وارثی، حسین وارث وارثی، نور الدین بہٹا، شاداب اچراؤ مو، محجن پندری، حمزہ موہلیا، صادق امرسندوی، محمد وارث، اسحاق، مونو، فرحان، افضال، سنیل کمار، پراغی لال نے عرس کا انتظام دیکھا۔ قاری معین القادری صاحب نے صلوٰۃ و سلام پیش کیا۔ قل و دعا کے بعد جشن کا اختتام ہوا۔ ڈاکٹر خطیب الرحمٰن وارثی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ہلور مسجد زہرا میں مجلس عزا

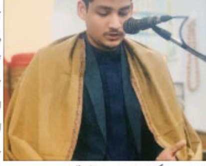

ڈومریا گنج۔ سدھارتھ نگر۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: "میں تم میں دو بھاری قیمتی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت، یعنی میرے اہلِ بیت۔ جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔" یہ یہ خطاب مولانا معجز عباس نے ہلور واقع مسجدِ ثانی زہرا میں ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اہلِ بیتؑ کا طرزِ زندگی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ دین صرف عبادت کا نام نہیں ہے، بلکہ عدل، محبت، صبر، سچائی اور قربانی جیسے اصولوں کا عملی اظہار ہے۔ امام علیؑ علیہ السلام کا عدل، جناب سیدہ فاطمہؑ کی عصمت و پاکدامنی، حضرت امام حسنؑ کا صبر، اور حضرت امام حسینؑ کی قربانی، یہ سب ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ مولانا معجز عباس نے مزید کہا کہ مجالسِ عزا دراصل یہی پیغام دیتی ہیں کہ ہم نہ صرف ان عظیم شخصیات کا غم منائیں بلکہ ان کے کردار کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ آج جب ہم منبر پر ان کا ذکر کرتے ہیں، تو دراصل انسانیت کو شعور، بیداری اور نجات کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اہلِ بیت کا طرزِ حیات ایک ایسا مکمل آئینہ ہے جس میں ہر دور کا انسان اپنی راہ پا سکتا ہے، بس شرط یہ ہے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا عہد کریں۔ مجلس سے پہلے ہیڈر کرار و ہم نوا نے مرثیہ پیش کیا۔ مجلس کے دوران عزیز ہیڈر سدلو سابقہ پردھان، پرنس، راجو منٹری، انور عباس، لادلے بی ڈی سی، ہلو سمیت تمام لوگ موجود رہے۔

مرزا شفق کو سلیم امروہوی نے پنہائی ردائے ادب، پیش کیے ادبی تحائف

امروہہ۔ مصحفی کی سرزمین امروہہ کی ادبی روایتوں کے امین، اردو کے نامور اور معتبر شاعر اور ناظم سلیم امروہوی نے اپنی رہائشگاہ "ادب گاہ سلیم" پر ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق کو "ردائے ادب" پہنا کر ان کا استقبال کیا، اس موقع پر سلیم امروہوی نے اپنے شعری مجموعے "گہوارۂ خوشبو"، "سرمایہ نجات"، "ذکر مصطفیٰ" اور "کائنات" ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق کی نذر کیے۔ اس دوران لکھنؤ اور امروہہ کی ان دو اہم شخصیات کے درمیان عصر حاضر میں محافل علم و ادب کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال بھی پیش کیا گیا۔ مرزا شفق نے اپنے اظہار بیان میں ذکر کیا کہ امروہہ اور لکھنؤ اپنی ادبی روایت کو باقی رکھ کر اپنی تہذیب کی حفاظت کر رہے ہیں۔ سلیم امروہوی کی تصانیف پر سلطان الذاکرین مرزا شفیق حسن شفق نے کہا کہ سلیم امروہوی گزشتہ کئی دہائیوں سے ادب کی خدمت

مرادآباد: کندرکی سے بی جے پی ایم ایل اے رام ویر سنگھ کے انتخاب کو چیلنج

پریاگ راج :12 اپریل (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے مرادآباد کی کندرکی سیٹ پر ضمنی انتخاب جیتنے والے بی جے پی ایم ایل اے رام ویر سنگھ سمیت تمام امیدواروں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ان سے جواب طلب کیا ہے۔ یہ حکم جسٹس سمیت گوپال کی عدالت نے ضمنی انتخاب میں سماج وادی پارٹی کے امیدوار محمد رضوان کی طرف سے دائر انتخابی عرضی پر دیا ہے۔ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ بی جے پی امیدوار رام ویر سنگھ نے الیکشن جیتنے کے لیے طاقت کا غلط استعمال کیا۔ عدالت نے ایم ایل اے رام ویر سنگھ سمیت تمام امیدواروں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 5 اگست تک ثبوت کے ساتھ جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ عدالت نے نوٹس جاری کرنے کے لیے رجسٹرار جنرل کے منتخب کردہ اخبار میں نوٹس شائع کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

طوفان سے کچے مکان کی گری چھت 15 سالہ لڑکے کی موت

دیوبند، 12: اپریل (فیروز خان) گزشتہ رات دیوبند علاقہ کے گاؤں گھیانہ میں تیز ہواؤں اور اور بارش کے باعث ایک کچے مکان کی چھت گر گئی جس کے نیچے دبکر ایک 15 سالہ لڑکا جاں بحق ہو گیا۔ حادثہ کے بعد گاؤں والوں کی بھیڑ موقع پر جمع ہو گئی اور اہل خانہ کو بمشکل تمام ملبے کے نیچے سے باہر نکالا۔ اطلاع کے مطابق جمعہ کی رات اچانک آئی تیز ہواؤں اور اور بارش کے باعث گاؤں گھیانہ کے رہائشی انیل عرف للو کے کچے مکان کی چھت گھر میں سوئے ہوئے اہل خانہ پر گر گئی۔ چیخ و پکار سن کر گاؤں والوں کی بھیڑ موقع پر جمع ہو گئی اور انہوں نے بڑی مشکل سے خاندان کے افراد کو ملبے کے نیچے سے باہر نکالا۔ لیکن اس حادثے میں انیل کے 15 سالہ بیٹے نہال کی موت ہو گئی۔ نوجوان کی موت سے گاؤں والوں میں سوگ کا سماں ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور گاؤں پردھان بھی موقع پر پہنچ گئے۔ متوفی نہال کے والد انیل عرف للو نے بتایا کہ وہ محنت مزدوری کر زندگی گزار رہے ہیں اس کا ایک ہی بیٹا تھا، اب اس کے پاس نہ بیٹا بچا ہے اور نہ رہنے کے لیے گھر، بارش اور طوفان کی وجہ سے اس کا گھر گر گیا اور اس کا بیٹا بھی موت کے آغوش میں چلا گیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچنے کے بعد واقعہ سے متعلق معلومات جمع کیں۔ اس دوران گاؤں کے پردھان نے متاثرہ خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا اور انہیں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔

جھانسہ دے کر 'جھولا چھاپ' کرنے لگا حاملہ خاتون کا آپریشن

موت، ہنگامہ، اہل خانہ نے لگائے سنگین الزام

دیوریا :12 اپریل (پی این ایس) رودر پور نگر کے سمرونا پل سے متصل ایک نجی اسپتال میں آپریشن کے دوران ایک حاملہ خاتون کی موت ہو گئی۔ زچگی کی حالت میں خاتون کی موت کے بعد آپریٹر نے جلد بازی میں ہسپتال کو تالہ لگا کر متوفی اور اس کے اہل خانہ کو باہر بھگا دیا اور فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ جمعہ کی رات 2 بجے سمرونا پل کے قریب ملہ ٹولی وارڈ کے ایک نجی اسپتال میں پیش آیا۔ متوفی شہر کے چوہٹہ وارڈ کا رہائشی ہے۔ ہفتہ کی صبح گھر والوں نے اسپتال میں ہنگامہ کھڑا کر دیا اور کارروائی کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ چوہٹہ وارڈ کے رہائشی کش راج بھر کی 24 سالہ بیٹی سنائنا کی شادی محلے کے گووند سے ہوئی تھی۔ گووند پنجاب میں رہ کر اپنی روزی کماتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سنینہ کی ڈیلیوری کروانے گھر آیا تھا۔ گووند نے بتایا کہ کمیونٹی ہیلتھ سنٹر کی آشا ورکر اسے سمرونا کے ایک پرائیویٹ اسپتال لے گئی۔ رات گئے آپریٹر نے خاتون کا آپریشن شروع کر دیا جبکہ باہر سے ڈاکٹر بلانے کی جھوٹی یقین دہانی کرائی۔ آپریشن شروع ہوتے ہی اس نے رقم کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ گھر والوں نے فوراً رقم دے دی، کچھ دیر بعد وہ آپریشن تھیٹر سے باہر آیا اور ایک لڑکا بچہ دیا۔ 15 منٹ کے بعد آپریٹر نے حاملہ خاتون کو باہر نکالا۔ اس سے پہلے کہ گھر والے کچھ سمجھ پاتے، اس نے سب کو ہسپتال سے بند کر دیا اور بھاگ گیا۔ خاتون کو مردہ دیکھ کر اہل خانہ بے آواز ہو گئے۔ متوفی کے شوہر نے بتایا کہ ایک آشا ورکر محلے کی دیگر خواتین کے ساتھ یہاں آتی تھی۔

نوجوان طاقت ہی قوم کی تعمیر کی اصل قوت: راج ہنس سنگھ

'ترقی یافتہ بھارت کے عزم' کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد

جونپور۔ محمد حسن پی جی کالج کے سوداگر ہال میں ہفتے کے روز "ترقی یافتہ بھارت کے عزم" کے موضوع پر ایک پُراثر سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں نوجوانوں کے کردار کو ملک کی تعمیر کی بنیادی قوت کے طور پر اُجاگر کیا گیا۔ مہمانِ خصوصی، مہاراشٹرا قانون ساز کونسل کے رکن اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر نائب صدر راجہنس سنگھ نے نوجوانوں کو ملک کی ترقی کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہوئے کہا: انہوں نے کہا کہ اگر نوجوان تعلیم، اختراعات، ٹیکنالوجی اور خود انحصاری کی طرف قدم بڑھائیں، تو بھارت کو ترقی یافتہ ملک بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے "اسٹارٹ اپ انڈیا" اور "میک اِن انڈیا" جیسی اسکیموں کو اپنانے کا مشورہ بھی دیا۔ مہمانِ خصوصی ہیمنت تیواری، جو کہ اُتر پردیش کی تسلیم شدہ صحافیوں کی کمیٹی کے صدر ہیں، نے صحافت کو معاشرے کو سمت دینے والا ایک طاقتور ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ایمانداری اور سماجی ذمے داری کے ساتھ کام کریں۔ پروگرام کے صدر ڈاکٹر عبدالقادر خان نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا: ترقی یافتہ بھارت کا خواب تبھی حقیقت بنے گا جب تعلیم محض ڈگری تک محدود نہ رہے، بلکہ اخلاقیات اور خدمت کا ذریعہ بھی بنے۔ انہوں نے نوجوانوں سے خود احتسابی، مہارتوں کی نشوونما اور سماجی شعور کے لیے بیدار رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے مہمانِ خصوصی راجہنس سنگھ اور مہمانِ خاص ہیمنت تیواری کو یادگاری نشان پیش کر کے اعزاز بخشا اور منتظمین کو کامیاب پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد دی۔

بیوی کی بنائی فحش ویڈیو، پھر کرنے لگا اپنی من مانی، شوہر نے اس بہانے بلوا کر دی دردناک موت

سنت کبیر نگر :12 اپریل (پی این ایس) پولس نے اتر پردیش کے سنت کبیر نگر ضلع کے بیلہر کلاں تھانہ علاقہ کے امرڈوبھا میں 25 مارچ کو آٹو ڈرائیور ہدایت اللہ کے قتل کے ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ دوران تفتیش ملزم نے بتایا کہ ہدایت اللہ نے اس کی بیوی کی فحش ویڈیو بنا کر اسے بلیک میل کرتا تھا۔ کئی بار بتانے کے باوجود وہ ویڈیوز اور تصاویر ڈیلیٹ نہیں کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ اسے ریل بنانے کے نام پر سیوان لے گیا، شراب پلا کر قتل کر دیا۔ اس کیس کا انکشاف کرتے ہوئے پولیس سپرنٹنڈنٹ ستیہ جیت گپتا نے کہا کہ پولیس کو سراغ ملے ہیں کہ آٹو ڈرائیور کا قتل محبت کی وجہ سے ہوا ہے۔ کوتوالی خلیل آباد علاقہ کے املی ڈیہہ گاؤں کے رہنے والے انوج چوہان نے اس جرم کا ارتکاب کیا۔ اس کے بعد پولیس ٹیم نے ملزم کی تلاش شروع کی اور مسلسل اس کی لوکیشن ٹریس کر رہی تھی۔ اسے جمعہ کی صبح خلیل آباد علاقے میں پرسوہیا عرف سنگھیوا کے قریب سے گرفتار کیا گیا۔ ملزم سے ہدایت اللہ کا موبائل، اس کی موٹر سائیکل، ایک چاقو اور 600 روپے نقدی برآمد ہوئی ہے۔ دوران تفتیش اس نے بتایا کہ ہدایت اللہ اس کی بیوی کی فحش ویڈیو بنا کر اسے وائرل کرنے کی دھمکیاں دے کر بلیک میل کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کے بعد اس نے ہدایت اللہ کو قتل کرنے کی سازش رچی اور اسے اعتماد میں لینا شروع کر دیا۔ قتل کے دن اس نے ہدایت اللہ کو کسی اور کے موبائل سے فون کیا اور ریل بنانے کو کہا۔ شام کو جب ہدایت اللہ آیا تو اندھیرا ہونے تک موٹر سائیکل پر گھومتا رہا۔ جب اندھیرا چھا گیا تو وہ ریل بنانے کے لیے امرڈوبھا گاؤں کے کھیت میں پہنچا اور شراب پلائی۔

امیٹھی: رات میں بھائی سے جھگڑا، صبح نوجوان کی پھندے سے لٹکتی ہوئی ملی لاش

امیٹھی :12 اپریل (پی این ایس) یوپی کے امیٹھی میں ہفتہ کو ایک نوجوان کی لاش درخت سے لٹکی ہوئی ملی۔ صبح کھیتوں کی طرف جانے والے لوگوں نے دیکھا تو گھر والوں کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی اہل خانہ روتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور واقعہ کی تفصیلات اکٹھی کیں۔ یہ واقعہ کوتوالی علاقے کے بنی پور گاؤں کے باہر پیش آیا۔ یہاں گاؤں کے رہنے والے پالے کوری (42) کی لاش امیٹھی۔ دھمورو روڈ پر ایک باغ میں درخت سے لٹکی ہوئی ملی۔ بتایا گیا ہے کہ جمعہ کی رات پالے کوری کا نشے کی حالت میں اپنے بھائی سے جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد وہ گھر سے چلا گیا۔ پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ ہفتہ کی صبح تقریباً 5 بجے گاؤں والے رفع حاجت کرنے کے لیے باغ کی طرف گئے تھے۔ وہاں اس نے پالے کی لاش کو تولیے کی مدد سے آم کے درخت کی شاخ سے لٹکا ہوا دیکھا۔ اس پر گاؤں والوں نے گھر والوں اور پولیس کو اطلاع دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں کی بھیڑ موقع پر جمع ہو گئی۔ اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ کوتوالی انچارج برجیش سنگھ نے بتایا کہ پالے کوری کا اپنے بھائی سے نشے کی حالت میں کسی بات پر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ تمام پہلوؤں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

لال جی ٹنڈن نے پوری زندگی قوم پرستی کی اقدار کی پیروی کی: یوگی

وزیر اعلیٰ نے یوپی کے سابق وزیر آنجہانی لال جی ٹنڈن کے 90ویں یوم پیدائش پر مجسمے پر گل پوشی کرانہیں خراج عقیدت پیش کیا

لکھنؤ: ۱۳ اپریل۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج بہار اور مدھیہ پردیش کے سابق گورنر اور اتر پردیش کے سابق وزیر آنجہانی لال جی ٹنڈن کو ان کی 90ویں یوم پیدائش پر ان کے مجسمے پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آنجہانی لال جی ٹنڈن نے پوری زندگی قوم پرستی کی اقدار کی پیروی کی اور اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا کرتے رہے۔ ان کی شخصیت اور کام آج بھی ہم سب کو متاثر کرتا ہے۔ جب بھی انسان اقدار، اصولوں اور حدود کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے تو اسے عروج پر پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔ آنجہانی ٹنڈن کی شخصیت اور کام سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آنجہانی ٹنڈن نے تقریباً 7 دہائیوں تک ریاست اور ملک کی سیاست میں اپنی ایک مضبوط شناخت برقرار رکھی۔ لکھنؤ میں ایک عام کارکن، رضا کار، لکھنؤ میونسپل کونسل اور لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے کونسلر، قانون ساز کونسل کے رکن، ایم ایل اے، ریاستی حکومت کے وزیر اور لکھنؤ کے ایک مقبول رکن اسمبلی کے طور پر ان کی عوامی شبیہ، عام لوگوں سے ان کی بات۔ چیت اور ہر فرد کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہونے کا جذبہ سبھی نے دیکھا ہے۔ آنجہانی ٹنڈن کے پیروکاروں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ اس کے پیروکاروں کو اس کی اقدار اور نظریات سے جڑے رہنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کوئی مصیبت زدہ آنجہانی ٹنڈن کے پاس مدد کے لیے جاتا ہے تو وہ ہر رکاوٹ کو دور کر کے اس کی ضرور مدد کرتے تھے۔ مظلومین کے لیے ان کے دل میں ہمدردی دکھائی دیتی تھی۔ اپنی اقدار اور نظریات کے ساتھ وہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ بہار اور مدھیہ پردیش کے گورنر کی حیثیت سے انہوں نے اپنی آئینی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں۔ ان دونوں جگہوں پر انہوں نے ہر پارٹی کے کارکنوں اور عوام کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کر کے کام کیا۔ آنجہانی آشوتوش ٹنڈن گوپال کے تئیں عاجزانہ خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آنجہانی ٹنڈن کے انتقال کے فوراً بعد ان کے بیٹے اور ریاستی حکومت کے وزیر جناب آشوتوش ٹنڈن گوپال کا بھی انتقال ہو گیا۔ وہ ہر کسی کو اپنے ساتھ جوڑنے کی قابلیت اور اپنے والد کی خوبیوں کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھتے رہے۔ ٹنڈن خاندان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اور انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا کہ پارٹی اور ریاستی حکومت ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بھی پروگرام سے خطاب کیا۔ اس موقع پر سماجی بہبود کے وزیر مملکت (آزاد چارج) جناب عاصم ارون، رکن پارلیمان جناب برجلال، لکھنؤ کی میئر محترمہ سشما کھرکوال اور دیگر معزز افراد موجود تھے۔

ہنومان جینتی پر وزیر اعلی یوگی کی مبارکباد

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) ہنومان جینتی 12 اپریل کو ملک بھر میں بڑے دھوم دھام سے منائی جا رہی ہے۔ مندروں میں صبح سے ہی عقیدت مندوں کی لمبی قطاریں نظر آ رہی ہیں۔ مرکزی وزیر امت شاہ، اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر پیوش گوئل نے ہنومان جینتی پر ہم وطنوں کو مبارکباد دی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا، انہوں نے پوسٹ میں لکھا، "شری ہنومان جینتی پر تمام ہم وطنوں کو دلی مبارکباد۔ تمام پریشانیوں کو دور کرنے والے بھگوان بجرنگ بلی، تمام پریشانیوں کو دور کریں اور طاقت، حکمت، سمجھداری اور لمبی زندگی عطا کریں۔ جے شری رام"۔ اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا اور لکھا، "تمام عقیدت مندوں اور ریاست کے باشندوں کو ہنومان جینتی پر نیک خواہشات۔ بھگوان شری رام کے سب سے بڑے بھگت، سنکٹ موچن شری ہنومان جی کی کرپا سب پر بنی رہے۔ ہر کسی کی زندگی خوشیوں، امن، خوشحالی اور صحت سے بھری ہو، مہابیر کی طاقت اور علم کی طاقت کے ساتھ، اوم ہنومتے نم۔" مرکزی وزیر پیوش گوئل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر پوسٹ کیا اور لکھا، "بھگوان شری رام میں اٹل یقین رکھنے والے اور سب کے دکھوں کو دور کرنے والے سنکٹ موچن شری ہنومان جی کے یوم پیدائش کے موقع پر تمام ہم وطنوں کو جے شری رام۔ میری خواہش ہے کہ آنجہانی پتر مہابلی ہنومان جی کے آشیرواد سے ہر ایک کی زندگی صحت سے بھرپور ہو، صحت مند زندگی ہو، صحت مند زندگی گزارنی چاہیے، یہی پرارتھنا کرتا ہوں۔" اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا، "کوٹ دوار میں واقع سدھ بلی مندر شری ہنومان جی کے لیے وقف ہے۔ یہ مندر خاص طور پر ہنومان جینتی اور دیگر مذہبی مواقع پر عقیدت مندوں کی بڑی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ مقدس مقام اپنے شاندار ماحول، بلا تعطل ہنومان چالیسا کا خصوصی پڑھ کی وجہ سے ایک الہی تجربہ فراہم کرتا ہے۔ ہنومان جی کے یوم پیدائش کے موقع پر ریاست کے تمام لوگوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات، بھگوان شری رام کے پرجوش عقیدت مند، میں بھگوان بجرنگ بلی سے آپ سب کی اچھی زندگی کی پراتھنا کرتا ہوں۔"

"وقف بل پر پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر کی خاموشی سے مسلم معاشرے میں غصہ کا ماحول

بی ایس پی کی قومی صدر مایاوتی نے راہل گاندھی کو بنایا نشانہ

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے وقف ایکٹ کو لے کر لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں بحث کے دوران وقف بل پر اپوزیشن لیڈر نے جس طرح خاموشی اختیار کی اس پر مسلم کمیونٹی میں غصہ ہے۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر لکھا کہ وقف ترمیمی بل پر لوک سبھا میں ہوئی طویل بحث میں اپوزیشن لیڈر کی طرف سے کچھ نہیں بولنا، یعنی سی اے اے کی طرح آئینی خلاف ورزی کا معاملہ ہونے کے اپوزیشن کے الزام کے باوجود ان کا خاموش رہنا کیا مناسب ہے؟ اس حوالے سے مسلم کمیونٹی میں غصہ اور ان کے انڈی اتحاد میں بے چینی فطری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں بہوجنوں کے مفاد اور بہبود اور سرکاری ملازمتوں اور تعلیم وغیرہ میں ان طبقوں کے ریزرویشن کے حق کو غیر موثر اور غیر فعال بنا کر انہیں محروم رکھنے کے معاملے میں کانگریس، بی جے پی و دیگر پارٹیاں برابر کی قصوروار ہیں، مذہبی اقلیتوں کو بھی ان کے فریب سے بچنا ضروری ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ان کے ایسے رویہ کی وجہ سے اتر پردیش میں بھی بہوجنوں کی حالت ہر معاملے میں بہت خراب ہے اور پریشان ہیں جبکہ بی جے پی کے لوگوں کو قانون ہاتھ میں لینے کی آزادی ہے۔ ساتھ ہی، بجلی اور دیگر سرکاری محکموں میں بڑھتی ہوئی نجکاری کے باعث صورتحال تشویشناک ہے۔ حکومت عوامی فلاح و بہبود کی اپنی آئینی ذمہ داری کو صحیح سے نبھائے۔ واضح رہے کہ وقف ترمیمی بل 2025 قانون بن چکا ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور شدہ بل کو صدر دروپدی مرمو نے منظوری دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، نئے قانون کو کانگریس، اے آئی ایم آئی ایم اور عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے الگ الگ درخواستوں کے ساتھ سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف سڑکوں پر احتجاج دیکھا جا رہا ہے۔ یوپی میں مظاہروں کو لے کر پولیس کافی چوکس ہے۔ مذہبی رہنما بھی پرتشدد مظاہرے نہ کرنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ کچھ اپوزیشن جماعتیں بھی احتجاج میں تعاون کی بات کر رہی ہیں۔

امبیڈکر کا مجسمہ لگانے پر ہنگامہ، پتھراؤ میں خاتون تھانہ انچارج سمیت کئی پولیس اہلکار زخمی

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) ہفتہ کو راجدھانی لکھنؤ میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا مجسمہ سرکاری زمین پر لگانے کی شکایت کی گئی۔ لوگوں نے اسے ہٹائے جانے کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ سینکڑوں مرد و خواتین جمع ہو گئے اور نعرے لگانے لگے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور سمجھانے کی کوشش کی تو مظاہرین نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ اس میں کئی پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ بخشی کا تالاب تھانہ علاقہ کے تحت موئی کھتری گاؤں میں پیش آیا۔ بتایا گیا کہ تین دن پہلے گاؤں میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا مجسمہ خفیہ طور پر نصب کیا گیا تھا۔ ہفتہ کو دوپہر 2 بجے بی کے ٹی، اٹونجہ، مہنگو امڑیاوں تھانے کی پولیس پی اے سی اور خواتین پولیس اسٹیشن کے ساتھ موقع پر پہنچ گئی۔ گاؤں والوں نے مجسمہ ہٹانے سے انکار کر دیا۔ احتجاج میں انہوں نے پولیس ٹیم پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ اس میں خواتین تھانے کی انچارج مینکا سنگھ سمیت کئی پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ پولیس نے آنسو گیس گن کے پانچ راؤنڈ استعمال کئے۔ صورتحال پر قابو پانے کی کوششیں کی گئی۔

مندروں اور مقامات کی خوبصورتی سے مقامی سیاحت کو فروغ ملے گا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 12 اپریل۔ مین پوری ضلع کی سیاحت کی ترقی کے لیے مالی سال 2024-25 میں 14 کروڑ 19 لاکھ 11 ہزار روپے کے 12 پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔ تمام رسمی کارروائیوں کو مکمل کرنے کے بعد، اتر پردیش پروجیکٹ کارپوریشن لمیٹڈ کو عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ عمل درآمد کرنے والے ادارے کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام منصوبوں کو معیار کے ساتھ مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے۔ ناقص یا ناقص میٹریل استعمال ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ یہ اطلاع اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ روپے کی رقم میں سے مین پوری ضلع میں مختلف سیاحتی مقامات اور مندروں پر 19.14 کروڑ روپے کی لاگت سے خوبصورتی اور سیاحتی ترقی کا کام کیا جانا ہے۔ اس کے تحت مین پوری میں واقع کلاک ٹاور اور ٹورازم ڈیولپمنٹ گاؤں الوپورہ سائٹ شری 108 مٹھو بابا ستیہ بالی آشرم، لارڈ بھولناتھ وشوناتھ دھام مندر اور اورنگا میں واقع ماتا مندر کی سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اسی طرح ترقیاتی بلاک کرہل کے گرام پنچایت کرہل میں واقع سامن گاؤں میں نشانات کی تنصیب، سیاحت کی ترقی، گیٹ اور سیاحتی سہولت مرکز کی تعمیر، گاؤں ادو پور میں واقع تلسی داس مندر کی خوبصورتی اور ترقی، فقیر پور میں ٹھاکر داس جی مہاراج مندر کی خوبصورتی، اشور یہ پور میں واقع اشیویر سنگھ کے گاؤں کی خوبصورتی اور سیاحتی مرکز کے ترقیاتی کام شامل ہیں۔ تحصیل کسنی میں سارس پرندوں کے گھومنے پھرنے کی جگہ اور مذھولی میں ماتا مندر کی خوبصورتی اور سیاحت کی ترقی کی جائے گی۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ ان پروجیکٹوں کے تحت شری بھیرو راٹھور، اندل کشیپ، شری رام نریش اگنی ہوتری، محکمہ سیاحت، شری امن یادو پردھان، مشری لال، وویک سنگھ پردھان، وپل پانڈے، وشال سنگھ، ٹورازم آفس اور شری ششی کانت چوہان نے ان مقامات کو خوبصورتی اور ڈیولپمنٹ کے لیے تجویز کیا تھا۔

ریاست کو مرکز سے ملا بڑا تحفہ، 15ویں مرکزی مالیاتی کمیشن سے 1200 کروڑ کا ملا بجٹ

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) ریاست کے شہری اور دیہی علاقوں میں بڑی تعداد میں نئے ہیلتھ سب سینٹرز اور بلاک پبلک ہیلتھ یونٹس بنائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست میں جو نئے فلاحی مراکز بنائے گئے ہیں یا بنائے جا رہے ہیں، جلد ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس کام کے لیے حکومت ہند نے 15ویں مرکزی مالیاتی کمیشن سے اتر پردیش کو 1200 کروڑ روپے دیے ہیں۔ یہ بجٹ محکمہ شہری ترقی اور پنچایتی راج محکمہ کے لیے 15ویں مالیاتی کمیشن سے موصول ہوا ہے۔ جہاں سے صحت کی سہولیات بڑھانے کا یہ کام شہری اداروں اور پنچایتی راج اداروں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ محکمہ خزانہ، محکمہ صحت، محکمہ پنچایتی راج اور شہری ترقیات کے محکمے کے اعلی عہدیداروں کی ایک کوآرڈینیشن میٹنگ حال ہی میں اس مسئلہ پر منعقد ہوئی کہ صحت کے ذیلی مراکز، بلاک سطح کے پبلک ہیلتھ یونٹس اور آپریٹنگ فلاحی مراکز کی اس اسکیم کے بجٹ کو کس طرح خرچ کیا جائے۔ جس میں فنانس کمیشن سے ملنے والے اس بجٹ سے جلد از جلد کام شروع کرنے کی بات کی گئی۔ شہری اداروں اور پنچایتی راج اداروں کے ذریعہ صحت کے ذیلی مراکز اور بلاک سطح کے پبلک ہیلتھ یونٹس کے قیام کا کام محکمہ صحت کے معیارات کے مطابق کیا جاتا ہے۔

پھر بدل سکتا ہے موسم، کئی اضلاع میں ہو سکتی ہے ژالہ باری

حکومت نے کہا کہ فصلوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں اگلے 48 گھنٹوں تک موسم خراب رہنے والا ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ جمعہ سے ہفتہ تک ریاست کے مختلف علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی، ریاست کے مشرقی اور مغربی دونوں حصوں کے تقریباً 50 اضلاع میں گرج چمک اور ژالہ باری کے ساتھ تیز ہوا کے جھونکے کے ساتھ بوندا باندی کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ایک اور فعال مغربی ڈسٹربنس کے اثر سے موسم پھر سے بدل جائے گا۔ بارش کے دوران چلنے والی تیز ہواؤں کی رفتار 40 سے 60 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہو سکتی ہے۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ لکھنؤ کا موسم جمعہ سے اگلے 48 گھنٹوں کے لیے ایک بار پھر تبدیل ہونے والا ہے۔ ایک نئے فعال خلل کے اثر کی وجہ سے، تیز ہواؤں اور بادلوں کی نقل و حرکت کی وجہ سے دوبارہ بوندا باندی یا ہلکی بارش کا امکان ہے۔ اس دوران اولے گرنے کا بھی امکان ہے۔ تیز ہواؤں کی رفتار 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک جا سکتی ہے۔ جمعہ کو دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 7 ڈگری کے اضافے کے ساتھ 9.32 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ ساتھ ہی 4.4 ڈگری گراوٹ کے ساتھ رات کا درجہ حرارت 19 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ اتر پردیش میں بدھ اور جمعرات کو آندھی اور بارش سے فصلوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ تمام ضلع مجسٹریٹس نے اس کی اطلاع ریلیف ڈیپارٹمنٹ کو دی ہے۔ اس پر محکمہ ریلیف نے انہیں تحریری طور پر رپورٹ بھیجنے کو کہا ہے۔ تمام 75 ڈی ایم دفاتر نے اس سلسلے میں اپنی جانکاری محکمہ ریلیف کو زبانی طور پر نوٹ کی ہے۔ خود لکھنؤ کی ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اگرچہ آندھی اور بارش کی وجہ سے گندم کی کٹائی میں تاخیر ہوئی ہے لیکن فصلوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ کم و بیش یہی رپورٹ دیگر اضلاع سے بھی موصول ہوئی ہے۔ یہاں آپ کو بتاتے چلیں کہ فصل کو 33 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہونے پر حکومت کی طرف سے معاوضہ دینے کا انتظام ہے۔ وزیر اعلیٰ نے نقصان کا تخمینہ لگانے کی ہدایات دی تھیں۔ اس پر محکمہ ریلیف نے تمام اضلاع کی انتظامیہ سے جائے وقوعہ کے معائنہ کی بنیاد پر رپورٹ طلب کی تھی۔

رانا سانگا تنازعہ؛ کرنی سینا اور کشتریہ تنظیموں نے رام جی لال سمن کے خلاف احتجاج کا اعلان کیا، کئی رہنما گھروں میں نظر بند

لکھنؤ/امیٹھی: 12 اپریل (پی این ایس) رانا سانگا پر سماجوادی پارٹی کے ایم پی رام جی لال سمن کے بیان کے خلاف آج کرنی سینا نے یوپی میں احتجاج کی کال دی ہے۔ اس سلسلے میں لکھنؤ سمیت ریاست کے کئی اضلاع میں پولیس الرٹ ہے۔ حضرت گنج میں کشتریہ مہاسبھا کی طرف سے ایس پی کے خلاف احتجاج کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت گنج چوراہے کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہاں بڑی تعداد میں فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ کئی رہنما گھروں میں نظر بند بھی ہیں۔ ریاست کے کئی اضلاع میں کرنی سینا سمیت کشتریہ تنظیموں کے مختلف رہنماؤں کو گھروں میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں، پولیس نے بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کے ریاستی سکریٹری شیویندر و کرم شاہی کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا ہے۔ اس دوران کرنی سینا نے الزام لگایا ہے کہ اس کے افسران اور کارکنوں کو مختلف اضلاع میں روکا گیا ہے۔ آگرہ میں رام لال جی سمن کی رہائش گاہ پر بھی مظاہرے کا اعلان کیا گیا ہے۔ امیٹھی کے گوری گنج سے ایس پی ایم ایل اے راکیش پرتاپ سنگھ بھی ایس پی ایم پی رام جی لال سمن کے بیان سے ناراض ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئینی عہدے پر فائز شخص کو ایسے بیانات نہیں دینے چاہئیں۔ رام جی لال سمن کو فوراً معافی مانگنی چاہیے۔ ہفتہ کو ایس پی ایم ایل اے نے کہا کہ رانا سانگا ہندوستان کی روح ہیں۔ اکھلیش یادو کو چاہئے کہ انہیں پارٹی سے نکال دیں۔ اس بار ایس پی ایم ایل اے نے بھی ہنومان جینتی خاص طریقے سے منائی۔ انہوں نے صبح 8 بجے سوشل میڈیا کے ذریعے ہنومان چالیسہ کا براہ راست پاٹھ کیا۔ ہندوستان اور بیرون ملک سے تقریباً 10 کروڑ لوگ اس میں شامل ہوئے۔ ایم ایل اے نے کہا کہ یہ پروگرام پوری دنیا کو سناتن کے اتحاد اور طاقت کا احساس دلانے کے لیے کیا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ ایس پی ایم پی رام جی لال سمن نے 21 مارچ کو راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ رانا سانگا بابر کو ابراہیم لودھی کو ہرانے کے لیے لائے تھے۔ مسلمان بابر کی اولاد ہیں تو تم غدار رانا سانگا کی اولاد ہو۔ وہ بابر پر تنقید کرتے ہیں لیکن رانا سانگا پر نہیں۔ انہوں نے آزادی کی جنگ میں انگریزوں کی خدمت کی۔

پارا میں نامعلوم نوجوان کی لاش ملنے سے کہرام مچ

کاکوری لکھنؤ۔ ہفتہ کی دوپہر پارہ کے علاقے ہانسکھیڑا چوکی سے نامعلوم نوجوان کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ بوڑھی ماں، جو نوجوان کی تلاش میں آئی تھی، نے لاش کی شناخت اس کے بیٹے منا (40) کے طور پر کی۔ ہنسکھیڑا چوکی انچارج ڈگ وجے سنگھ نے بتایا کہ کانشیرام کالونی کے کمیونٹی ہال کے پاس ایک نوجوان کی لاش پڑی تھی۔ آس پاس کے لوگوں سے لاش کی شناخت کی کوشش کی گئی تو نوجوان کی تلاش میں آنے والی بوڑھی ماں بانو نے لاش کی شناخت کانشیرام کالونی کے رہنے والے اپنے بیٹے منا کی ہے۔ نوجوان ای رکشہ ڈرائیور تھا اور شراب کا عادی تھا۔ زیادہ شراب پینے کی وجہ سے وہ نیچے گر کر مر گیا۔ نوجوان غیر شادی شدہ تھا۔

یوپی: بنیادی اساتذہ کے تبادلے کی درخواست کی تاریخ میں توسیع

اب 20 اپریل تک درخواستیں دی جا سکیں گی

لکھنؤ۔ ریاست کے کونسل اسکولوں میں ایک ضلع کے اندر اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں باہمی منتقلی کے لیے درخواستیں اب 20 اپریل تک قبول کی جائیں گی۔ پہلے یہ تاریخ 11 اپریل تھی۔ یہ فیصلہ اساتذہ کے مسائل اور رجسٹریشن میں بہتری کے مطالبے کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اس عمل میں اب تک 30 ہزار سے زائد اساتذہ نے دونوں کے لیے درخواستیں دی ہیں۔ اپریل کے آغاز میں ضلع کے اندر اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں باہمی تبادلے کے لیے درخواستیں آنا شروع ہو گئیں۔ لیکن ضلع کے اندر باہمی تبادلے کی درخواستیں دو دن تاخیر سے شروع ہوئیں۔ درخواست دینے میں تکنیکی مشکلات بھی تھیں۔ اس کے پیش نظر بیسک ایجوکیشن کونسل نے درخواست کی تاریخ بڑھا کر اساتذہ کو بڑی راحت دی ہے۔ بیسک ایجوکیشن کونسل کے سکریٹری سریندر کمار تیواری نے کہا کہ کئی بی ایس اے کے ذریعہ ڈیٹا کی کمی کو درست کرنے کی وجہ سے کچھ اساتذہ درخواست نہیں دے سکے۔ ساتھ ہی اساتذہ بھی اپنے ڈیٹا میں درستگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر اساتذہ کے عہدہ، موبائل نمبر، کیڈر، زمرہ اور مضمون میں ترمیم کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹائم ٹیبل پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ اپنے اعتراضات 15 اپریل تک بی ایس اے آفس میں جمع کرائیں گے، اس بنیاد پر بی ایس اے 17 اپریل تک اپنے لاگ ان سے ڈیٹا درست کرے گا۔ باہمی منتقلی کے لیے آن لائن رجسٹریشن 20 اپریل تک کی جائے گی۔ آن لائن رجسٹریشن فارم کا پرنٹ آؤٹ ٹیچر 21 اپریل تک متعلقہ BSA آفس میں جمع کرائے گا۔ سکریٹری نے کہا کہ اس دوران درخواست کا عمل پہلے کی طرح جاری رہے گا۔ 21 اپریل کے بعد مزید کارروائی مکمل کی جائے گی اور گرمیوں کی تعطیلات کے دوران تبادلے مکمل کیے جائیں گے۔

لکھنؤ میں سیور صفائی کو ملی نئی تکنیکی طاقت

میئر نے کیا 'سپر شیکر' مشین کا افتتاح

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) ہفتہ کو میئر محترمہ سشما کھرکوال نے کٹھوتا اور بھرورا میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے احاطے میں منعقدہ ایک خصوصی پروگرام میں دونوں جھیلوں کی گاد کی صفائی کے کام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر سویز انڈیا کی طرف سے لائی گئی ایک جدید ترین 'سپر شیکر مشین' بھی لانچ کی گئی جس کا مقصد لکھنؤ شہر کے سیور کی صفائی کے نظام کو مزید موثر اور تکنیکی طور پر جدید بنانا ہے۔ یہ مشین اعلیٰ ٹیکنالوجی سے لیس ہے جو کہ گٹر لائنوں کی گہرائی میں جا کر جمع ہونے والی گندگی اور رکاوٹوں کو تیز رفتاری سے صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس سے صفائی ملازمین کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے گا اور مانسون کے دوران پانی جمع ہونے جیسے مسائل سے بڑی راحت ملے گی۔ میئر محترمہ سشما کھرکوال نے کہا: میونسپل کارپوریشن کی یہ مسلسل کوشش ہے کہ لکھنؤ کے لوگوں کو صاف ستھرا اور محفوظ ماحول فراہم کیا جائے۔ سپر شیکر مشین کے ذریعے ہم گٹر کی صفائی کے نظام کو زیادہ موثر اور محفوظ بنا سکیں گے۔ مستقبل میں بھی جدید ترین ٹیکنالوجی کے ساتھ آلات شامل کیے جائیں گے، تاکہ شہر کی صفائی کے نظام کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔

سیاست میں اقربا پروری غلط نہیں ہے: سنجے نشاد

لکھنؤ: 12 اپریل (پی این ایس) این ڈی اے کی اتحادی نشاد پارٹی کے سربراہ سنجے نشاد نے کہا کہ سیاست میں اقربا پروری غلط نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو سیاست میں آنے کی ترغیب دیں گے تاکہ ان کا سیاسی مشن جاری رہے۔ ایک نیوز چینل سے بات کرتے ہوئے سنجے نشاد نے کہا کہ اگر ہم اپنے بچوں کو ایم ایل اے اور وزیر نہیں بنا سکتے تو دوسروں کے بچوں کو کیسے بنائیں گے۔ کیا ہمارے بچے رکشہ چلائیں گے؟ اگر ہم اپنے بیٹے کو رکشہ چلا کر کھیتی باڑی کرائیں گے تو ہم اسے سیاست کیسے کرائیں گے؟ سنجے نشاد نے کہا ہے کہ ان کا خاندان پرستی سماج وادی پارٹی کے خاندان پرستی سے الگ ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ان کے بیٹوں کا سیاست میں داخلہ سماج کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کی خاندان پرستی صرف اپنے لوگوں کو اقتدار کی خوشنودی دینے کے لیے ہے، جب کہ ان کی خاندان پرستی سیاسی مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے ان کے سیاسی مشن کو آگے بڑھائیں گے اور سماج کو بکھرنے نہیں دیں گے۔ یوپی حکومت میں کابینہ کے وزیر سنجے نشاد نے پھولن دیوی، مہندر سنگھ راجپوت لودھی، دھنی رام ورما، منوہر لال نشاد اور یمنا نشاد جیسے لیڈروں کی مثالیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سبھی سماج کے عظیم رہنما تھے۔ جب یہ رہنما انتقال کر گئے تو ماہی گیر برادری کے کارواں کو آگے لے جانے والا کوئی نہیں تھا۔ اگر یہ رہنما بھی اپنے خاندانوں کا ساتھ دیتے تو ماہی گیروں کی برادری مزید با اختیار ہوتی۔ پھولن دیوی کی مثال دیتے ہوئے سنجے نشاد نے کہا کہ جب تک انہیں ایس پی کے لیے ماہی گیر برادری کے ووٹ ملے، وہ لیڈر رہیں۔ لیکن جب انہوں نے اپنی پارٹی بنا کر سیاست کرنے کی کوشش کی تو انہیں قتل کر دیا گیا۔ سنجے نشاد نے کہا کہ وہ ایسی کوئی غلطی نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بعد ان کے اہل خانہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور کفن پہن کر ان کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سوچ بچار کے بعد اپنے بیٹوں کو سیاست میں آگے لایا ہے۔ نشاد برادری ایک مارشل کمیونٹی ہے اور اس کمیونٹی کو ہمیشہ ایک عظیم لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ قانونی ہے،" یوپی پولیس نے احتجاج کے دوران سیاہ پٹی باندھنے کے خلاف کارروائی کو صحیح ٹھہرایا

لکھنؤ 12 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے مظفر نگر میں وقف ترمیمی بل کے خلاف علامتی احتجاج میں جمعہ اور عید کی نماز کے دوران بازو پر سیاہ پٹی باندھنے پر پولیس نے 300 سے زائد مسلمانوں پر مقدمہ درج کرنے کے ایک ہفتہ بعد، اتر پردیش کے مظفر نگر میں حکام نے کہا کہ جاری کیے گئے نوٹس قانونی طور پر درست ہیں اور اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ اضافی افراد کی شناخت نہیں کی گئی ہے۔ مظفر نگر کے ایس پی ابھیشیک سنگھ نے کہا، جو نوٹس جاری کیا گیا وہ قانونی تھا،" انہوں نے مزید کہا، ہم نے کوئی نیا نوٹس نہیں دیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ وکاس کشیپ نے مسلم Akdom se کو نوٹس جاری کرتے ہوئے 16 اپریل 2025 کو سٹی مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہونے اور دو لاکھ روپے تک کے بانڈ جمع کرانے کی ہدایت کی ہے۔ اس نوٹس نے چوطرفہ تنقید کو جنم دیا ہے، ناقدین، بشمول مقامی اور سول سوسائٹی گروپس، کا استدلال ہے کہ یہ آزادی اظہار کو دباتا ہے اور غیر منصفانہ طور پر مسلمانوں کو نشانہ بناتا ہے۔ نوٹس موصول ہونے والے افراد میں سے ایک نے میڈیا کو بتایا کہ وہ ایک وکیل کی تلاش میں ہے۔